PART - 3

(انگریزی کے مشہور ناول ''The Da Vinci Code'' کا اُردو ترجمہ)
مُقدّس پیالہ
مُحمّد سعید عمران

''وہ اب بھی مُختلف ناموں سے موجود ہیں۔کہا جاتا ہے کہ پوپ کلیمنٹ کے لگائے گئے الزامات جھوٹے تھے اور اُنہیں ختم کرنے کی پوری کوشش کی گئی مگر نائٹس ٹمپلرز نے دوسوسال میں کافی بااثر لوگوں سے تعلقات بنا لئے تھے۔اِس لئے اُن میں سے کافی سارے ویٹیکن کی گرفت سے بچ نکلے۔پوپ اور فلپ چہارم کا اصل مقصد ٹمپلرز کی طاقت کا سرچشمہ خُفیہ خزانہ تھا مگر وہ خزانہ کسی کو نہ مل سکا۔مئورخین کہتے ہیں کہ وہ دستاویزات اور خزانہ اُس وقت نائٹس ٹمپلرز کی بانی تنظیم پریوری آف سیون کی تحویل میں تھا۔پریوری کے وجود کے بارے میں کسی کو علم نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ وہ خزانہ محفوظ رہا اور۔ٹمپلرز کے خلاف قدم اُٹھایا گیا تو وہ دستاویزات راتوں رات پیرس سے لا روشیلے کی بندرگاہ تک پُہنچا دی گئیں جہاں ٹمپلرز کے بحری جہاز موجود تھے''۔

''وہ دستاویزات پھر کہاں گئیں؟''

لینگڈن نے کندھے اُچکائے۔''یہ کوئی نہیں جانتا۔آج تک یہ راز بحث مباحثوں اور تحقیقات کا مرکز رہا ہے۔کہا جاتا ہے کہ اُن دستاویزات کو اُس وقت محفوظ کرلیا گیا تھا اور وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کو مُختلف محفوظ جگہوں پر مُنتقل کیا جاتا رہا۔کُچھ عرصہ سے یہ افواہ بھی ہے کہ آج کل یہ دستاویزات برطانیہ میں ہیں''۔

سوفی کے چہرے پر بےچینی مزید بڑھ گئی تھی۔

''ایک ہزار سال تک''لینگڈن نے اپنی بات کو جاری رکھا۔''اِس راز کی داستانیں نسل در نسل مُنتقل ہوتی رہیں۔اِس راز کو، تمام دستاویزات کو ایک نام دیا گیا ہے، سانگریل (Sangreal) جس کے مُتعلق سینکڑوں کتابیں لکھی جا چُکی ہیں۔یہ کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ میں جتنا اِس راز کے بارے میں لکھا گیا ہے اُتنا کسی اور راز کے بارے میں نہیں لکھا گیا''۔

''کیا 'سانگریل' کے لفظ کا کوئی تعلق فرانسیسی زبان کے لفظ 'سانگ' یا ہسپانوی زبان کے لفظ 'سانگرے' سے ہے جس کا مطلب خُون ہے؟''

لینگڈن نے سوفی کے سوال کے جواب میں سر ہلا دیا۔اِس راز میں خون یا لہو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔لینگڈن نے سوچا کہ سوفی کہ وہم وگمان بھی نہیں ہوگا کہ یہ لفظ کیوں استعمال ہو رہا ہے۔

''اِس راز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پریوری آف سیون اِس کو افشاہ کرنے کیلئے صحیح وقت کا انتظار کر رہی ہے''

''کوئی راز کیا اِتنا بھی طاقتور ہوسکتا ہے؟''

لینگڈن نے گہری سانس لے کر شیشے سے باہر پیرس شہر کی روشنیوں کو دیکھا۔

''سوفی، لفظ سانگریل (Sangreal) ایک قدیم لفظ ہے۔قدیم وقت سے یہ لفظ مُختلف تبدیلیوں سے گُزرا ہے''۔وہ رُکا۔''جب میں تُمہیں اِس کا نیا نام بتاؤں گا تو تُمہیں پتہ چلے گا کہ تُم اِس کے بارے میں پہلے سے کافی کُچھ جانتی ہو بلکہ زمین پر رہنے والا شاید ہی کوئی عیسائی یا مئورخ ہوگا جو اِس لفظ کی کہانی نہ جانتا ہو''۔

سوفی کُچھ مشکوک ہوگئی۔''مگر میں نے تو کبھی کسی ایسے راز کے بارے میں نہیں سُنا''

''یقیناً سُنا ہوگا''۔لینگڈن مُسکرایا۔''تُم اِسے ہولی گریل (Holy Grail) (مُقدّس پیالہ یا صُراحی) کے نام سے ضرور جانتی ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی کو یوں لگا جیسے لینگڈن مذاق کر رہا ہے؟

''ہولی گریل؟''

لینگڈن نے سنجیدگی سے سر ہلا دیا۔''سانگریل کا لفظی مطلب بھی یہی بنتا ہے۔یہ الفاظ فرانسیسی زبان کے لفظ سانگرال سے نکلے ہیں، جو کہ بگڑ کر سانگریل بنا اور دو الفاظ سانگ ریل میں تقسیم ہوگیا''۔

ہولی گریل۔سوفی حیران تھی کہ اُس کا خیال اِس طرف پہلے کیوں نہیں گیا۔مگر لینگڈن کی توضیح اُس کی سمجھ سے بالا تر تھی۔

''میرے خیال میں تو ہولی گریل پیالے کو کہتے ہیں جبکہ تُم کہہ رہے ہو کہ سانگریل یا ہولی گریل دستاویزات کا ایک مجموعہ ہے جو کہ کسی راز پر مُشتمل ہے''۔

''ہاں، مگر وہ دستاویزات اِس راز یا خزانے کا صرف آدھا حصہ ہیں۔اور وہ دستاویزات اِس گریل کے ساتھ ہی مخفی ہیں کیونکہ وہ گریل یا پیالے کے صحیح مقصد کو بیان کرتی ہیں۔نائٹس ٹمپلر اِسی لئے نہایت طاقتور ہوئے تھے کیونکہ وہ گریل کی صحیح طاقت کو بیان کرتی ہیں''۔

گریل کی صحیح طاقت؟ سوفی مزید کھوگئی تھی۔اُس کے خیال میں ہولی گریل وہ پیالہ تھا جس میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے آخری کھانے کے دوران مشروب پیا تھا۔عیسائی روایات کے مُطابق، آپؑ کے ماموں یُوسف آرماتی نے اُسی پیالے میں صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد آپؑ کا لہو ڈیالا تھا۔''ہولی گریل تو عیسیٰؑ کا پیالہ ہے'' اُس نے کہا۔

''سوفی!''لینگڈن نے اُس کی طرف جھُکتے ہوئے سرگوشی کی۔''پریوری آف سیون کے دعوے کے مُطابق، ہولی گریل کوئی پیالہ نہیں۔اُن کا یہ دعوٰی ہے کہ پیالے کی داستان بس ایک دھوکہ ہے۔گریل یا پیالے کا لفظ بس ایک استعارہ ہے اور اِس کا اشارہ کسی اور طرف ہے''وہ رُکا اور پھر بولا۔''ایسی چیز جس کی طرف تُمہارے نانا نے کافی سارے اشارے کئے ہیں یعنی مُقدس تانیث''۔

سوفی کے چہرے پر بےیقینی تھی۔اُس نے لینگڈن کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر ایسے تاثُرات تھے جیسے اُسے سوفی کی ذہنی حالت کا اندازہ ہے۔

''اچھا، اگر ہولی گریل کوئی پیالہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟''

لینگڈن کو اندازہ تھا کہ وہ یہی سوال پوچھے گی، مگر اُسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے؟ مُکمل تاریخی پس منظر کے بغیر اِس سوال کا جواب سوفی کو سمجھانا مُشکل تھا۔اُسے یاد آیا کہ جب اُس نے اپنا مُسوّدہ ایڈیٹر کو دیا تھا تو اُس کے چہرے پر بھی ایسے ہی تاثُرات تھے۔اُس کا ایڈیٹر یہ مُسوّدہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔وہ لینگڈن کا پُرانا دوست تھا اِس لئے اُسے سمجھایا تھا کہ وہ نہیں چاہتا

ہے کہ مذہبی انتہا پسند اُس کی کمپنی اور اِس کتاب کے خلاف مُظاہرے کریں اِس لئے لینگڈن کو اِس کتاب کا خیال ذہن سے نکال دینا چاہئیے ۔ایڈیٹر کے خیال میں لینگڈن کو پیسوں قطعاً ضرورت نہیں تھی۔ جب اُس نے یہ پوچھا کہ اِس کتاب کی تحقیق میں اُس نے کہاں کہاں سے حوالہ جات لئے ہیں تو لینگڈن نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک فہرست اُسے تھمادی تھی جس میں اُن تمام کتابوں کا ذکر تھاجن کے حوالے لینگڈن نے دیئے تھے۔اُس کا ایڈیٹر پچاس سے زیادہ کتابوں کی یہ فہرست دیکھ کر حیران ہوا تھا۔اِن میں نئی اور سینکڑوں سال پُرانی کُتب بھی شامل تھیں۔ اِن میں سے کئی کتابیں تو نہایت مشہور تھیں۔آخر کار ایڈیٹر لینگڈن سے مُتفّق ہوگیا تھا۔لینگڈن نے اُسے بتایا تھا کہ ہولی گریل کے حوالے سے ہونے والی تحقیق نئی نہیں ہے مگر اپنی کتاب میں اِس نے تحقیق کو ایک نیا رُخ دیا تھا، علامات کے حوالے سے اُس نے اِس کتاب میں کُچھ نئی باتیں سامنے لائی تھیں۔ایڈیٹر یہ دیکھ کر حیران ہوا تھا کہ اُن کتابوں میں سے ایک کتاب سر لی ٹیبنگ کی بھی ہے جو کہ کُچھ عرصہ پہلے برطانیہ کا شاہی مئورخ رہ چُکا تھا۔لینگڈن نے ایڈیٹر کو یہ بھی بتایا تھا کہ وہ لی ٹیبنگ سے مل چُکا ہے اور ٹیبنگ نے اُس کی کافی مدد اور حوصلہ افزائی کی تھی۔

لینگڈن نے ایڈیٹر کو یہ بتایا تھا کہ بہت سے محقّقین اور لی ٹیبنگ اِس تحقیق کے حوالے سے سامنے آنے والے نتائج پر یقین رکھتے ہیں۔اُن کے خیال میں ہولی گریل انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ کھوجا جانے والا خزانہ یا راز ہے اور اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک پیالہ نہیں ہے۔اگر یہ صرف ایک پیالہ ہی ہے جس میں عیسیٰ نے آخری کھانے کے دوران مشروب پیا تھا اور جس میں اُن کا خون ڈالا گیا تھا تو اِس کے مُقابلے میں کئی دوسری چیزیں بھی تھیں جو اِس پیالے سے زیادہ مُقدس تھیں۔ کانٹوں کا وہ تاج جو کہ عیسیٰ کو پہنایا گیا تھا اور وہ صلیب جس کے ساتھ اُن کو باندھا گیا تھا وغیرہ۔مگر جو اہمیت ہولی گریل کو حاصل تھی وہ کسی اور چیز کو حاصل نہیں ہوسکی تھی۔

ایڈیٹر پھر بھی اِس بات پر اڑا ہوا تھا کہ اتنی مشہور کتابوں کے حوالے ہونے کے باوجود یہ تحقیق اِتنی زیادہ شُہرت کی حامل نہیں ہے۔لینگڈن نے اُسے بتایا تھا کہ عیسائی چرچ نے ہمیشہ تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب نہایت مشہور اور مذہبی لحاظ سے اہم لوگ تاریخ کی کتابیں لکھیں تو اُن کی بات کو جلد تسلیم کر لیا جاتا ہے۔لینگڈن صاف الفاظ میں یہ کہا تھا کہ انجیل ایک ایسی کتاب ہے جس میں حقائق نہیں بیان کئے گئے بلکہ ایسی کہانیاں لکھی گئی ہیں جن کی کوئی بُنیاد ہی نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''رُکو!'' سوفی کی چیختی ہوئی آواز لینگڈن کو خیالوں کی دُنیا سے باہر لے آئی۔'' گاڑی بند کر دو۔

لینگڈن اُچھل پڑا۔سوفی آگے جھک کر ڈرائیور پر چیخ رہی تھی۔لینگڈن نے دیکھا کہ ڈرائیور اپنی گاڑی کے وائرلیس کو پکڑے کُچھ کہہ رہا تھا۔سوفی واپس مُڑی اور لینگڈن کے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال لیا۔جب اُس کا ہاتھ باہر آیا تو اُس میں پستول تھا۔ اُس نے پستول ڈرائیور کی کھوپڑی پر جما دیا۔ڈرائیور نے فوراً ریڈیو چھوڑ کر ہاتھ اُوپر اُٹھا لئے۔

''سوفی''۔لینگڈن بولا۔''یہ تُم کیا۔۔''

''گاڑی سڑک کے کنارے لگاؤ''۔سوفی نے لینگڈن کو بالکُل نظر انداز کر کے ڈرائیور کو حُکم دیا۔ڈرائیور نے لرزتے لرزتے سوفی کے حُکم پر عمل کیا۔لینگڈن کو احساس ہوا کہ وائرلیس سے آوازیں آرہی تھیں۔ٹیکسی کمپنی جب کسی ٹیکسی کو اپنے پاس رجسٹر کرتی ہے تو وہ اُس میں ایک وائرلیس لگا دیتی ہے جس کا رابطہ کمپنی کے کنٹرول روم سے ہوتا ہے تا کہ بوقتِ ضرورت رابطہ قائم کیا جاسکے۔

''۔۔۔ایک پولیس ایجنٹ سوفی نیویو۔۔۔ایک امریکن رابرٹ لینگڈن۔۔۔۔''لینگڈن کو وائرلیس سے آتی آواز سُنائی دی۔ اُس کے اعصاب اکڑ گئے تھے۔اُنہوں نے ہمیں ڈھونڈ لیا ہے۔

''نیچے اُترو''۔سوفی نے ڈرائیور کو حُکم دیا۔ڈرائیور بازو سر پر رکھے نیچے اُتر گیا۔سوفی نے شیشہ اُتار کر ڈرائیور کو نشانے پر لے لیا۔

''رابرٹ! ڈرائیونگ سیٹ جاؤ''۔لینگڈن پہلے ہی عہد کر چُکا تھا کہ اِس لڑکی کے ساتھ بحث نہیں کرے گا۔وہ خاموشی سے نیچے اُترا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر لیا۔اُس نے دیکھا کہ سر پر ہاتھ رکھے ہوئے ڈرائیور کے مُنہ سے مُغلظات نکل رہے تھے۔

''میرا خیال ہے رابرٹ تُم اِس جنت نُما جنگل سے کافی واقف ہوچُکے ہو۔ہمیں یہاں سے باہر نکلنا ہے''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔''سوفی، شاید تُم۔۔۔۔''

''چلو'' وہ چیخی۔ پاس سے گُزرنے والے کُچھ لوگ یہ تماشا دیکھنے کو اکٹھے ہوگئے تھے۔ایک عورت اپنے موبائل فون کے ذریعے کسی کو کال کر رہی تھی۔لینگڈن نے کلچ دبایا گیئر بدلا اور پھر ایکسلیریٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھا دیا۔گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی چل پڑی۔

''آرام سے'' سوفی نے کہا۔''یہ تُم کیا کر رہے ہو''۔

''میں آٹومیٹک چلا رہا ہوں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس غُصے سے بل کھا رہا تھا۔اُس کے خیال میں اُسے دھوکہ دیا گیا تھا اور اب وہ ایک بند گلی میں کھڑا تھا۔اُن چاروں نے نہایت اچھی چال چلی تھی اور جھوٹ بولا تھا۔اُنہوں نے اپنا راز افشاء کرنے کی بجائے موت کو ترجیح دی تھی۔ سیلاس اب اپنے آپ میں مُعلّم سے رابطہ کرنے کا حوصلہ نہیں پا رہا تھا۔اُس نے اُن چاروں کے علاوہ بوڑھی راہبہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا۔اُس کے خیال میں وہ خُدا کے راستے سے بھٹک گئی تھی۔اوپس ڈائی کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی۔

سینٹ سلپس میں جانے کا انتظام ارنگروسا نے کروایا تھا۔سیلاس کے خیال میں یہ بات نہایت خطرناک تھی۔راہبہ کی موت سے حالات خراب ہو گئے تھے۔جب راہبہ کی لاش سامنے آئے گی تو صاف پتہ چل جائے گا۔راہبہ کے سر پر لگے ہوئے زخم کو دیکھ کر کوئی بھی یہ اندازہ کر سکتا تھا کہ یہ قتل کی واردات ہے۔مگر اب یہ سب کُچھ واقعہ ہو چُکا تھا اور وقت واپس نہیں جا سکتا

تھا۔ سیلاس کا خیال تھا کہ جب اُس کا مقصد پُورا ہو جائے گا تو وہ اوپس ڈائی کے کسی ٹھکانے میں روپوش ہو جائے گا اور ارنگروسا اُس کی حفاظت کرے گا۔ اُسے اِس سے زیادہ پُرسکون اور نعمت انگیز زندگی نہیں چاہیئے تھی۔ وہ اوپس ڈائی کے کسی ٹھکانے میں رہ کر مراقبہ اور عبادت کرنا چاہتا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کبھی باہر کی دُنیا میں قدم نہیں رکھے گا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ ارنگروسا جیسا مشہور آدمی روپوش نہیں ہو سکتا تھا۔ اُس کے خیال میں اُس نے ارنگروسا کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ اُس نے خالی نظروں سے فرش کی طرف دیکھا اور سوچا کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لے۔ ارنگروسا نے بھی تو اُس کی جان بچائی تھی اور گویا اُسے ایک نئی زندگی عطا کی تھی۔ اُسے سپین میں گُزارا ہوا وہ تمام وقت یاد آیا۔

اُسے ارنگروسا کے الفاظ یاد آئے۔ ''میرے دوست! تُمہیں البینو (سفید جلد والا انسان) ہونا باعثِ شرمندگی نہیں۔ لوگ یہ نہیں جانتے ہیں کہ نوحؑ بھی البینو تھے۔''

نوحؑ! جنہوں نے سیلاب کیلئے کشتی بنائی تھی؟ سیلاس نے اِس بارے میں کبھی نہیں سُنا تھا۔ ارنگروسا مُسکرایا۔

''ہاں، بالکل۔ وہ ایک البینو تھے۔ تُمہاری طرح۔ اُن کی جلد بھی بالکل سفید تھی۔ اُنہوں نے سیلاب کے وقت اِس دُنیا کے بہت سے معصوم لوگوں کی جان بچائی تھی۔ اور تُمہاری منزل بھی عظیم ہے سیلاس۔ خُدا نے تُمہیں کسی مقصد کیلئے جیل سے بھگایا ہے اِس لئے اب تُمہیں اس احسان کو چکا دینا چاہیئے''۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُسے اپنے اندر روشنی کی چمک محسوس ہوتی رہی اور وہ یہ سمجھنا شُروع ہو گیا تھا کہ وہ واقعی صاف سُتھرا ہے۔ ایک فرشتے کی طرح!

لیکن اس وقت، اُسے اپنے باپ کی آواز سُنائی دے رہی تھی۔

''تُو بس ایک حادثہ ہے۔ ایک گندا حادثہ''۔

لکڑی کے فرش پر گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے، سیلاس نے معافی مانگی۔ اپنی پوشاک اُتارتے ہوئے وہ ایک بار پھر چابک اُٹھانے کیلئے بڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن بمشکل ہی گاڑی بائس ڈی بولونے کے آخری کونے تک لایا تھا۔ وائرلیس پر بار بار ٹیکسی ڈرائیور کیلئے ہدایات آ رہی تھیں
۔

''گاڑی نمبر پانچ۔۔ جواب دو۔ جواب دو۔ تُم جواب کیوں نہیں دے رہے ہو''۔

لینگڈن نے پارک کے خارجی دروازے پر پہنچتے ہی بریک دبائے اور بولا ''گاڑی تُمہیں چلانی چاہیئے''۔

سوفی نے مُطمئن انداز میں سر ہلایا اور گاڑی سے نیچے اُتر کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ گئی۔ لینگڈن پسنجر سیٹ پر مُنتقل ہو گیا تھا۔ سوفی نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ پارک سے باہر نکل کر وہ آلی ڈی لانگشمپ پر آ گئے۔

''روئے ڈی ہیکسو کہاں ہے؟'' لینگڈن نے پوچھا۔ سوفی نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی، اُس کی نظریں بدستور سڑک پر جمی ہوئی

تھیں۔

''ٹیکسی ڈرائیور کے مُطابق یہ رولینڈ گیراس کے ٹینس کورٹ کے ساتھ ہی ہے۔ میں یہ علاقہ اچھی طرح جانتی ہوں''۔

لینگڈن نے ایک بار پھر چابی اپنی جیب سے نکالی اور اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر دیکھنے لگا۔ اُسے احساس تھا کہ یہ چابی نہایت ہی اہم ہے۔ شاید یہ اُس کی اپنی آزادی کی چابی ہے۔ اپنے آپ کو بے گُناہ ثابت کرنے کیلئے ایک اہم چیز۔

کُچھ دیر پہلے سوفی کو نائٹس ٹمپلرز کے بارے میں بتاتے ہوئے اُسے یہ احساس ہوا تھا کہ چابی کے چاروں بازو برابر تھے جو کہ پریوری آف سیون کے حساب سے ایک توازن کی علامت تھے، تبھی اُسے یہ خیال بھی آیا تھا کہ نائٹس ٹمپلرز کا نشان بھی یہی صلیب تھی۔ فن پاروں اور مُصوّری کے شاہکاروں میں نائٹس ٹمپلرز کی تصویروں میں یہ چیز واضح ہوتی تھی۔ اُن کا سفید لباس، جس پر برابر بازوؤں والی سُرخ رنگ کی صلیب بنی ہوئی ہوتی تھی۔ اگرچہ اُن کے نشان کے طور پر بنائے جانے والی صلیب کے بازو آخری سروں پر کُچھ مُڑے ہوئے ہوتے تھے مگر بازوؤں کی لمبائی یکساں ہوتی تھی۔

لینگڈن کو ایک جوش سا محسوس ہوا۔ نہ جانے وہ اس چابی کی مدد سے کیا ڈھونڈ سکتے ہیں؟ کیا ہولی گریل، مُقدّس پیالہ؟ اپنے اس خیال پر اُسے ہنسی آ گئی۔ گریل کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ آج کل وہ کہیں انگلستان میں پوشیدہ ہے۔ ٹمپلرز کے بنائے ہوئے کسی گرجے کے نیچے خُفیہ تہہ خانے میں اِسے چھپایا گیا ہے جہاں وہ سولہویں صدی کی ابتداء سے پوشیدہ ہے۔ یہی وہ دور تھا جب لیونارڈو پریوری آف سیون کا گرانڈ ماسٹر تھا۔ پریوری، اپنے دستاویزات اور پُراسرار رازوں کی حفاظت کی غرض سے وقت کے اُنہیں مُختلف مقاموں پر مُنتقل کرتی رہتی تھی۔ مؤرخین اور محققین کے مُطابق، گریل کے یروشلم سے یورپ آنے کے بعد یہ چھ دفعہ ایک جگہ سے دُوسری جگہ پوشیدہ کی جا چُکی تھی۔ تاریخ دانوں کے مُطابق آخری دفعہ ان دستاویزات کو ۱۴۴۷ میں دیکھا گیا تھا جب ایک گرجے میں آگ بھڑک اُٹھی تھی اور بھاری صندوقچے، جن میں گریل اور مُختلف دستاویزات تھیں کسی اور جگہ پُہنچائے جانے کیلئے باہر لائے گئے تھے۔ ایک ایک صندوقچہ اِتنا بھاری تھا کہ اُسے چھ بندے اُٹھایا کرتے تھے۔ اس کے بعد اس خزانے کو کسی نے نہیں دیکھا تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہ انگلستان میں ہے۔

آرتھر بادشاہ اور گول میز کے نائٹس کا مُلک۔

گریل جہاں بھی ہے، لینگڈن دو باتوں کے بارے میں پُریقین تھا۔ ایک یہ کہ لیونارڈو جانتا تھا کہ گریل کہاں ہے اور دوسرا یہ کہ اُس کے دور میں گریل کو آخری دفعہ پوشیدہ کیا گیا تھا اُس کے بعد سے وہ وہیں تھی۔

اسی وجہ سے، گریل میں دلچسپی رکھنے والے افراد، لیونارڈو ڈاونچی کے فن اور اُس کی تحریروں میں گریل سے مُتعلق چھپے اشارے ڈھونڈنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ کُچھ لوگ کہتے تھے کہ اُس کی پینٹنگ میڈونا آف دی راکس (Madonna of the Rocks) میں جو پہاڑ تصویر کے پس منظر میں موجود ہیں وہ سکاٹ لینڈ کے پہاڑوں سے کافی مُشابہت رکھتے ہیں۔

کُچھ کہتے تھے کہ لیونارڈ کی پینٹنگ آخری دعوت (The Last Supper) عیسیٰ کے حواریوں کے بیٹھنے کے انداز میں خُفیہ اشارے موجود ہیں۔ کُچھ لوگ تو یہ دعویٰ بھی کرتے تھے کہ اُس کی مشہور پینٹنگ مونالیزا کے ایکسرے سے یہ پتہ چلتا ہے

کہ مونالیزا نے مصری دیوی اسس کے نشان والا لازورد (Lapis Lazuli) کا آویزہ پہنا ہوا ہے۔ اُن کے خیال میں ڈاونچی نے اِس پینٹنگ کو بعد میں تبدیل کر دیا تھا۔ اپنی تحقیق کے دوران لینگڈن کو ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا تھا اور نہ ہی اُسے کوئی اندازہ تھا کہ اِس سے ہولی گریل تک پہنچنا مُمکن ہے یا نہیں۔ اِس موضوع میں دلچسپی رکھنے والے لاکھوں لوگ تھے۔ اور لوگوں کی اکثریت سازشی عنصر کو پسند کرتی ہے۔ کُچھ عرصہ پہلے یہ دریافت ہوا تھا کہ لیونارڈو کی ایک اور پینٹنگ ایڈوریشن آف ماگی (Adoration of Magi) کے نیچے پینٹنگ کی مزید تہیں ہیں۔ اطالوی ماہر مائریزیو سیراچینی نے یہ انکشاف کیا تھا کہ اِن تہوں میں کئی خُفیہ اشارے موجود ہیں۔ سیراچینی کے اِس انکشاف کے بارے میں نیویارک ٹائم میگزین نے ایک مضمون بھی شائع کیا تھا۔ سیراچینی کو یقین تھا کہ مُصوری کے اِس شاہکار نمونے کے نیچے ایک اور تہہ موجود تھی۔ کہا جاتا تھا کہ لیونارڈو کے بعد کسی اور مُصوّر نے اِس کے اوپر نئی پینٹنگ بنا ڈالی تھی۔ ایکسرے اور انفرارڈ کے ذریعے مُعائنے کے بعد یہ پتہ چلا تھا لیونارڈو کی پینٹنگ کے اصل مقصد کو چھُپانے کی بھرپُور کوشش کی گئی تھی۔ ابھی تک نچلی پینٹنگ کے حقائق نہیں پُہنچے تھے۔ اِس دریافت کے بعد اِس پینٹنگ کو اُفیزی گیلریکے گودام میں رکھ دیا گیا تھا۔ اور وہاں ایک اعلانیہ لٹکا ہوا نظر آتا تھا۔

یہ پینٹنگ کُچھ تجربوں سے گُزر رہی ہے۔

گریل کے کھوجیوں کیلیئے لیونارڈو کا نام سب سے بڑا مُعمّہ تھا۔ اُسکے فن پاروں کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسا کہ وہ کوئی پوشیدہ راز بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔ شاید کسی پینٹنگ کی تہہ میں، یا پھر کسی خُفیہ اشارے کی صورت میں نظروں کے سامنے۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ لیونارڈو کے فن میں موجود اشارے ایک مذاق کے علاوہ کُچھ بھی نہیں ہیں ایک ایسا مذاق جو کہ مونا لزا کی مُسکراہٹ کا سبب ہے۔

''کیا یہ مُمکن نہیں ہے کہ ہے یہ چابی اُس جگہ کی ہے جہاں ہولی گریل پوشیدہ ہے؟'' سوفی نے لینگڈن کے طرف دیکھ کر پوچھا۔

لینگڈن کی ہنس پڑا۔ ''میرا یہ خیال نہیں کیونکہ گریل کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ برطانیہ میں کہیں پوشیدہ ہے''۔ اُس نے جلدی سے سوفی کی اِس کی مُختصر سی تاریخ سے آگاہ کیا۔

''لیکن گریل ہی معقول وجہ لگتی ہے'' اُس نے زور دیا۔ ''ہمارے پاس پریوری کی مُہر والی ایک نہایت خُفیہ چابی ہے، اور اِس چابی تک ہمیں پریوری کے ایک رُکن نے پہنچایا ہے۔ اور تُمہارے مُطابق پریوری ہی دراصل گریل کی مُحافظ ہے''۔

لینگڈن کو پتہ تھا کہ اُس کی یہ دلیل معقول ہے مگر وہ یہ قبول کرنے پر تیار نہیں تھا۔ کئی برسوں سے یہ افواہیں گردش کر رہی تھیں کہ پریوری کے ارکان نے گریل کو واپس اِس کے پُرانے وطن فرانس لانے کا عہد کیا ہے لیکن ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا جو کہ اِس بات کی تصدیق کر سکتا۔ اگر پریوری اپنے اِس مقصد میں کامیاب ہو بھی چُکی ہو تو ۲۴ روے ہیکسو، جو کہ دُنیا کہ مشہور ترین ٹینس کورٹ کے پاس تھا، گریل پوشیدہ رکھنے کیلیئے کوئی قابلِ ذکر جگہ نہیں تھی۔

''سوفی، مُجھے ایسا نہیں لگتا کہ اِس چابی کا تعلق بلاواسطہ گریل کے ساتھ ہے''۔

''اِس لئے کہ تُمہارے خیال میں ہولی گریل انگلستان میں کہیں پوشیدہ ہے؟''۔

''صرف یہی وجہ نہیں بلکہ ہولی گریل کا پوشیدہ مقام ایک ایسا راز ہے جس کی حفاظت سینکڑوں برس سے نہایت تندہی کے ساتھ کی جارہی ہے۔ ایک آدمی کو پریوری کے رُکن کی حیثیت سے بڑوں کا اعتماد حاصل۔ اگرچہ پریوری کے ہزاروں رُکن ہیں مگر صرف چار کو ہی اِس راز کے بارے میں پتہ ہوتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر اور اُس کے تین نائب۔ میرا خیال ہے کہ تُمہارا نانا اِن میں سے نہیں تھا''۔

لیکن سوفی کو یقین تھا کہ اُن کا نانا بھی اُنہی میں سے ایک تھا۔ اُس نے ایکسلیریٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔ اُس کے ذہن میں بچپن کی کُچھ یادیں تھیں، جو کہ اُس کے یقین کو مزید تقویت دے رہی تھیں۔

''اگر تُمہارا نانا اُن چار خاص آدمیوں میں سے بھی ہوتا تو اُسے یہ راز تنظیم سے باہر نکالنے کی اجازت نہیں تھی، تُم تو پریوری کی رُکن نہیں ہو، پھر وہ تُمہیں یہ راز کیوں بتانا چاہ رہا تھا؟''۔

سوفی کو بنگلے والی رسم یاد آگئی۔ اُس کے خیال میں یہ بہترین موقع تھا کہ وہ لینگڈن کو اِس بارے میں سچ سچ بتا دے۔ دس سال سے یہ راز اُس نے اپنی روح کے کسی دورافتادہ کونے میں چھُپا کر رکھا ہوا تھا اور وہ اِسے یاد کر کے ہی لرز جاتی تھی۔ اُسے کہیں دور پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سُنائی دیئے اور اچانک تھکاوٹ کا احساس ہوا۔

''وہاں''۔ لینگڈن نے کہا رولینڈ گیروس کے عظیم سٹیڈیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پُرجوش لہجے میں کہا۔ سوفی نے گاڑی اُس راستے پر ڈال دی۔ کُچھ دور، ایک سڑک روئے ہیکسو کی طرف مُڑ رہی تھی۔ سوفی نے گاڑی اُس پر موڑ لی، وہ عمارتوں کے نمبر دیکھ رہی تھی۔ زیادہ تر عمارتیں کاروباری دفاتر پر مُشتمل تھیں۔

'ہمیں چوبیس نمبر تک پہنچنا ہے'۔ لینگڈن نے خود کلامی کی۔ اُسے توقع تھی کہ یہاں کوئی مشہور گرجا ہوگا، مگر اُس نے خود ہی اپنے ذہن سے اِس خیال کو جھٹک دیا، بھلا اِس علاقے میں گرجے کا کیا کام؟۔

''یہ ہے''۔ سوفی نے ایک عمارت کی طرف اشارہ کیا۔

لینگڈن نے اُس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو اُس کے چہرے پر اُلجھن کے آثار نظر آنے لگے۔

یہ ایک جدید عمارت تھی۔ جس کی چھت پر ایک بہت بڑی صلیب نصب تھی۔ صلیب کے نیچے بڑے الفاظ میں لکھا تھا۔

ڈیپازٹری بینک آف زیورخ (Depository Bank of Zurich)۔

لینگڈن نے دل ہی دل میں شُکر ادا کیا کہ اُس نے اپنے گرجے والے خیال کا اظہار سوفی سے نہیں کیا۔ ماہر علامات کے طور پر کئی دفعہ وہ ایسے معنی اخذ کر لیا کرتا تھا جو کہ غلط ثابت ہوتے تھے۔ اب اُس کے ذہن میں آیا تھا کہ برابر کے بازوؤں والی صلیب سوئٹزرلینڈ کا نشان بھی ہے اور اِس کے جھنڈے پر بھی بنی ہوئی ہے۔

کم از کم یہ مُعمّہ تو حل ہو گیا تھا۔

سوفی اور لینگڈن کے پاس سوئس بینک کے ڈیپازٹ باکس کی چابی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کاسل گنڈ ولفو کے باہر، کُچھ فاصلے پر، فیئیٹ گاڑی میں بیٹھے ارنگروسا کو ٹھنڈی ہوا کے احساس کے ساتھ ہی جسم میں ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ اُس نے سوچا کہ اُسے اپنی پوشاک کے ساتھ کُچھ اور بھی پہن لینا چاہیے تھا۔ ٹھنڈک برداشت کرتے ہوئے اُس نے سوچا کہ آج رات کسی صورت اُسے کمزوری اور بُزدلی ظاہر نہیں کرنی تھی۔ قلعہ نُما عمارت میں تاریکی تھی۔ صرف اوپری منزل کی کھڑکیاں روشن تھیں۔ لائبریری۔ ارنگروسا نے سوچا۔ وہ جاگ رہے ہیں اور میرا انتظار کررہے ہیں۔ اُس نے ٹھنڈی ہوا سے بچاؤ کیلئے اپنا سر نیچے کرلیا۔ دروازے پر ایک راہب اُسے خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھا جس کی آنکھوں میں نیند کے آثار تھے۔ پانچ ماہ پہلے بھی اِسی نے ارنگروسا کا استقبال کیا تھا مگر آج اُس کے رویّے میں سرد مہری تھی۔

پادری بولا۔ ''وہ اوپر لائبریری میں آپ کا انتظار کررہے ہیں''۔

لائبریری ایک نہایت وسیع ہال پر مُشتمل تھی جس کی چھت سے فرش تک سیاہ لکڑی کا کام ہوا تھا۔ تمام اطراف میں کتابوں سے بھری ہوئی بڑی بڑی الماریاں تھیں۔ فرش سنگِ مرمر کا تھا، اور سیاہ رنگ واضح کررہا تھا کہ ماضی میں یہ قلعہ نما عمارت کسی حُکمران کی محل تھی۔

''خوش آمدید بشپ ارنگروسا'' کمرے کے دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز آئی۔

ارنگروسا نے دیکھنے کی کوشش کی کہ وہاں کون ہے لیکن روشنیاں نہایت مدہم تھیں۔ ارنگروسا آہستگی سے آگے بڑھتا گیا یہاں تک کہ کمرے کے ایک طرف میز پر بیٹھے ہوئے تین آدمی اُس کی آنکھوں میں واضح ہوگئے۔ درمیان میں بیٹھے ہوئے آدمی کے نقوش اب واضح نظر آنے لگے تھے۔ سیکرٹریٹ ویٹیکانہ کا سربراہ۔ یہ ایک ادارہ تھا جو کہ ویٹیکن کے تمام قانونی معاملات سنبھالتا تھا۔ دوسرے دو پادری نہایت معروف اطالوی کارڈینل تھے۔ ارنگروسا اب اُن تک پہنچ گیا تھا۔

''میں معافی چاہتا ہوں تُمہیں زحمت ہوئی، تُم تھک گئے ہوگے''۔

''نہیں بالکُل نہیں''۔ سیکرٹری نے جواب دیا۔ اُس کے ہاتھ اُس کی موٹی توند پر دھرے تھے۔ ''ہم مشکور ہیں کہ تُم اتنی دور آئے ہو۔ ہم انتظار کے علاوہ کُچھ کر بھی نہیں سکتے تھے''۔

''میں وقت ضائع نہیں کروں گا۔ میں نے مزید ایک اور سفر بھی کرنا ہے۔ ہمیں اپنے مقصد پر بات کرنی چاہئیے''۔

''تُمہارے پاس ابھی ایک ماہ باقی ہے''۔

''میں مُہلت کے خاتمے کا انتظار کیوں کرتا؟''۔ ارنگروسا کی آنکھیں میز پر پڑے ایک سیاہ رنگ کے بریف کیس پر جم گئیں۔

''کیا یہ میری مطلوبہ چیز ہے؟''

''ہاں'' سیکرٹری بے چین نظر آرہا تھا۔ ''ہم اِس بارے میں کافی مُتفکّر تھے اور ہمیں یہ لگا کہ یہ کافی۔۔۔۔۔''

''خطرناک ہے'' ایک کارڈینل نے جُملہ مُکمل کیا۔ ''ہم تُمہیں کہیں بھی یہ بھجوا سکتے تھے۔ یہ کافی زیادہ ہے''۔

آزادی کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ''مُجھے اپنی حفاظت کی کوئی پرواہ نہیں کیونکہ خُدا میرے ساتھ ہے''۔

اُن تمام آدمیوں کے چہرے پر شک کے سائے لہرانے لگے تھے۔

''کیا رقم پوری ہے؟''

سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''یہ بڑے بانڈ ہیں جن کی ادائیگی ویٹیکن بینک کے ذمہ ہے۔ دُنیا میں کہیں بھی اِن کی وصولی کی جاسکتی ہے''۔

ارنگروسا اپنی کُرسی سے اُٹھ کر میز کے دوسرے کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں بریف کیس پڑا ہوا تھا۔ اُس نے بریف کیس کھول کر دیکھا۔ اُس میں بانڈز کی دو گڈیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر ویٹیکن کی مُہر لگی ہوئی تھی۔ ہر بانڈ پر 'پورٹارے' کے الفاظ تھے جس کا مطلب تھا کہ کوئی بھی آدمی جس کے پاس یہ بانڈز موجود ہوں اِنہیں کیش کرواسکتا تھا۔ سیکرٹری کافی پریشان نظر آنے لگا تھا۔

''بانڈز کی بجائے یہ نقد رقم بہتر تھی''۔ وہ بولا۔

ارنگروسا جانتا تھا کہ اِتنی بڑی رقم وہ اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔

''تُمہارا کہنا تھا کہ بانڈز بالکُل نقد رقم کی طرح ہی ہیں'' وہ بولا۔

تمام کارڈینل ایک دوسرے کو پریشان نظروں سے دیکھنے لگے۔

''ہاں، مگر اِس سے یہ کھُل جائے گا کہ ادائیگی ویٹیکن کررہا ہے''۔ سیکرٹری نے خدشہ ظاہر کیا۔

ارنگروسا مُسکرا دیا۔ یہی وجہ تھی کہ معلّم نے اُسے ادائیگی بانڈز کی صورت میں کرنے کو کہا تھا۔ یہ اُس کی اپنی حفاظت کی ایک ضمانت تھی۔

''یہ سودا غیر قانونی نہیں ہے''۔ ارنگروسا نے اپنی بات کا دفاع کیا۔ ''اوپس ڈائی، ویٹیکن سے تعلق رکھتی ہے۔ اور معزز پوپ کہیں بھی کسی کو بھی کسی مد میں ادائیگی کرسکتے ہیں۔ اِس سودے میں کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوئی''۔

''بالکُل مگر۔۔۔'' سیکرٹری اپنی کُرسی پر بیٹھے بیٹھے آگے جھُکا اور کُرسی اُس کے وزن سے چرچرا اُٹھی۔ ''ہم یہ نہیں جانتے کہ اِس رقم کا استعمال کہاں ہوگا اور۔۔۔''

''اِس رقم اب تُم سے کوئی تعلق نہیں''۔ ارنگروسا نے قطع کلامی کی۔ ''میں اِس رقم جہاں بھی استعمال کروں تُمہیں غرض نہیں ہونی چاہئیے''۔

خاموشی کا ایک طویل وقفہ چھا گیا۔

اِن سب کو معلوم ہے کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ ارنگروسا نے اطمینان سے سوچا۔

''وہ کاغذات کہاں ہیں جن پر میں نے دستخط کرنا ہیں'' ارنگروسا کے کہتے ہی سب اپنی کُرسیوں پر اُچھل پڑے۔ اُن سب کے خیال میں ارنگروسا صرف بریف کیس لے کر جارہا تھا۔ آخر کار تھوڑے وقفے کے بعد سیکرٹری نے ایک کاغذ ارنگروسا کے سامنے رکھا۔ ارنگروسا نے کاغذ اُٹھا کر دیکھا۔ اُس پر پوپ کی مُہر لگی ہوئی تھی۔

''یہ اُس کی نقل ہے نا جو تُم نے میرے پاس بھیجا تھا''۔

''ہاں''۔

ارنگروسا کو حیرت ہوئی کہ کاغذ پر دستخط کرتے ہوئے اُس کے جذبات موجزن نہیں ہوئے تھے۔ البتہ باقی تمام حاضرین کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔

''بہت بُہت شُکریہ''۔ سیکرٹری نے کہا۔ ''عیسائیت تُمہاری خدمات کو ہمیشہ یادرکھے گی''۔

ارنگروسا نے بریف کیس اُٹھایا تو اُسے ایک ذمہ داری کا احساس ہو رہا تھا۔ باقی افراد ایکدوسرے کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے ابھی کُچھ کہنا باقی ہو۔ ارنگروسا دروازے کی طرف مُڑ گیا۔ جیسے ہی وہ چوکھٹ پار کرنے لگا، ایک کارڈینل نے اُسے پُکارا۔ ارنگروسا مُڑا اور سوالیہ نظروں سے اُس کارڈینل کو دیکھنے لگا۔

''تُم یہاں سے کہاں جاؤ گے''۔ کارڈینل نے پوچھا۔

''پیرس'' اُس نے جواب دیا اور دروازے کی طرف مُڑ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈیپازٹری بنک آف زیورخ، چوبیس گھنٹے اپنی خدمات مُہیا کرتا ہے۔ یہ بنک مُختلف طرح کی سہولیات دیتا تھا جن میں سیف ڈیپازٹ باکس کی سہولت سب سے زیادہ استعمال کی جاتی تھی۔ اِس کے علاوہ بنک کے گاہک اپنی ڈیجیٹل معلومات بھی بنک کے پاس حفاظت کیلئے رکھواتے تھے۔ بینک کا طریقہ کار کافی محفوظ تھا۔ سیف ڈپازٹ باکس کسی نام سے رجسٹر نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ ایک نمبر کے ذریعے کنٹرول ہوتا تھا جو کہ صرف گاہک کے علم میں ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ بینک کا عملہ بھی اِس نمبر سے لاعلم ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بنک کے گاہک اپنے آپ کو گُمنام رکھ کر کوئی بھی شے بینک کے ڈپازٹ باکس میں حفاظت کیلئے رکھوا سکتا تھے۔ یہاں کے ڈیپازٹ باکس مقامی پولیس کی پہنچ سے بھی محفوظ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ فن کی دُنیا کے لوگ اِس بینک پر اکثر تنقید کرتے تھے کہ فن پارے چوری کرنے والے چور بغیر کسی رُکاوٹ کے یہاں چوری شُدہ فن پارے رکھوا سکتے ہیں۔ سوئس بینک ساری دُنیا میں اِسی لئے مشہور اور بدنام بھی تھے۔ تیسری دُنیا کے بیشتر مُمالک کے کرپٹ حُکمرانوں کے بینک اکاؤنٹ بھی سویٹزرلینڈ کے بینکوں میں تھے جن کے بارے میں کسی قسم کی معلومات حاصل کرنا نامُمکن ہے۔ ڈیپازٹری بینک آف زیورخ کی شاخیں زیورخ، کوالالمپور، نیویارک اور پیرس میں تھیں۔ سوفی نے گاڑی بینک کے سامنے روکی کر کُھلے ہوئے دروازے کو دیکھا اور گاڑی اندر داخل کر دی۔ لینگڈن نے سٹیل سے بنی عمارت کا بغور معائنہ کیا۔ تھوڑا آگے سٹیل کا بند دروازہ تھا جس کے ایک طرف مشین لگی ہوئی تھی۔ لینگڈن نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر ویڈیو کیمرا بھی لگا ہوا تھا اور اُسے یقین تھا کہ لوورے میں لگے ہوئے کیمروں کی طرح یہ محض ڈراوے کیلئے نہیں ہے۔ سوفی نے گاڑی مشین کے بالکُل ساتھ روک کر شیشہ نیچے کر دیا۔ مشین کے اوپر ایک سکرین لگی ہوئی تھی جس پر ہدایات لکھی ہوئی تھیں۔ سوفی نے بٹن دبایا تو سکرین پر لکھا نظر آیا:۔

چابی ڈالیں۔(INSERT KEY)

سوفی نے اپنی جیب سے صلیبی چابی نکالی کر اُسے اُلٹ پلٹ کر دیکھا۔

''یہ اِسی کیلئے ہے'' لینگڈن بولا۔

سوفی نے چابی کے مُثلّث نُما حصے کو مشین کے نیچے بنے سوراخ میں ڈال دیا۔ بالکُل اُسی وقت سامنے موجود دروازہ سرکنا شُروع ہو گیا۔ اُس نے مُسکرا کر چابی نکالی اور گاڑی اندر داخل کر دی۔ گاڑی کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ سامنے ایک اور بند دروازہ تھا، اِس کے ساتھ بھی ایک مشین لگی ہوئی تھی۔ لینگڈن کو ایک قیدی سا احساس ہوا۔ اُس نے دل ہی دل میں دُعا کی کہ چابی یہاں بھی لگ جائے۔ سوفی نے گاڑی مشین کے ساتھ روک کر اُس کی سکرین پر نظر دوڑائی جس پر صرف دو الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

چابی ڈالیں(INSERT KEY)

سوفی نے ایک دفعہ پھر وہی عمل دہرایا اور دروازہ سرکنا شُروع ہو گیا۔ اُس نے چابی نکالی اور گاڑی اندر لے گئی۔ پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔ اب وہ ایک پارکنگ میں تھے جس میں بارہ پندرہ گاڑیوں کی گُنجائش تھی۔ پارکنگ کے بالکُل آخری کونے پر سُرخ رنگ کا قالین بچھا ہوا تھا جس کے آخری سرے پر دروازہ تھا۔ سوفی نے گاڑی پارکنگ میں کھڑی کر دی۔

''پستول کی ضرورت نہیں ہے'' وہ بولی تو لینگڈن نے اپنے کوٹ کی جیب سے پستول نکال کر گاڑی کی سیٹ کے نیچے چھُپا دیا۔ گاڑی سے اُتر کر وہ دونوں سُرخ قالین کے اوپر چلتے ہوئے دروازے کے سامنے آ گئے۔ دروازے پر کوئی ہینڈل نہیں تھا لیکن اِس کے ساتھ ہی پچھلے دروازوں کی طرح چابی ڈالنے کیلئے ایک سوراخ بنا ہوا تھا مگر کوئی مشین نہیں تھی نہ ہی کوئی ہدایات لکھی ہوئی تھیں۔

''نئے لوگوں کیلئے یہ ایک مُشکل جگہ ہے''۔ لینگڈن بولا۔

سوفی ہنس دی، مگر اُس کی ہنسی میں پریشانی تھی۔

''یہ لو'' سوفی کے چابی ڈالتے ہی دروازہ درمیان سے سرکنا شُروع ہو گیا۔ اُنہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اندر داخل ہو گئے۔ اُن کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ داخلی کمرہ کسی بھی بینک کے اندرونی حصے سے مُختلف تھا۔ عام طور پر بینک کے اندر سنگِ مرمر کا کام ہوتا ہے مگر یہاں صرف سٹیل کا کام ہوا تھا۔ لگتا تھا کہ اِس بینک کی ڈیکوریشن الائیڈ سٹیل نے کی ہے۔ سوفی کافی مُتاثر نظر آ رہی تھی۔ ہر طرف بھورے رنگ کے سٹیل کا کام ہوا تھا۔ فرش، دیواریں، استقبالیہ، دروازے، لابی حتیٰ کہ کُرسیاں بھی سٹیل کی تھیں۔ سٹیل کا تمام کام آنے والے لوگوں کو گویا ایک ہی پیغام دے رہا تھا کہ یہ ایک سیف ڈپازٹ بینک ہے۔

استقبالیہ کے پیچھے ایک بھاری بھرکم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ سوفی اور لینگڈن کے استقبالیہ پر پُہنچتے ہی اُس نے اپنے سامنے رکھا چھوٹا سا ٹی۔ وی آف کر دیا اور مُسکرا کر بولا۔ ''خوش آمدید! میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟''

فرانسیسی اور انگریزی زبان کا استعمال کر کے وہ اُنہیں ایک موقع دے رہا تھا کہ وہ اِن میں سے کوئی زبان بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ سوفی نے بغیر بولے چابی نکال کر اُس کے سامنے رکھ دی۔ اُس نے چابی کو غور سے دیکھا اور بولا۔

''اوہ آپ ہال کے اختتام پر لفٹ کی طرف چلے جائیں میں آپ کے آنے کی اطلاع پہنچاتا ہوں''۔

''کونسی منزل پر؟'' سوفی نے چابی واپس اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔ آدمی نے اُسے عجیب سی نظروں سے دیکھا۔
''چابی استعمال کر کے آپ اپنی مطلوبہ منزل تک پہنچ جائیں گی''۔
''اچھا ٹھیک ہے''۔ سوفی نے مُسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ہال کے اختتام کی طرف چل پڑے۔

☆☆☆☆☆☆☆

گارڈ نے اُن دونوں کو دیکھا۔ اب وہ لفٹ کے سامنے تھے۔ لڑکی نے چابی استعمال کر کے لفٹ کھولی اور دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی گارڈ نے فوراً فون اُٹھایا اور نمبر ڈائل کر دیئے۔
دوسری طرف سے فون اُٹھانے پر وہ بولا ''جناب ایک اہم اطلاع ہے''۔
''دو افراد ابھی یہاں آئے ہیں''۔ دوسری طرف سے بات سُننے کے بعد وہ بولا۔
''سوفی نیویو اور رابرٹ لینگڈن''۔--------------------

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کو حیرانی ہوئی کہ لفٹ اوپر کی بجائے نیچے جا رہی تھی۔۔ وہ یہ اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کتنی منزلیں نیچے جا چکے ہیں۔ وہ جلد از جلد دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔ آخر کار لفٹ رُک گئی اور دروازہ کُھل گیا۔ دروازے کے سامنے ہی ایک اُدھیڑ عُمر آدمی مُستعدی سے کھڑا تھا۔ اُس نے سلیقے سے استری کیا ہوا ایک سوٹ پہن رکھا تھا جو اُسے ایک پُرانے دور کا بینکر ظاہر کر رہا تھا۔
''خوش آمدید''۔ وہ بولا ''برائے مہربانی آپ میرے ساتھ چلیں''۔ اُن کی طرف سے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ مُڑا اور تیزی سے فولادی راہداری میں چلنا شُروع ہو گیا۔ سوفی اور لینگڈن بھی اُس کے پیچھے چل پڑے۔ چند راہداریوں اور کمپیوٹروں سے بھرے کمروں سے گُزرنے کے بعد وہ ایک دروازے کے سامنے رُک گیا۔
''جناب'' وہ بولا ''آپ کا سیف ڈپازٹ باکس یہاں ہے''۔
دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے لینگڈن اور سوفی کو محسوس ہوا کہ وہ کسی اور دُنیا میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ ایک چھوٹے مگر پُر تکلف فرنیچر سے سجے کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔ شاید یہ کمرہ انتظار گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا کیونکہ یہاں فولاد کا کام نہیں تھا۔ بلکہ نہایت نفیس قالین اور سیاہ رنگ کی لکڑی کا فرنیچر مزین تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک ڈیسک پر شیشے کے دو گلاس اور ایک کافی میکر پڑا ہوا تھا جس میں بنتی ہوئی کافی کے بُلبلے اُٹھ رہے تھے۔ آدمی اُن کی طرف دیکھ کر مُسکرایا۔ ''لگتا ہے آپ یہاں پہلی بار آئے ہیں''۔
سوفی نے ہچکچاتے ہوئے سر ہلا دیا۔
''میں سمجھ گیا۔ بعض اوقات چابیاں وراثت میں بھی مُنتقل ہوتی ہیں اور نئے وارث کو پہلی دفعہ کافی مُشکل ہوتی ہے''۔ اُس نے ایک میز کی طرف اشارہ کیا جہاں مشروب پڑے ہوئے تھے۔ ''اس کمرے کو آپ جتنی دیر مرضی چاہیں استعمال کر سکتے ہیں''۔
''تُم نے بتایا کہ چابیاں وراثت میں بھی مُنتقل ہوتی ہیں''۔

''ہاں۔ آپ کی چابی ایک سوئس نمبر کے اکاؤنٹ کی طرح ہے جو کہ بعض اوقات نسل در نسل چلتے ہیں۔ ہمارے گولڈ اکاؤنٹ کی کم سے کم مُدّت پچاس سال ہوتی ہے جس کی فیس ایڈوانس وصول کی جاتی ہے''۔
لینگڈن نے اُسے گھورا۔ ''پچاس سال؟''
''کم از کم پچاس سال''۔ اُس نے جواب دیا۔ ''مگر آپ اِس سے زیادہ مُدّت کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں ہاں اگر پچاس سال تک اگر کوئی سرگرمی نہ ہو تو سیف ڈپازٹ باکس میں پڑی اشیاء کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ کیا میں باکس تک جانے میں آپ کی مدد کروں؟''
''ہاں پلیز''۔ سوفی بولی۔
اُن کے میزبان نے کمرے کے دوسری طرف بنی پارٹیشن کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ آپ کی ذاتی کمرہ ہے جہاں آپ جتنی دیر چاہیں گُزار سکتے ہیں اور اپنی اشیاء دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کا سیف ڈیپازٹ باکس یہاں آ جائے گا''۔ وہ کمرے کے دوسری طرف کنوئیر بیلٹ کی طرف چلا گیا۔ ''آپ اپنی چابی یہاں ڈالیں گے''۔ اُس نے ایک مشین کی طرف اشارہ کیا۔ ''جب کمپیوٹر آپ کی چابی کو پہچان لے گا تو آپ اپنا اکاؤنٹ نمبر ڈالیں گے اور آپ کا سیف ڈیپازٹ باکس اِس بیلٹ پر خود بخود پہنچ جائے گا۔ جب آپ اپنی اشیاء کے معائنے سے فارغ ہو جائیں تو اپنا سیف ڈیپازٹ باکس واپس بیلٹ پر رکھیں اور دوبارہ چابی ڈالیں۔ آپ کا باکس واپس محفوظ والٹ میں پہنچ جائے گا۔ اِس دوران ہم آپ کو رازداری کی ضمانت دیتے ہیں۔ اگر آپ کو مزید کسی چیز کی ضرورت ہو تو یہاں کال کا بٹن لگا ہے آپ بس وہ دبا دیجئے گا''۔
سوفی کُچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اُٹھی۔
''معاف کیجئے گا میں ابھی چلتا ہوں۔ آپ اطمینان سے اپنا کام کر لیں''۔ اُس نے ٹیلیفون رکھتے ہوئے کہا۔
''معاف کرنا'' سوفی نے اُسے بُلایا۔ ''آپ نے بتایا ہے کہ ہمیں اکاؤنٹ نمبر دینا ہو گا''۔
آدمی جاتے جاتے دروازے کے پاس رُک گیا اور مُڑ کر دیکھا۔ اُس کا چہرہ زرد نظر آ رہا تھا۔
''بلاشُبہ، سوئس بینکوں کے اکاؤنٹ کی طرح آپ کا سیف ڈیپازٹ باکس آپ کے نام کی بجائے اکاؤنٹ نمبر سے پہچانا جاتا ہے۔ آپ کے پاس چابی ہے اور ذاتی اکاؤنٹ نمبر ہے تو آپ اپنی اشیاء دیکھ سکتے ہیں۔ اکاؤنٹ نمبر کے بغیر سیف ڈپازٹ باکس نہیں کُھل سکتا۔ یہ ایک محفوظ طریقہ کار ہے کیونکہ چابی گُم ہونے کی صورت میں کوئی غلط آدمی اِسے استعمال نہیں کر سکتا''۔
سوفی ہچکچاتے ہوئے بولی۔ ''اگر مُجھے اکاؤنٹ نمبر نہ پتہ ہو تو؟''
''ظاہر ہے پھر آپ کے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہر حال میں آپ کی مدد کیلئے کسی کو بھیجتا ہوں''۔ وہ مُسکراتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اُس کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرین ٹرمینل پر موجود کولیٹ کے فون کی گھنٹی بجنا شُروع ہو گئی۔ دوسری طرف فاشے تھا۔

''ہمیں انٹر پول سے اطلاع ملی ہے کہ سوفی اور لینگڈن ڈیپازٹری بینک آف زیورخ کے اندر موجود ہیں۔فوراً اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجو''۔

''کیا اُن کے وہاں جانے کا مقصد پتہ چل سکا یا نہیں؟''

جواب میں فاشے کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔''لیفٹیننٹ! اگر تم اُنہیں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو یہ سوال میں خود اُن سے پوچھوں گا''۔

کولیٹ نے پتہ دہرایا۔''چوبیس۔روئے ہیکسو۔ٹھیک ہے کیپٹن''۔فون بند کر کے وہ اپنے آدمیوں سے وائرلیس پر رابطہ کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

آندرے ورنٹ، ڈیپازٹری بینک آف زیورخ کی پیرس میں موجود شاخ کا صدر تھا۔اُس کی رہائش گاہ دریائے سین کے کنارے ایک پُر آسائش فلیٹ میں تھی۔اُس کی خواہش تھی کہ سینٹ لوئیس کے علاقے میں اُس کا اپنا گھر ہو۔وہ اکثر سوچتا تھا کہ جب وہ ریٹائرڈ ہو گا تو اپنے گھر میں بورڈیو کی نایاب شراب ذخیرہ کرے گا اور اپنی زندگی کے باقی دِن پُرانا فرنیچر اور نادر کتب جمع کرنے میں گُزارے گا۔اِس وقت وہ بینک کی ایک زیرِ زمین راہداری میں تیز تیز چل رہا تھا۔اُس نے ایک ریشمی سوٹ پہنا ہوا تھا۔اُس نے اپنے مُنہ میں سپرے کیا اور اپنی ٹائی کو تھوڑا سا کس لیا۔یہ عام سی بات تھی کیونکہ دُنیا کے مُختلف حصوں سے گاہک یہاں آتے تھے اور اکثر اُسے بے وقت یہاں آنا پڑتا تھا۔

ورنٹ نے سوچا کہ آج رات معاملہ کُچھ گھمبیر ہے کیونکہ سُنہری چابی والا گاہک نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔تھوڑی دیر پہلے سُنہری چابی کے ساتھ آنے والے دو گاہک نہ صرف اُس کے استعمال سے ناواقف تھے بلکہ فرانسیسی پولیس بھی اُنہیں تلاش کر رہی تھی۔یہ ایک بہت حساس معاملہ تھا کیونکہ بینک ہمیشہ سے ہی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تنازعوں میں رہتا تھا جو کہ اکثر بغیر کسی ثبوت کے بینک کے گاہکوں پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔اُس کے خیال میں پولیس کے آنے سے پہلے اُن لوگوں سے نمٹنا ضروری تھا۔بعد میں وہ پولیس کو یہ بیان دے سکتا تھا کہ وہ دونوں بینک سے جا چکے ہیں کیونکہ اُن کے پاس اکاؤنٹ نمبر نہیں تھا۔وہ دُعا کر رہا تھا کہ چوکیدار نے انٹر پول کو کال نہ کی ہو۔دروازے پر رُکتے ہوئے اُس نے اپنے اعصاب کو تھوڑا پُرسکون کیا اور کمرہ کھول کر آہستگی سے اندر داخل ہو گیا۔

''شام بخیر'' اُس نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔''میں آندرے ورنیٹ ہوں۔۔۔میں آپ کی کیا۔۔۔۔۔''

اُس کا باقی جملہ حلق میں ہی اٹک گیا کیونکہ اُسے توقع نہیں تھی کہ سامنے موجود لڑکی بھی یہاں آ سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''معاف کیجئے گا، کیا ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟'' سوفی آنے والے کو نہیں جانتی تھی اور اُس کے تاثرات کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے اُس نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

''نہیں۔۔۔'' ورنٹ ہکلایا۔''میرا خیال ہے کہ نہیں۔۔۔ہماری خدمات گمنام ہوتی ہیں'' اُس نے گہری سانس لی اور چہرے پر مُسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔''میرے نائب نے بتایا ہے کہ آپ کے پاس سُنہری چابی ہے مگر اکاؤنٹ نمبر نہیں ہے۔کیا میں یہ جان سکتا ہوں کے یہ چابی آپ کے پاس کہاں سے آئی؟''۔

''یہ میرے نانا نے مُجھے دی ہے'' سوفی نے آنے والے کو بغور دیکھتے ہوئے جواب دیا۔سوفی کے جواب پر اُس آدمی کی بے چینی اب کافی نُمایاں ہو گئی تھی۔

''کیا واقعی؟ تمہارے نانا نے یہ چابی تُمہیں دی ہے اور اکاؤنٹ نمبر نہیں دیا؟''

''میرا خیال ہے کہ اُس کے پاس وقت نہیں تھا'' سوفی نے کہا۔''وہ آج رات قتل ہو گیا ہے''۔

اُس کی بات سُن کر ورنٹ کو جھٹکا سا لگا۔''کیا ژاک سانئیر قتل ہو چُکا ہے؟'' اُس کی آنکھوں میں خوف اور دہشت جھانک رہی تھی۔''لیکن کیسے؟؟؟''

اب حیران ہونے کی باری سوفی کی تھی۔''آپ میرے نانا کو جانتے ہیں؟''

ورنٹ ابھی تک حیران اور پریشان نظر آ رہا تھا۔''ہم بہت قریبی دوست تھے، یہ سب کب ہوا؟''

''آج رات لوورے میں''

ورنٹ کُرسی پر بیٹھ گیا تھا۔''میں تُم دونوں سے نہایت اہم سوال پُوچھنا چاہتا ہوں'' اُس نے لینگڈن کو دیکھا اور پھر سوفی پر نگاہ جماتے ہوئے کہا۔''کیا اُس کی موت سے تُمہارا کوئی تعلق ہے؟''

''نہیں'' سوفی نے کہا۔''بالکل نہیں''۔

ورنٹ کے چہرے پر سختی طاری ہو گئی۔وہ رُکا۔اُس کے چہرے پر تفکّر تھا۔''انٹر پول تُمہاری تصاویر شائع کر چُکا ہے۔میں نے اِسی لئے تُمہیں پہچانا ہے اور تُم دونوں پر قتل کا الزام بھی ہے''۔

سوفی کُرسی پر گر سی گئی۔فاشے نے یہ سب انٹر پول کے حوالے بھی کر دیا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ کیپٹن سوفی کی توقع سے زیادہ مُتحرک ہو چُکا تھا۔اُس نے جلدی جلدی ورنٹ کو تمام واقعہ بتایا۔

ورنٹ کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت چھا گئی۔''تُمہارے نانا نے مرتے مرتے تُمہیں رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈنے کا بولا''۔

''ہاں اور یہ چابی بھی میرے لئے چھوڑی ہے'' سوفی نے چابی میز پر رکھ دی۔ورنٹ نے چابی کو دیکھا۔

''اُس نے تُمہارے لئے صرف چابی چھوڑی؟ کیا تُمہیں یقین ہے؟ کُچھ اور نہیں، کوئی کاغذ کا ٹکڑا وغیرہ؟''

سوفی جانتی تھی کہ لوورے کے اندر وہ کافی جلدی میں تھی مگر اُسے یقین تھا کہ اُس نے مزید کُچھ ایسا نہیں دیکھا تھا جو کہ اُس کے خیال میں اُس کے نانا نے اُس کیلئے چھوڑا ہو۔

''نہیں، بس یہ چابی ہی تھی''۔

ورنٹ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔''اکاؤنٹ نمبر کے بغیر کُچھ نہیں ہو سکتا۔یہ دس ہندسوں پر مُشتمل ہوتا ہے اور پاس ورڈ کے طور پر

کام کرتا ہے۔اس کے بغیر یہ چابی بے کار ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

دس ہندسے۔۔سوفی نے ایک کرپٹوگرافر کی حیثیت سے اندازہ لگایا کہ دس ہندسوں کے حساب سے کوئی دس ملین مُمکنات ہوسکتی ہیں۔اگر وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کا سب سے طاقتور کمپیوٹر بھی استعمال کرتی تو اکاؤنٹ نمبر پتہ چلانے میں ایک ہفتہ لگ ہی جاتا۔

''بالکل جناب۔لیکن حالات کو دیکھتے ہوئے ہمیں آپ کی مدد چاہیئے ہوگی''۔

'معاف کرنا میں کُچھ نہیں کرسکتا۔یہاں کہ گاہک اپنا اکاؤنٹ نمبر ایک محفوظ مشین کے ذریعے مُنتخب کرتے ہیں۔جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اکاؤنٹ نمبر یا تو صرف گاہک کو پتہ ہوتا ہے یا پھر کمپیوٹر کو۔یہی اقدام،گاہک کو گُمنام رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔اور ہمارے مُلازمین کی حفاظت کا سبب بھی ہوتا ہے''۔

سوفی سمجھ چکی تھی۔عام سٹوروں میں بھی یہی اصول کارگر ہوتا تھا۔مُلازمین کے پاس لاکروں کی چابیاں نہیں ہوتی تھیں۔ظاہر ہے اِس طرح بینک کے مُلازمین کو بطور یرغمال استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا۔اُس نے چابی پر نگاہ دوڑائی اور ورنٹ کو دیکھا۔

''کیا آپ کو کوئی اندازہ ہے کہ میرے نانا نے کیا چیز یہاں رکھی ہوئی تھی؟''

'''مُجھے بالکل بھی اندازہ نہیں ہے۔اِنہی حفاظتی تدابیر میں تو ہمارے بینک کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے''۔

''جناب''۔سوفی نے دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔''ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔میں سیدھی اور صاف بات کروں گی۔''اُس نے چابی اُٹھائی اور پریوری کی مہر کو ورنٹ کی آنکھوں کے سامنے لایا۔''کیا آپ اِس نشان سے واقف ہیں؟''

ورنٹ نے نشان دیکھا مگر اُس کے چہرے پر کوئی ردِعمل نہیں تھا۔''نہیں۔مگر ہمارے بہت سارے گاہک اپنی چابیوں پر اپنی کمپنی یا اپنی پسند کا نشان بنوا لیتے ہیں''۔

سوفی ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔وہ ورنٹ کو غور سے دیکھ رہی تھی۔''یہ ایک خُفیہ تنظیم کا نشان ہے جس کا نام پریوری آف سیون ہے''۔

ورنٹ کا چہرہ کسی قسم کے ردِعمل سے پاک رہا۔''میں اِس بارے میں کُچھ نہیں جانتا۔تُمہارا نانا میرا دوست ضرور تھا مگر ہم عام طور پر کاروباری مُلاقاتیں ہی کرتے تھے''۔ورنٹ نے اپنی ٹائی کو ٹھیک کیا۔اب وہ کُچھ بے چین نظر آرہا تھا۔

''ورنٹ صاحب''سوفی کا لہجہ دباؤ سے بھرپور تھا۔''میرے نانا نے رات فون پر میرے لئے پیغام چھوڑا تھا۔اُس کا کہنا تھا کہ میری زندگی خطرے میں ہے۔اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ مُجھے کُچھ دینا چاہتا ہے۔اُس نے مُجھے آپ کے بینک کی چابی دی۔اب وہ مرچُکا ہے۔کیا آپ کُچھ ایسا بتاسکتے ہیں جو ہمارے لئے مددگار ہوسکے''۔

ورنیٹ کے چہرے پر پسینہ چمک رہا تھا۔''ہمیں جلد از جلد اِس عمارت سے باہر نکلنا ہوگا۔مُجھے ڈر ہے کہ پولیس کسی بھی وقت آسکتی ہے کیونکہ انٹرپول کو اطلاع دی جاچکی ہے''۔

سوفی کو بھی ڈر تھا کہ وہ یہی کہے گا۔اُس نے آخری کوشش کی۔''میرا نانا مُجھے میرے خاندان کے بارے میں سچ بتانا چاہتا تھا۔کیا

اِس بارے میں آپ کُچھ جانتے ہیں؟''۔

''مادام! آپ کی کا خاندان ایک حادثے میں ختم ہو چُکا ہے۔معاف کیجئے گا۔مُجھے پتہ ہے کہ آپ کے نانا آپ سے بُہت محبت کرتے تھے۔اُنہوں نے مُجھے کئی دفعہ یہ بتایا تھا کہ تُم دونوں کے درمیان تعلقات ختم ہو چکے ہیں اور یہ بات اُس کیلئے نہایت تکلیف کا باعث بھی تھی''۔

سوفی کو معلوم نہیں تھا کو وہ جواباً کیا کہے۔

''کیا اِس اکاؤنٹ کا تعلق سانگریل (SANGREAL) سے تو نہیں؟''لینگڈن نے پوچھا۔

ورنٹ نے لینگڈن کو عجیب نظروں سے دیکھا۔''مُجھے کُچھ اندازہ نہیں ہے کہ ڈیپازٹ میں کیا ہے؟''اُسی وقت ورنٹ کا موبائل بج اُٹھا۔اُس نے اپنے بیلٹ سے موبائل فون اُتارا اور سننے لگا۔

''ہاں''دوسری طرف سے سُننے کے بعد اُس کے چہرے پر حیرت اور تفکّر کے آثار نظر آنے لگے۔

''پولیس؟ اتنی جلدی؟''اُس نے بُرا بھلا کہتے ہوئے فرانسیسی زبان میں کُچھ ہدایات دیں اور کہا کہ وہ ایک منٹ میں لابی میں آرہا ہے۔

فون بند کر کے وہ سوفی کی طرف مُڑا۔''پولیس توقع سے جلدی پُہنچ گئی ہے''۔

سوفی کا بینک سے خالی ہاتھ جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔''اُنہیں بتا دیں کہ ہم آکر چلے گئے ہیں۔اگر وہ بینک کی تلاشی لینا چاہیں تو آپ انکار کرسکتے ہیں کیونکہ اُن کے پاس وارنٹ نہیں ہیں۔وارنٹ حاصل کرنے میں اُنہیں کُچھ وقت تو لگے گا''۔

''سُنو''ورنٹ نے کہا۔''سانیئر میرا دوست تھا مگر بینک کوئی دباؤ برداشت نہیں کرسکتا۔میں یہ نہیں چاہتا کہ بینک کے اندر تُم لوگ گرفتار کئے جاؤ۔میں تُمہیں کسی کی نظر میں آئے بغیر بینک سے باہر نکلوا دوں گا۔میں اِس معاملے میں اپنے آپ کو مُلوّث نہیں کرنا چاہتا''۔

''لیکن سیف ڈیپازٹ باکس؟''سوفی نے کہا۔''ہم خالی ہاتھ کیسے چلے جائیں؟''

''میں کُچھ بھی نہیں کرسکتا''۔ورنٹ نے کہا۔وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔''معاف کرنا''۔

سوفی نے اُسے جاتے دیکھا،وہ یہ سوچ رہی تھی کہ شاید اِس باکس میں بھی چند خطوط اور لفافے ہوں جو کہ اُس کے نانا نے اُس کیلئے چھوڑے تھے۔اچانک لینگڈن کھڑا ہو گیا،اُس کے چہرے پر مُسکراہٹ تھی۔

''رابرٹ! تُم مُسکرا رہے ہو''۔سوفی اُس کے یوں مُطمئن ہونے پر حیران تھی۔

''تُمہارا نانا واقعی ایک نہایت ذہین انسان تھا''۔

''میں سمجھی نہیں''۔

''دس ہندسے''۔

سوفی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

’’اکاؤنٹ نمبر‘‘۔وہ بولا۔اُس کے لہجے میں ایک مانُوس سا جوش تھا۔’’مُجھے یقین ہے کہ اُس نے اکاؤنٹ نمبر بھی چھوڑا ہے‘‘۔

’’کہاں؟‘‘

لینگڈن نے جائے واردات کی تصویر اپنی جیب سے نکال کر میز پر رکھی۔سوفی نے تصویر دیکھی اور اُسے معلوم ہو گیا کہ لینگڈن کیا کہہ رہا ہے۔

13-3-2-21-1-1-8-5

O,Draconian Devil!

Oh, lame saint!

P.S. Find Robert Langdon

☆☆☆☆☆☆☆

’’دس ہندسے‘‘سوفی نے کہا۔اُس کی کرپٹوگرافر والی حِسیں بیدار ہو گئیں تھیں۔

13-3-2-21-1-8-5

اُس کے نانا نے اکاؤنٹ نمبر لوورے کے فرش پر لکھا تھا۔

سوفی نے جب پہلی بار فبوناچی نمبر چوبی فرش پر لکھے ہوئے دیکھے تھے تو اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ہندسے سانیئر نے صرف اُس کی توجہ حاصل کرنے کیلئے لکھے ہیں مگر بعد میں اُسے احساس ہوا تھا کہ یہ ہندسے دوسری پہلیوں کا جواب ڈھونڈنے کیلئے ایک اشارہ بھی ہیں۔یہ بے ربط سے ہندسے بھی دوسرے الفاظ اور جُملوں کی طرح اینا گرام تھے۔وہ شدید حیران تھی کہ یہ تو اکاؤنٹ نمبر تھا۔

’’وہ ذو معنی باتوں کا ماہر تھا‘‘۔سوفی نے لینگڈن کی طرف مُڑتے ہوئے کہا۔’’کوڈ اور اُن سے بنے مزید کوڈ،وہ اِن کا شیدائی تھا‘‘۔

لینگڈن کنوئیر بیلٹ کے ساتھ لگی مشین کی طرف بڑھ گیا۔سوفی نے کمپیوٹر کا پرنٹ اُٹھایا اور لینگڈن کے پیچھے چل پڑی۔مشین کا کی پیڈ بالکُل اے ٹی ایم مشین کے کی پیڈ کی طرح تھا۔سکرین پر بینک کا صلیبی مونوگرام بنا ہوا تھا۔کی پیڈ کے ساتھ ہی ایک مُثلث نُما سوراخ بھی تھا۔سوفی نے اُس میں چابی ڈالنے میں ذرا بھی دیر نہ لگائی۔سکرین پر تبدیلی ہوئی اور لکھا نظر آنے لگا۔

اکاؤنٹ نمبر:(Account Number)

☆☆☆☆☆☆☆

سکرین پر بنی لائن انتظار میں ٹمٹا رہی تھی۔دس ہندسے۔سوفی نے کمپیوٹر پرنٹ سے دس الفاظ بولے اور لینگڈن وہ الفاظ کی پیڈ کی مدد سے داخل کرتا گیا۔

Account Number: 1332211185

جب اُس نے آخری ہندسہ داخل کیا تو سکرین پھر تبدیل ہوئی۔مُختلف زبانوں میں لکھا ہوا پیغام لکھا نظر آنے لگا۔سب سے اوپر انگریزی زبان میں لکھا ہوا تھا۔

خبردار

ENTER کا بٹن دبانے سے پہلے یقین کر لیں کے آپ نے صحیح اکاؤنٹ نمبر داخل کیا ہے۔

اگر یہ نمبر غلط ہوا تو سسٹم خود بخود بند ہو جائے گا۔

’’خود بخود بند ہو جائے گا؟‘‘سوفی نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔’’ہمارے پاس صرف ایک ہی موقع ہے‘‘۔عام اے ٹی ایم مشینیں اپنے گاہکوں کو تین مواقع دیتی ہیں کہ وہ اپنا پاس ورڈ داخل کریں۔تینوں موقعوں پر غلط پاس ورڈ داخل کرنے سے کارڈ بلاک ہو جاتا ہے۔ظاہر ہے یہ مشین کوئی عام اے ٹی ایم مشین نہیں تھی اِس لئے صرف ایک ہی موقع دیا جا رہا تھا۔

’’یہ نمبر ٹھیک لگ رہا ہے‘‘لینگڈن نے کہا۔اُس نے دوبارہ احتیاط سے نمبر کو کاغذ پر لکھے ہندسوں کے ساتھ پڑھا۔اُس نے ENTER کے بٹن کی طرف اشارہ کیا۔

سُوفی نے اپنی اُنگلی آگے بڑھائی،کُچھ سوچتے ہوئے وہ تھوڑا ہچکچا رہی تھی۔

’’چلو‘‘لینگڈن نے اُسے کہا۔’’ورنٹ آنے والا ہوگا‘‘۔

’’نہیں‘‘۔اُس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔’’یہ اکاؤنٹ نمبر صحیح نہیں ہے‘‘

’’یہ صحیح ہے!دس ہندسے۔اور کیا ہو سکتا ہے؟‘‘

’’یہ بہت بے ربط سا ہے‘‘۔

’’بہت بے ربط؟‘‘لینگڈن اُس کی بات سے مُتفق نہیں تھا۔ہر بینک اپنے گاہکوں کو یہی ہدایات دیتا ہے کہ وہ اپنا پِن یا پاس ورڈ ایسے ہندسوں پر مُشتمل مِلاپ مُنتخب کریں جس کا کوئی اور اندازہ نہ کر سکے۔ظاہر ہے یہاں بھی گاہکوں کو اِس بات کی ہدایات کی جاتی ہوں گی۔سوفی نے سکرین سے تمام ہندسے مٹا دیئے۔اُص نے لینگڈن کی طرف دیکھا۔اُس کی نگاہوں میں یقین تھا۔

’’یہ الفاظ بے ربط ہیں،مگر ہم اِنہیں درست فبوناچی سلسلے میں بدل سکتے ہیں‘‘

لینگڈن کو اب احساس ہوا کہ سوفی کا خیال درست تھا۔پہلے بھی سوفی نے اِن ہندسوں کو فبوناچی نمبروں میں بدلا تھا۔صحیح اکاؤنٹ نمبر کونسا ہو سکتا ہے؟بے ربط ہندسے یا صحیح فبوناچی سلسلہ؟

سوفی نے دوبارہ مُختلف ہندسے داخل کرنا شُروع کئے۔’’میرا نانا علامات اور کوڈ کا شیدائی تھا۔یہ نہیں لگتا کہ اُس نے اکاؤنٹ نمبر بھی بالکُل سیدھا سادا رکھا ہوگا۔یہ نمبر تو کوئی بھی آسانی سے یاد رکھ سکتا ہے‘‘۔اُس نے مُسکراتے ہوئے تمام ہندسے داخل کر دیئے۔’’بعض چیزیں بے ربط محسوس ہوتی ہیں۔۔۔لیکن نہیں‘‘۔لینگڈن نے سکرین پر دیکھا۔

Account Number: 1123581321

لینگڈن نے دیکھ لیا تھا کہ بے ربط ہندسے دراصل اب فبوناچی سلسلے کی صورت میں لکھے ہوئے تھے۔

1-1-2-3-5-8-13-21

بے ربط ہندسوں کی صورت میں واقعی فبوناچی نمبرز کا پتہ چلانا مُشکل تھا۔ اگرچہ یہ یادرکھنے میں آسان تھے مگر پہلی نظر میں بے ربط نظر آتے تھے۔ یہ ایک زبردست کوڈ تھا جو کہ یاک سانئرَ کبھی بھول نہیں سکتا تھا۔ سوفی نے ENTER بٹن دبا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی اور لینگڈن نے کنوئیر بیلٹ کو حرکت کرتے دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا۔ وہ اِس کے ساتھ ہی کھڑے اُس باکس کا انتظار کر رہے تھے جس میں سانئرَ نے اُن کیلئے کُچھ پُراسرار راز چھوڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کنوئیر بیلٹ کے سرے پر سے ایک چھوٹا سا دروازہ کھُلا اور ایک باکس اندر داخل ہوا۔ یہ سیاہ رنگ کا صندوق تھا اور اُن کی توقع سے بڑا تھا۔ باکس اُن کے بالکُل سامنے آ کر رُک گیا۔ لینگڈن اور سوفی چند لمحے خاموشی سے اُس پُراسرار صندوق کو دیکھتے رہے۔ اِس میں کوئی سوراخ نظر نہیں آ رہا تھا اور اِس کا ہینڈل بھی نہایت مضبوط تھا۔ اِس پر بارکوڈ سٹکر بھی لگا ہوا تھا۔ سوفی کو یہ اوزاروں کے صندوق کی طرح لگا۔ اُس نے مزید وقت ضائع کئے بغیر صندوق کھولنا شُروع کر دیا۔ لینگڈن کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے صندوق کا ڈھکن کھول دیا۔ اُنہوں نے آگے بڑھ کر دیکھا۔ پہلی نظر میں سوفی کو لگا کہ صندوق خالی ہے مگر غور سے دیکھنے پر اُنہیں اِس کے ایک کونے پر لکڑی کا ایک چھوٹا سا ڈبہ نظر آیا جس کا سائز جوتوں کے ڈبے جتنا تھا۔ یہ پالش کیا ہوا تھا اور اِس کا رنگ چمکدار گہرا قرمزی تھا۔ یہ گُلاب کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ سوفی کو یاد آیا کہ یہ اُس کے نانا کا پسندیدہ پودا تھا۔ اِس کے ڈھکن پر گُلاب کے پھول کا ایک خوبصورت ڈیزائن بنا ہوا تھا۔ اُس نے اور لینگڈن نے نگاہیں ملائیں۔ سوفی نے ڈبہ اُٹھالیا۔ یہ کافی بھاری تھا۔ وہ میز کے پاس آئی اور ڈبہ اِس پر رکھ دیا۔ لینگڈن نے بھی اُس کی تقلید کی اور وہ میز کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ لینگڈن نے ڈھکن پر نظریں دوڑائیں جس پر پانچ پتیوں والے گُلاب کا ڈیزائن تھا۔ اُس نے ایسا گُلاب پہلے کئی دفعہ دیکھا تھا۔

''پانچ پتیوں والا گُلاب'' اُس نے سرگوشی کی۔ ''یہ ہولی گریل کا نشان ہے''۔

سوفی نے لینگڈن کی طرف دیکھا۔ لینگڈن جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے، وہ بھی یہی سوچ رہا تھا کہ ڈبے کے سائز کے مُطابق ایسا لگ رہا تھا کہ اِس میں ہولی گریل ہے، مُقدّس پیالہ، عیسیٰ کا پیالہ۔ مگر وہ اِس بارے میں پُر یقین نہیں تھا، اُسے ایسی کوئی توقع نہیں تھی۔

''یہ بالکُل اِسی سائز کا ہے'' سوفی نے بھی سرگوشی کی۔ ''اِس میں ہولی گریل ہو سکتی ہے''۔

سوفی نے ڈبہ اپنی طرف کھینچا۔ وہ اِسے کھولنا چاہتی تھی۔ جیسے ہی اُس نے ڈھکن کو حرکت دی ڈبے میں سے عجیب قسم کی آواز سُنائی دی۔ وہ دونوں اُچھل پڑے۔

''کیا تُم نے یہ آواز سُنی؟'' وہ بولی۔

''ہاں'' لینگڈن نے کُچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا۔ سوفی نے اِس دفعہ آرام سے ڈبے کا ڈھکن کھول دیا۔ اندر پڑی ہوئی چیز جیسی کوئی چیز لینگڈن نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی مگر یہ واضح ہو گیا تھا کہ کم از کم اِس میں ہولی گریل نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''پولیس تمام راستے بند کر چُکی ہے'' ورنٹ نے کہا۔ وہ کُچھ لمحے پہلے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ ''تُمہیں باہر نکالنا بہت مُشکل ہو گا'' اُس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ جب اُس کی نظر کنوئیر بیلٹ پر پڑے صندوق پر گئی تو وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔ میرے خُدا! اُنہوں نے سانئرَ کا اکاؤنٹ نمبر بھی پتہ چلا لیا ہے۔ وہ بالکُل گُنگ تھا اور اُس کا سارا تاثُر بدل چُکا تھا۔ اُس نے صندوق پر سے نظریں ہٹائیں اور کوئی راستہ سوچنے لگا۔ وہ اب ارادہ کر چُکا تھا کہ اُنہیں بینک سے نکال کر دم لے گا۔ لیکن پولیس فرار کے قریباً تمام راستے ہی مسدود کر چُکی تھی۔

''مادام نیویو! اگر میں آپ کو اِس بینک سے بحفاظت باہر نکال دوں تو کیا آپ سانئرَ کی چھوڑی ہوئی چیز اپنے ساتھ لے جائیں گی یا سیف میں محفوظ رکھیں گی؟''

سوفی نے لینگڈن پر نگاہ ڈالتے ہوئے ورنٹ کو جواب دیا۔ ''ہم اِسے ساتھ لے کر جائیں گے''۔

ورنٹ نے سر ہلا دیا۔ ''ٹھیک ہے، اب جیسا میں کہوں گا آپ کو ویسا ہی کرنا ہو گا، بس یہ جو کُچھ بھی ہے اِسے اپنی جیکٹ میں چھُپا لیں''۔

لینگڈن نے اپنی جیکٹ اُتار کر ڈبے کو اِس میں لپیٹ لیا۔ اِسی دوران ورنٹ کنوئیر بیلٹ کی طرف جا چُکا تھا۔ اُس نے خالی صندوق کو بند کیا اور مشین کے بٹن دبانے لگا۔ کنوئیر بیلٹ نے حرکت کی اور صندوق واپس جانے لگا۔ اُس نے چابی مشین سے نکال کر سوفی کو پکڑا دی۔

''جلدی، اِس طرف آؤ''۔ ورنٹ بولا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بنک کے گودام میں تھے۔ زیرِ زمین گیراج میں پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سُنائی دے رہے تھے۔ ورنٹ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ شاید پولیس اندرونی راستہ بھی بند کر رہی تھی۔ ورنٹ کے چہرے پر پسینے کے قطرے پھوٹنے لگے۔ اُس گودام میں کھڑے ایک چھوٹے سے بکتر بند ٹرک کی طرف اشارہ کیا جس پر بینک کا نشان بنا ہوا تھا۔

''جلدی سے اِس ٹرک کے پچھلے حصّے میں سوار ہو جاؤ'' وہ ٹرک کی عقبی طرف گیا اور اُس کا دروازہ کھول دیا۔ ''میں آتا ہوں''۔

لینگڈن اور سوفی نے پریشان نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اُن کے چہروں پر ہچکچاہٹ تھی مگر اُن کے پاس خطرہ مول لینے کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ بینک سے نکلنے کی کوئی بھی کوشش ناکام ہو سکتی تھی اور وہ پولیس کے ہتھے چڑھ سکتے تھے۔ کم از کم ورنٹ نے اُنہیں فرار کی اُمید تو دلا دی تھی۔ لینگڈن نے دانتوں سے نچلے ہونٹ کاٹتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا اور ٹرک کی عقبی طرف چل پڑا۔ سوفی نے بھی اُس کی تقلید کی اور وہ دونوں ٹرک کے عقبی حصے میں سوار ہو گئے۔ ورنٹ گودام کے ایک طرف بنی شیشے کی پارٹیشن کی طرف چل پڑا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اُس نے ٹرک کی چابیاں لیں اور اپنا ٹائی کوٹ اُتار کر ٹرک ڈرائیور والے یونیفارم کی ایک جیکٹ اور ٹوپی پہن لی۔ ایک دفعہ پھر سوچتے ہوئے، اُس نے ڈرائیور کا پستول اُتار، اُس میں پڑی گولیاں چیک کیں اور ہولسٹر میں ڈال کر اپنے یونیفارم کی جیکٹ کے اوپر پہن لیا۔ پارٹیشن سے باہر نکل کر وہ ٹرک

کی طرف بڑھ گیا۔عقبی حصے کی طرف آ کر سوفی اور لینگڈن کو دیکھا جو کہ سٹیل سے بنے اِس حصے میں کھڑے تھے۔
''تُمہیں روشنی جلانی پڑے گی۔'' وہ آگے بڑھا اور ٹرک کے ایک طرف کی دیوار کے ساتھ لگا بٹن دبا دیا۔اوپری چھت پر لگا ایک بلب روشن ہو گیا۔''کوشش کرنا کہ خاموش ہی رہو''۔
سوفی اور لینگڈن سٹیل کے فرش پر بیٹھ گئے۔لینگڈن نے وہ 'خزانہ' اپنی جیکٹ میں لپیٹ کر رکھا ہوا تھا۔ورنٹ نے دروازہ بند کیا اور آگے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد انجن سٹارٹ ہوا اور ٹرک خارجی راستے کی طرف بڑھ گیا۔ورنٹ کو اپنے ماتھے پر پسینے کے موٹے موٹے قطرے محسوس ہو رہے تھے۔تھوڑے فاصلے پر پولیس کی گاڑیوں کی روشنیاں نظر آ رہی تھیں۔خارجی دروازے کے سامنے پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کُھل گیا اور ورنٹ ٹرک باہر نکال لایا۔سامنے پولیس کا ناکہ تھا، جس کے ساتھ چار گاڑیاں کھڑی تھیں۔ورنٹ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرا اور ٹرک آہستگی سے آگے بڑھا دیا۔ناکے پر کھڑے ایک پتلے لمبے آفیسر نے ہاتھ سے ٹرک کو رُکنے کا اشارہ کیا۔ورنٹ نے ٹرک روک لیا۔اُس نے ٹوپی مزید نیچے کر کے چہرے پر سختی طاری کر لی اور دروازہ کھول دیا
''مُجھے یہاں سے جانا ہے'' ورنٹ نے کھردرے لہجے میں کہا۔
''میں لیفٹیننٹ جیروم کولیٹ ہوں'' زرد چہرے والے پولیس والے نے ٹرک کے عقبی حصّے کی طرف اشارہ کیا۔''پچھلے حصّے میں کیا ہے؟''۔
''مُجھے کُچھ نہیں پتہ ہے'' ورنٹ نے سخت لہجے میں کہا۔''میں تو صرف ڈرائیور ہوں''۔
کولیٹ کے چہرے پر بھی سختی چھا گئی ''ہمیں دو مجرموں کی تلاش ہے''۔
ورنٹ ہنسا۔''پھر تو آپ صحیح جگہ پر آئے ہیں، یہ بینک تو واقعی لُٹیروں کا بینک ہے''۔
کولیٹ نے لینگڈن کی پاسپورٹ سائز تصویر ورنٹ کے سامنے کی۔''کیا یہ آدمی آج رات بینک آیا تھا؟''
ورنٹ نے کندھے اُچکائے۔''مُجھے تو نہیں پتہ کیونکہ میں تو گاڑی کے ساتھ ہوتا ہوں۔ہمیں گاہکوں سے بات کرنے کی اجازت نہیں، آپ استقبالیہ سے رابطہ کریں''۔
''ہمارے پاس وارنٹ نہیں ہیں''۔
ورنٹ نے حیرت سے اُسے دیکھا۔''میں تو کُچھ نہیں کر سکتا''۔
''اپنا ٹرک کھولو'' کولیٹ نے عقبی حِصّے کی طرف اشارہ کیا۔
ورنٹ نے پولیس آفیسر کو گھورا اور استہزائیہ ہنسی ہنس دیا۔''ٹرک کھولوں؟۔آپ سمجھ رہے ہیں کہ چابیاں میرے پاس ہیں؟''۔
کولیٹ نے اپنا سر ایک طرف جھُکاتے ہوئے کہا۔اُس کے لہجے میں شک تھا۔''تُمہارا مطلب ہے کہ اِس ٹرک کے ڈرائیور کی حیثیت سے بھی چابیاں تُمہارے پاس نہیں ہیں''۔
ورنٹ نے نفی میں سر ہلایا۔''میرے پاس عقبی حصے کی چابیاں نہیں ہیں۔صرف ٹرک کی چابیاں ہیں۔عقبی حصے کو نگران تالا لگاتے

ہیں اور پھر چابیاں ٹرک کی منزل پر پہنچا دی جاتی ہیں۔اور پھر ٹرک یہاں سے چل پڑتا ہے۔مُجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ میں کیا لے کر جا رہا ہوں''۔
''اِس ٹرک کو کب لاک کیا گیا تھا؟''
''شاید دو تین گھنٹے پہلے، میں سینٹ تھوریل جا رہا ہوں۔چابیاں پہلے ہی وہاں پہنچ چُکی ہیں''۔
کولیٹ نے کسی ردِعمل کا اظہار نہ کیا، اُس کی آنکھیں ورنٹ پر جمی ہوئی تھیں۔
ورنٹ کو چہرے پر مزید پسینہ بہتا محسوس ہوا۔''آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ میں تو صرف مُلازم ہوں''
''کیا تمام ڈرائیور مہنگی رولیکس گھڑیاں پہنتے ہیں؟'' کولیٹ نے ورنٹ کی کلائی کی طرف اشارہ کیا۔
ورنٹ نے اپنی کلائی پر بندھی قیمتی رولیکس گھڑی کو دیکھا اور اپنے آپ کو کوسا۔''یہ بکواس گھڑی تو میں نے سینٹ جرمین کے تائیوانی بازار سے بائیس یورو میں خریدی تھی۔اگر آپ کو پسند ہے تو میں چالیس یورو سے کم نہیں لوں گا''۔
کولیٹ ایک طرف کو ہو گیا۔''نہیں شُکریہ، تُم جا سکتے ہو''۔
ورنٹ نے تب تک اطمینان کا سانس نہ لیا جب تک ٹرک ناکے سے آگے نہ نکل گیا۔مگر ایک مسئلہ باقی تھا کہ وہ اُنہیں کہاں لے کر جائے گا؟

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس اپنے کمرے میں کینوس کی دری پر لیٹا ہوا تھا۔اُس کی کمر پر چابک کے زخم ابھی بھی تازہ تھے۔آج رات کی مشق سے وہ کمزوری محسوس کر رہا تھا۔خاردار بیلٹ ابھی تک اُس کی ران سے بندھا ہوا تھا اور اُسے ران سے خون ٹپکتا محسوس ہو رہا تھا۔اُس کی سوچ میں شدید انتشار تھا۔
میں نے چرچ اور ارنگروسا کو ناکام کر دیا۔
آج کی رات ارنگروسا کیلئے کامیابی کا پیغام لانے والی۔ پانچ ماہ پہلے جب ارنگروسا ویٹیکن سے واپس آیا تھا تو اُس کی طبیعت میں عجیب سے تبدیلی آئی تھی۔ وہ کئی ہفتوں تک خاموش اور پریشان رہا تھا۔آخر کار ارنگروسا نے اپنی پریشانی کا تذکرہ سیلاس سے کیا تھا۔
''یہ نامُمکن ہے'' سیلاس ارنگروسا کی بات سُن کر چیخ اُٹھا۔''میں یہ کیسے قبول کر سکتا ہوں''۔
سیلاس وہ سب سُن کو دہشت زدہ ہو گیا تھا۔وہ خُدا سے دُعا مانگتا رہا تھا اور پچھلے ماہ، گویا معجزانہ طور پر حالات بہتر ہونے کی اُمید نظر آئی تھی۔
خُدائی امداد۔ارنگروسا نے کہا تھا۔
ارنگروسا اِس بار کافی پُراُمید نظر آ رہا تھا۔
''سیلاس'' اُس نے سرگوشی کی۔''خُدا نے ہمیں بچنے کا ایک موقع دیا ہے۔ہمیں قُربانی کی ضرورت ہوگی۔کیا تُم یہ قُربانی دے

سکتے ہو؟''

سیلاس ارنگروسا کے سامنے اپنے گھٹنوں کے بل جھک گیا۔ اِس آدمی نے اُسے ایک نئی زندگی دی تھی۔

''میں خُدا کی ایک بھیڑ ہوں۔ جیسے دل چاہے آپ مُجھے ہانک سکتے ہیں''۔

جب ارنگروسا نے سیلاس کو تفصیلاً اپنے منصوبے کا بتایا تو وہ بھی اِسے خُدائی مدد ماننے پر مجبور ہو گیا تھا۔ معجزانہ کام۔ ارنگروسا نے سیلاس کا رابطہ ایک آدمی سے کروایا جو اپنے آپ کو معلّم کہتا تھا۔ اگرچہ معلّم کو سیلاس نے دیکھا نہیں تھا، مگر جب وہ ٹیلی فون پر بات کرتے تھے تو اُسے خوشی ہوتی تھی کہ مُعلّم نہایت پُختہ ایمان رکھنے والا انسان ہے۔ اُس کی معلومات کے ذرائع ہر جگہ موجود تھے۔ سیلاس نہیں جانتا تھا کہ معلّم کی معلومات کے ذرائع کیا ہیں لیکن ارنگروسا کو معلّم پر بہت زیادہ اعتماد تھا اور اُس نے سیلاس کو بھی اُس پر اعتبار کی تاکید کی تھی۔

اب سیلاس فرش کو گھور رہا تھا۔ اُسے لگ رہا تھا کہ کامیابی اُن سے آنکھیں چُرا کر گُزر گئی ہے۔ لگتا ہے کہ معلّم بھی دھوکہ کھا گیا ہے۔ سنگِ کُلید کا سُراغ ایک دھوکہ تھا۔ اب تمام اُمیدیں ختم ہو چُکی تھیں۔ سیلاس نہ چاہتے ہوئے بھی ارنگروسا کو کال نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ اُسے خبردار کرنا چاہتا تھا۔ مگر معلّم کی ہدایات کے مُطابق وہ ارنگروسا سے رابطہ نہیں کر سکتا تھا۔ آخر کار اُس نے اپنے خوف پر قابو پایا اور رینگ کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو کر پوشاک پہن لی۔ اُس نے پوشاک کی جیب سے موبائل فون نکالا اور نمبر ملانے لگا۔ اُس کا سر شرمندگی سے جھُکا ہوا تھا۔

''معلّم'' سیلاس نے سرگوشی کی۔ ''سب کُچھ ختم ہو گیا ہے'' سیلاس نے سارا واقعہ من وعن بیان کر دیا۔

''تُم بہت جلد اپنا یقین کھو بیٹھتے ہو'' معلّم بولا۔ ''مُجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ یہ راز ابھی زندہ ہے۔ یاک سانئرَ نے یہ راز مرنے سے پہلے کسی اور کو منتقل کر دیا تھا۔ اور میں جلد تُم سے رابطہ کروں گا۔ ابھی ہمارا کام ختم نہیں ہوا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک تیز رفتاری سے چل رہا تھا۔ لینگڈن کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ قیدیوں والی گاڑی میں بیٹھا ہوا ہے۔ اُسے تنگ جگہوں میں ایک عجیب سا احساس ہوتا تھا۔ ورنٹ نے اُنہیں یقین دلایا تھا کہ وہ اُنہیں بحفاظت بینک سے باہر نکال کر لے جائے گا مگر وہ اپنی متوقع منزل کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ مُسلسل بیٹھے بیٹھے لینگڈن کی ٹانگیں اکڑ چُکی تھیں۔ اُس نے ڈبے کو اپنی جیکٹ سے نکالا اور اپنی توجہ اُس پر مرکوز کر دی۔ سوفی بھی اُس کے بالکُل ساتھ آ گئی۔ لینگڈن کو یوں لگا کہ وہ دونوں چھوٹے بچے ہیں جنہیں کوئی تُحفہ ملا ہے اور وہ اب اُسے کھول کر دیکھنے والے ہیں۔

''چلو'' سوفی نے کہا۔ ''اِسے کھولو''۔

لینگڈن نے گہری سانس لی اور ڈھکن کھولنے لگا۔ اُس نے ایک بار پھر ڈبے کی نہایت ہی خوبصورت ڈیزائن پر تعریفی نگاہ ڈالی اور ڈھکن کی چٹخنی کھول کر ڈبہ سامنے رکھ دیا۔

اپنے خیالوں اور سوچ میں لینگڈن نے کئی دفعہ اندازہ کرنے کی کوشش کی تھی کہ اِس ڈبے میں کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن اُس کے تمام

اندازے غلط ثابت ہوئے تھے۔ ڈبے کے اندر ریشم کے کپڑے میں لپٹی ہوئی جو چیز لینگڈن نے دیکھی اُس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

یہ پالش کئے ہوئے سنگِ مرمر سے بنی سائلنڈر نُما چیز تھی۔ اِس کا سائز ٹینس کی گیند جتنا تھا۔ یہ ایک پیچیدہ طریقے سے بنا ہوا سائلنڈر تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ایک ہی ٹُکڑے کی بجائے یہ مُختلف ٹُکڑوں کو ملا کر بنایا گیا ہے۔ لینگڈن نے غور سے دیکھا تو اِس بات کی تصدیق بھی ہو گئی۔ یہ ڈونٹ کے سائز کے چھ ٹُکڑوں سے بنایا گیا تھا جن کو آپس میں پیتل کے ٹُکڑوں سے جوڑا گیا تھا۔ یہ ٹیوب نُما چیز کسی سائنسی آلے کی طرح تھی۔ اِس کے اندر مائع چیز کی موجودگی اِس کے کھوکھلے پن کو ظاہر کر رہی تھی۔ سائلنڈر کا ڈھانچہ جتنا پُر اسرار تھا اُس سے بھی زیادہ عجیب وغریب اِس کے باہر کندہ کئے گئے حروف تھے۔ سنگِ مرمر کے ہر ٹُکڑے پر ایک ہی طرح کے الفاظ کندہ تھے۔ ہر ٹُکڑے پر انگریزی کے سارے الفاظ کندہ تھے Z سے A تک۔ سائلنڈر کے اندر پیتل کی ایک سلاخ بھی ہر ٹُکڑے کے درمیان تھی جس سے اِن ٹُکڑوں کو گھُمایا جا سکتا تھا۔ لینگڈن کو بچپن کا ایک کھلونا یاد آ گیا۔ پلاسٹک کے مُختلف ٹُکڑوں کو جوڑ کر اُن کے درمیان بھی ایک پلاسٹ کی سلاخ لگائی جاتی تھی۔ ہر ٹُکڑے پر انگریزی کے حروف ہوتے تھے اور اِن تمام ٹُکڑوں کو گھُما پھرا کر مُختلف الفاظ بنائے جا سکتے تھے۔

''یہ تو نہایت ہی شاندار چیز ہے'' سوفی نے سرگوشی کی۔

لینگڈن نے سوفی کو دیکھا۔ ''مُجھے نہیں پتہ کہ یہ کیا ہے؟''۔

سوفی کی آنکھوں میں کوئی اشارہ تھا۔ ''میرا نانا ایسی شے مشغلے کے طور پر بناتا تھا۔ اُس کا کہنا تھا کہ یہ لیونارڈو ڈاونچی کی ایجاد ہے''۔

مدہم روشنی میں بھی سوفی کو لینگڈن کے چہرے پر شدید حیرت نظر آئی۔ ''ڈاونچی؟'' وہ بُڑبڑایا۔ اُس نے دوبارہ سائلنڈر کی طرف دیکھا۔ بلکہ اِسے سائلنڈر سے زیادہ بوتل کہا جاتا تو مُناسب تھا۔

''ہاں، یہ ایک خُفیہ آلہ ہے۔ میرے نانا کے مُطابق اُسے اِس کا خاکہ ڈاونچی کی خُفیہ ڈائری میں ملا تھا۔

''اِس کا کیا مقصد ہے؟؟''

آج کی رات کے واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے سوفی کو معلوم تھا کہ اُس کے جواب کے اثرات دلچسپ ہوں گے۔

''یہ ایک خُفیہ ڈبہ ہے'' وہ بولی۔ ''راز چھُپانے کیلئے''۔

لینگڈن کی آنکھیں پھیل گئیں۔

سوفی نے اُسے بتایا کہ ڈاونچی کے بنائے ہوئے خاکوں پر کام کرنا اُس کے نانا کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ وہ ایک نہایت ہی ہنرمند آدمی تھا جو کہ گھنٹوں لکڑی اور دھات کی دُکانوں پر صرف کرتا تھا۔ یاک سانئرَ کو نہایت دلچسپ محسوس ہوتا تھا کہ وہ ایک مشہور فنکار کے خاکوں پر کام کر کے اُس کی تخلیق کی ہوئی چیزیں بنائے۔ لیونارڈو کی ڈائریاں پڑھ کر معلوم ہوتا تھا کہ یہ فنکار کتنا ذہین اور ہنرمند تھا۔ ڈاونچی نے درجنوں ایسی چیزوں کے خاکے بنائے تھے جو کہ وہ اپنی زندگی میں تیار نہیں کر سکا تھا۔ یاک سانئرَ اُس

کے ایسے خاکوں پر کام کرتا تھا جن پر آج تک کسی نے کام نہیں کیا تھا۔ عجیب و غریب گھڑیاں، خُفیہ ڈبے وغیرہ۔

''اُس نے بچپن میں ایسا ہی ایک ڈبہ میرے لئے بنایا تھا'' سوفی نے کہا۔ ''لیکن اِتنا بڑا ڈبہ تو میں نے اُس کے پاس کبھی نہیں دیکھا تھا''۔

لینگڈن کی آنکھیں ابھی تک ڈبے پر جمی ہوئی تھیں۔ ''میں نے اِس پُر اسرار چیز کے بارے میں کبھی نہیں سُنا''۔

سوفی حیران نہیں تھی۔ لیونارڈو کی کئی تخلیق کردہ چیزوں پر کبھی کوئی تحقیق نہیں ہوئی تھی نہ ہی اُنہیں کوئی نام دیا گیا تھا۔ کرپیٹکس (Cryptex) ایک ایسا نام تھا جو اِس کے نانا نے اِس چیز کو دیا تھا۔ ایک ایسی ایجاد جو کہ کرپٹالوجی کو استعمال کرتی ہے۔

سوفی جانتی تھی کہ لیونارڈو بھی کرپٹالوجی کے ابتدائی ماہرین میں سے ایک تھا۔ اگر چہ اِس معاملے میں اُس کا نام کم ہی لیا جاتا تھا۔ یونیورسٹی میں سوفی کے اُستاد اُسے پڑھانے اور کرپٹالوجی کے عملی تجربات سے گُزارنے کے دوران جدید ماہرین 'زِمرمین' اور 'شنائر' کی تعریف کرتے تھے مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ Public Key Encryption کے حوالے سے سب سے پہلا ماہر ڈاونچی ہی تھا جس نے سینکڑوں سال پہلے اِس پر کام کیا تھا اور یہ بات بھی اُسے اُس کے نانا نے بتائی تھی۔ دُنیا کے کئی عظیم آدمیوں نے معلومات اور اطلاعات کی حفاظت کیلئے کئی کوڈ بنائے تھے، جیسا کہ جولئیس سیزر کا سیزر باکس کوڈ اور سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کا کوڈ نہایت مشہور تھے۔ نہایت ہی قابل عرب سائنسدان ابو یوسف اسمعیل الکندی بھی اپنے رازوں کی حفاظت کیلئے بیش جہتی متبادل کوڈ استعمال کرتا تھا۔ البتہ ڈاونچی نے ریاضی اور کرپٹالوجی کا استعمال نہایت ہی میکانکی طریقے سے کیا تھا۔ کرپیٹکس۔ ایک ایسی بوتل، یا سائلنڈر جس میں خطوط، نقشے، خاکے یا کوئی بھی دستاویز چھُپائی جا سکے۔ جب ایک دفعہ اِس میں معلومات چھُپا دی جائیں تو صحیح پاس ورڈ کے ساتھ ہی اِسے کھولا جا سکتا ہے۔

''ہمیں پاس ورڈ چاہیئے''۔ سوفی نے حُروف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ بریف کیس کے لاک کی طرح کام کرتا ہے۔ جب ہم تمام حروف کو ایسی صورت میں ملائیں گے کہ پاس ورڈ بن جائے تو یہ خود بخود کھُل جائے گا۔ اِس میں پانچ ڈائل ہیں یعنی کہ پاس ورڈ پانچ الفاظ پر مُشتمل ہوگا''۔

''اور اِس کے اندر؟'' لینگڈن کے چہرے پر گویا سوالیہ نشان تھا۔

''جب یہ سائلنڈر علحدہ ہو جائے گا تو ہم اِس کے اندر موجود چیز کو دیکھ سکتے ہیں''

لینگڈن کو یہ سب نہایت ہی نامُمکن لگ رہا تھا۔ ''تُمہارے نانا نے بچپن میں تُمہیں بھی ایسا ایک بنا کر دیا تھا؟''۔

''ہاں بالکل'' سوفی نے کہا۔ ''ایک نہیں بلکہ کئی، ایک تو میری سالگرہ پر۔ تب میرے نانا نے مُجھے ایک پہیلی بھی بتائی تھی۔ اُس پہیلی کا جواب ہی پاس ورڈ تھا اور جب میں نے پہیلی کا جواب ڈھونڈا اور کرپیٹکس کو کھولا تو اُس میں میری سالگرہ کا کارڈ تھا''۔

''ایک کارڈ کیلئے اتنی محنت''

''نہیں بلکہ کارڈ میں میرے لئے کوئی نہ کوئی اور پہیلی موجود ہوتی تھی۔ میرے نانا کو یہ کھیل بہت پسند تھا۔ وہ گویا مُختلف طریقوں سے مُجھے میری سالگرہ کے تحفے تک پُہنچنے کے راستے بتاتا جو کہ کہیں چھپا کر رکھا ہوتا تھا۔ خزانے کی تلاش گویا میری قابلیت کا

امتحان بھی ہوتی تھی اور اِس کے علاوہ مُجھے فالتو انعام بھی ملتا تھا مگر یہ آزمائشیں آسان نہیں ہوتی تھیں''۔

لینگڈن ابھی تک کرپیٹکس کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ''لیکن ہم اِسے پاس ورڈ کے بغیر ہی کھول کیوں نہیں سکتے۔ یہ پیتل نہایت حساس ہے اور سنگِ مرمر بھی اتنا مضبوط نہیں ہے''۔

سوفی مُسکرا دی۔ ''کیونکہ ڈاونچی بُہت چالاک تھا۔ اُس نے اِسے ایسے بنایا تھا کہ جب کوئی اِسے پاس ورڈ کے بغیر کھولنے کی کوشش کرے تو یہ اپنے آپ کو خود تباہ کر دے، اِس کے اندر موجود دستاویز تباہ ہو جائے۔ یہ دیکھو''۔ سوفی نے ڈبے میں سے سائلنڈر نکال لیا۔

''اِس میں دستاویزات تہہ کر کے ڈالی جاتی ہیں، اور یہ دستاویزات بانس کے پتوں کے بنے کاغذ پر لکھی جاتی ہیں جو کہ تہہ ہونے کے بعد بھی کافی عرصہ تک خراب نہیں ہوتا۔ دستاویز اِس میں ڈالنے سے پہلے اِسے نہایت ہی نازک شیشے میں لپیٹ دیا جاتا ہے، اِس شیشے کے اندر مائع ہوتا ہے'' سوفی نے سائلنڈر کو ہلایا۔

''لیکن یہ مائع چیز کیا ہوتی ہے؟''

''ہلکا تیزاب یا پھر سرکہ''

لینگڈن کُچھ دیر خاموش رہا اور پھر بولنے پر مجبور ہو گیا۔ ''زبردست''۔

سرکہ اور دستاویز، اگر کوئی اِس سائلنڈر کو کھولنے کی کوشش کرے تو نہایت ہی حساس شیشہ ٹوٹ جائے گا اور سرکہ دستاویز کو خراب کر ڈالے گا۔ جب تک کوئی اِس پر موجود پیغام پڑھنے کی کوشش کرے گا دستاویز پڑھنے کے قابل نہیں رہے گی۔

''اب تُمہیں سمجھ آیا نا کہ اِس چیز کو کھولنے کیلئے پاس ورڈ چاہیئے۔ یہی واحد طریقہ ہے۔ اور یہ پاس ورڈ پانچ الفاظ پر مُشتمل ہے'' سوفی نے کہا۔ ''چھبیس کو اگر چھبیس دفعہ ضرب دی جائے تو کُل مُمکنات نکل سکتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ بارہ ملین''۔

''اچھا ٹھیک ہے'' لینگڈن کے ذہن میں بھی شاید بارہ ملین سوالات تھے۔ ''لیکن اِس کے اندر کیا اہم چیز ہو سکتی ہے''۔

''جو کُچھ بھی ہو، لیکن اتنا مُجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میرا نانا اِسے نہایت سنبھال کر اور محفوظ رکھے ہوئے تھا۔'' اُس نے ڈبے کو بند کر دیا اور گُلاب کے خوبصورت نقش کو دیکھنے لگی۔ اُسے کوئی چیز پریشان کر رہی تھی۔ ''تُم نے پہلے کہا تھا نا کہ گُلاب ہولی گریل کو ظاہر کرتا ہے''۔

''ہاں بالکُل، پریوری کی علامات میں گُلاب اور گریل گویا ایک ہی چیز ہیں''

سوفی نے اپنی بھنویں سُکیڑیں۔ ''یہ ایک عجیب بات ہے، کیونکہ میرا نانا اکثر مُجھے بتاتا تھا کہ گُلاب کا مطلب راز ہوتا ہے۔ جب وہ گھر میں موجود بنے اپنے کمرے میں کسی اہم کام میں مصروف ہوتا تھا تو دروازے پر گُلاب لگا دیا کرتا تھا، جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ وہ نہیں چاہتا کہ میں اُسے تنگ کروں۔ وہ مُجھے بھی ایسا ہی کرنے کو کہتا تھا۔ اور یہ بھی کہا کرتا تھا کہ ایسا کرنا قدیم رومی رواج ہے''۔

''سب روزا'' لینگڈن نے کہا۔ ''رومی بھی اپنے اہم جلسوں کے دوران سُرخ گُلاب باہر لگایا کرتے تھے۔ آنے والا یہ سمجھ جایا

کرتا تھا کہ یہ کوئی اہم اجلاس ہے اِس لئے وہ تنگ نہین کرتا تھا''۔

لینگڈن نے سوفی کو بتایا کہ گُلاب کا مطلب صرف راز ہی نہیں تھا بلکہ پر یوری اِسے گریل کی علامت کے طور پر بھی استعمال کرتی تھی۔ رگوسا کا گُلاب جو کہ ایک قدیم قسم کا پودا تھا، جس کی پانچ پیتاں ہوتی تھیں۔ جیسا کے زہرہ کے پانچ کونے۔ مُقدّس تانیث۔

''رابرٹ، تُم ٹھیک تو ہو؟''

رابرٹ کی آنکھیں ڈبے پر جمی ہوئی تھیں۔ ''سب روزا'' وہ منمنایا۔ اُس کے چہرے پر خوف اور حیرت کے سائے تھے۔ ''ایسا نہیں ہوسکتا''

''کیا؟'' سوفی کے لہجے میں تجسّس تھا۔

لینگڈن نے آہستگی سے اپنی نظریں اوپر اُٹھائیں۔ ''اِس علامت کے حساب سے'' اُس نے سرگوشی میں اپنی بات جاری رکھی۔

''اِس سائلنڈر میں جو کُچھ ہے، وہ مُجھے معلوم ہے کہ کیا ہے؟''

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کو اپنے خیالات پر بھی بمشکل ہی بھروسہ تھا۔ یہ بھی بس ایک عام سا خیال ہی تھا مگر یہ سوچتے ہوئے کہ یہ سائلنڈر اُن تک کس نے پہنچایا ہے، اور کن حالات میں پہنچایا ہے، لینگڈن نے جو نتیجہ نکالا تھا وہ ایک ہی تھا۔ اُس کے خیال میں یہ پر یوری کا خُفیہ پتھر تھا۔ اِس کے بارے میں ایک داستان مشہور تھی جس میں لکھا ہوا تھا۔ قیمتی پتھر گُلاب کے نشان کے نیچے ہے۔

''رابرٹ'' سوفی ایک بار پھر اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔ ''کیا ہوا؟''

لینگڈن کو اپنی مُنتشر سوچوں کو سنبھالنے میں چند لمحے لگے۔ ''کیا تُمہارے نانا نے کبھی تُم سے لاکلیف ڈی وائیٹ کا زکر کیا؟''

''والٹ کی چابی'' سوفی نے فرانسیسی الفاظ کا ترجمہ کیا۔

''نہیں اِس کا ترجمہ یہ نہیں ہے، وائیٹ کا مطلب والٹ نہیں ہے بلکہ ایسا چھت ہے جس میں کوئی خانہ ہو''

''لیکن ایسے خانے جو چھتوں کے اندر بنائے جاتے ہیں اُن کی کوئی چابیاں تو ہوتی نہین'' سوفی نے کہا۔

''ہوتی ہیں۔ دراصل ایسے خانے محراب نُما دروازوں میں بنائے جاتے ہیں اور ایک تکونا پتھر سب سے اوپر ہوتا ہے جو کہ تمام وزن برداشت کرتا ہے۔ اِسے تعمیراتی زبان میں قیمتی پتھر یا سنگِ کُلید کہتے ہیں۔ انگریزی میں اِسے Keystone کہا جاتا ہے''

سوفی نے کندھے اُچکائے۔ وہ سائلنڈر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''لیکن یقیناً یہ کوئی پتھر نہیں ہے''

لینگڈن مناسب الفاظ تلاش کر رہا تھا۔ قیمتی پتھر معماروں کا ایک خاص طریقہ کار تھا جو کہ وہ خوبصورت محرابی عمارتوں میں استعمال کرتے تھے۔ فری میسن اِس کام میں اتنے ماہر تھے کہ اُنہوں نے اِسے راز کے طور پر سنبھالا ہوا تھا اور وہ اِس راز کی نہایت جانفشانی سے حفاظت کرتے تھے۔ یہ سب کُچھ آپس میں تعلق رکھتا تھا۔ لیکن سائلنڈر کافی مُختلف چیز تھی۔ یہ پر یوری کا

قیمتی پتھر ہے کیا؟ اگر یہ وہی تھا تو لینگڈن کی یہ سوچ غلط تھی۔

''پر یوری کے قیمتی پتھر کے بارے میں مُجھے کُچھ زیادہ علم نہیں'' لینگڈن نے اعتراف کیا۔ ''ہولی گریل میں میری دلچسپی بھی صرف علامات کی حد تک ہے۔ اِسی لئے میں نے کبھی اُن کہانیوں کی طرف دھیان نہیں دیا جو کہ اُسے تلاش کرنے سے مُتعلق ہیں''

سوفی کی بھنویں تن گئیں۔ ''ہولی گریل ڈھونڈنے سے مُتعلق؟''

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ اُس نے اپنے اگلے الفاظ نہایت احتیاط سے چُنے تھے۔ ''پر یوری کے مُطابق۔ قیمتی پتھر دراصل کوئی پتھر نہیں بلکہ یہ ایک نقشہ ہے۔۔ ایک ایسا نقشہ جو کہ ہولی گریل کہ پوشیدہ مقام تک رہنمائی کرتا ہے''۔

سوفی ہونق چہرے سے لینگڈن کو دیکھتی رہ گئی۔ ''تُم سوچ رہے ہو کہ اِس میں نقشہ ہے''

لینگڈن کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔ اُسے خود یہ ناممکن لگ رہا تھا اور پھر بھی منطقی طور پر وہ جس نتیجے تک پہنچا تھا وہ یہی تھا۔ ایک قیمتی پتھر، جو کہ پھول کے نیچے محفوظ ہے۔

یہ خیال کہ یہ کرپٹیکس دراصل پر یوری کے ایک گرانڈ ماسٹر لیونارڈو ڈاونچی کی تخلیق ہے، دراصل ایک اور اشارہ دے رہا تھا کہ یہ پتھر دراصل پر یوری سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ ایک گرانڈ ماسٹر کی تخلیق، جسے ایک اور گرانڈ ماسٹر نے صدیوں بعد جسم دیا۔

پچھلے دس پندرہ سالوں سے، مئورخین اور محققین اِس پتھر کو فرانس کے گرجا گھروں میں تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ گریل کھوجنے والے، پر یوری کی تاریخ جانے والے سب یہی کہتے تھے کہ کلیف ڈی وائیٹ واقعی ایک تکونا پتھر ہے، جو کہ کسی گرجا کی محراب میں رکھا ہوا ہے اور اُس کے اوپر گُلاب کا نشان بنا ہوا ہے۔ تعمیرات کی دُنیا میں گُلاب کی کوئی کمی نہیں تھی۔ گلاب کی کھڑکیاں، گُلاب کی کُندگی، اور اُس کے علاوہ پانچ پتیوں والے گُلاب کا ڈیزائن جو کہ محرابوں پر بھی بنایا جاتا ہے بالکُل اُس پتھر کے اوپر جسے تعمیراتی زبان میں قیمتی پتھر کہا جاتا ہے۔ گویا قیمتی پتھر کو جہاں چھُپایا گیا تھا وہ جگہ بالکُل سادہ تھی۔ یعنی کہ ہولی گریل کے پوشیدہ مقام کا نقشہ کسی گرجا کے قیمتی پتھر میں محفوظ تھا۔

''یہ کرپٹیکس، قیمتی پتھر نہیں ہے'' سوفی نے زور ڈالا۔ ''یہ اتنا پُرانا نہیں ہے۔ میں پُر یقین ہوں کہ میرے نانا نے اِسے بنایا ہے۔ یہ گریل کی کہانیوں کا حصّہ نہیں ہوسکتا''۔

''دراصل''۔ لینگڈن نے جواب دیا، اُسے اپنی رگوں میں ایک جوش سا محسوس ہو رہا تھا۔ ''مُحققین کو یہ یقین ہے کہ وہ قیمتی پتھر پر یوری کے کسی رُکن نے ہی پچھلے بیس پچیس سالوں میں کبھی بنایا ہے''۔

سوفی کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔ ''لیکن اگر یہ کرپٹیکس ہولی گریل تک پہنچنے کا رستہ بتاتا ہے تو میرا نانا اِسے مُجھ تک کیوں پہنچانا چاہتا تھا؟ مُجھے تو اِس کے پاس ورڈ کا بھی پتہ نہیں اور ہولی گریل کے بارے میں تو میں کُچھ بھی نہیں جانتی''۔

لینگڈن اُس کی حیرت کی وجہ جانتا تھا۔ اُس نے ابھی تک سوفی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ ہولی گریل کیا چیز ہوسکتی ہے۔ اُس کے خیال میں ابھی اُسے بتانے وقت نہیں تھا ابھی اُنہیں اپنی توجہ سائلنڈر پر مرکوز کرنی چاہئیے۔ اگر یہ قیمتی پتھر ہے تو۔۔۔

گاڑی کے بُلٹ پروف پہیے چلنے کی آواز آ رہی تھی۔ لینگڈن نے سوفی کو وہ سب کُچھ بتا دیا جو کہ وہ قیمتی پتھر کے بارے میں جانتا

تھا۔صدیوں سے اِس بات کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ دراصل پریوری کا سب سے طاقتور راز یہی ہولی گریل کا راز ہے۔اور حفاظت کی غرض سے اِس کے بارے میں کبھی کُچھ لکھا نہیں گیا تھا۔بس یہ زبانی کلامی ہی پریوری کے گرانڈ ماسٹر کے ذریعے دوسرے گرانڈ ماسٹر تک پہنچتا تھا۔البتہ پچھلے سو سال سے یہ بات بھی سامنے آ رہی تھی کہ جدید ترقی کی وجہ سے پریوری نے بھی اپنا طریقہ کار تبدیل کرلیا ہے۔اِس لئے پریوری کے ارکان نے یہ حلف لیا تھا کہ آئندہ اِس راز کے بارے میں کبھی زبان سے کُچھ بولا نہیں جائے گا۔

''لیکن پھر وہ اپنا راز ایک نسل سے دوسری نسل تک کیسے پہنچاتے رہے؟'' سوفی نے پوچھا۔

''یہاں پر ہمیں قیمتی پتھر کی سمجھ آتی ہے'' لینگڈن نے سلسلہ جوڑا۔''جب سے سنئر ارکان میں سے ایک مر جاتا ہے، تو بقایا تین ارکان نچلے درجوں سے ایک رُکن چُنتے ہیں جو اُس کی جگہ لے سکے۔وہ اُس کو یہ بتانے کی بجائے کہ ہولی گریل کہاں چھُپائی گئی ہے اُسے ایک آزمائش سے گُزارتے ہیں جو کہ اِس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ وہ راز سنبھالنے کا اہل ہے''۔

''اِس کا مطلب ہے کہ قیمتی پتھر ہی ایک آزمائش ہے'' سوفی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''اگر کوئی رُکن اُسے کھول لیتا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ اِس میں دی گئی معلومات کو سنبھالنے کا اہل ہے''۔

لینگڈن نے بھی سر ہلا دیا۔''میں یہ بھول گیا کہ تُم بھی ایسی ہی ایک آزمائش سے گُزر چُکی ہو''۔

''صرف اپنے نانا کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی نوکری میں بھی میں ایسی کئی آزمائشوں سے گُزر چُکی ہوں''۔

لینگڈن چند لمحے ہچکچایا۔''سوفی اگر تُمہیں یہ احساس ہے کہ یہ دراصل وہ قیمتی پتھر ہے تو پھر تُمہارے نانا کے پاس اِس کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ وہ پریوری کا کافی طاقتور ممبر تھا۔وہ اُن کے سب سے اونچے چار ارکان میں سے تھا''۔

سوفی نے سانس بھری۔''وہ ایک خُفیہ تنظیم کا طاقتور رُکن تھا۔مُجھے یقین ہے اور میرا خیال بھی پریوری کی طرف ہی جا رہا ہے''۔

لینگڈن بولا۔''کیا تُم جانتی ہو کہ وہ کسی خُفیہ تنظیم کا رُکن تھا؟''

''دس سال پہلے میں نے ایسا کُچھ دیکھا تھا جس کے بعد سے میں اپنے نانا سے کبھی نہیں ملی'' وہ رُکی۔''میرا نانا میرے خیال سے صرف چار ارکان میں سے ہی نہیں تھا بلکہ وہ اُن سے بھی اوپر تھا''۔

لینگڈن کو اپنے کانوں پر یقین نہیں تھا، جو کُچھ سوفی نے کہا تھا۔''گراند ماسٹر؟ لیکن۔۔۔تُم یہ کیسے کہہ سکتی ہو؟''۔

''میں اِس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی'' سوفی پرے دیکھنا شُروع ہوگئی۔اُس کے چہرے پر جذبات کا سمندر تھا۔

لینگڈن ہکا بکا اور خاموش بیٹھا ہوا تھا۔یاک سانئرَ گرانڈ ماسٹر تھا؟لینگڈن جانتا تھا کہ اگر یہ بات سچ ہے تو اِس کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔پھر بھی اُس کی چھٹی حس بھی اِس بات کی تائید کر رہی تھی۔پریوری کے پچھلے کئی گرانڈ ماسٹر مشہور شخصیات تھے جو کہ لوگوں میں کافی مقبول تھے۔اِس بات کا ثبوت کئی سال پہلے پیرس نیشنل لائبریری سے برآمد ہونے والی خُفیہ دستاویزات سے ملا تھا۔تقریباً ہر ایک مئورخ اور محقق جو کہ گریل کی تاریخ میں دلچسپی رکھتا تھا اُس نے یہ خُفیہ دستاویزات پڑھی تھیں اور اُن پر تصدیق کی مہر بھی ثبت کی تھی کی یہ دستاویزات کوئی جھوٹ کا پلندہ نہیں ہیں۔اِن دستاویزات سے مُحققین کی کئی معلومات کی تصدیق ہوئی

تھی، جن میں پریوری کے گرانڈ ماسٹروں کے نام بھی تھے۔اِن میں لیونارڈو ڈاونچی، سانڈرو بوتچیلی، سر آئزک نیوٹن اور وکٹر ہیوگو شامل تھے۔اور اِس کے علاوہ بالکُل جدید لوگوں میں، یاں کوکٹیو جو کہ پیرس کا ایک فنکار تھا۔

یاک سانئرَ کا گرانڈ ماسٹر ہونا بھی مُمکنات میں سے تھا۔

لینگڈن نے حیرت سے دوبارہ سوچا۔یاک سانئرَ آج رات اُس سے ملنا چاہتا تھا۔پریوری کا ایک گرانڈ ماسٹر رابرٹ لینگڈن سے ملنا چاہتا تھا۔کیوں؟ کیا مُقدّس علامات کے بارے میں کوئی تبادلہِ خیال کرنے؟ یہ بات مُمکن نظر نہیں آ رہی تھی۔لینگڈن کا اندازہ درست تھا۔پریوری کے گرانڈ ماسٹر نے تنظیم کا تاریخی پتھر اپنی نواسی کے حوالے کرنے کیلئے کوشش کی تھی اور لینگڈن کو مدد کیلئے پُکارا تھا۔یہ نہ سمجھ آنے والی بات تھی۔لینگڈن کے خیال میں کوئی ایسی توضیح نہیں تھی جو کہ سانئرَ کے رویّے اور اُس کی حرکات کے سمجھنے میں مددگار ہوتی۔اگر سانئرَ کو اپنی موت کا یقین تھا تو اُس کے بعد اُس کے تین نائب بھی موجود تھے، جو یقیناً یہ راز جانتے تھے اور اِس کے مُحافظ تھے۔سانئرَ نے اِس پتھر کے سلسلے میں اپنی نواسی کا خطرہ کیوں مول لیا؟، کیوں یہ قیمتی راز اُسے بتانے کی کوشش کی، خاص کر اُس وقت جب وہ دونوں ایک دوسرے سے رابطے میں بھی نہیں تھے۔اور پھر اُس نے لینگڈن کو مُلوّث کرنے کی کوشش کیوں کی۔ایک بالکُل ہی انجانے آدمی کو؟

ابھی اِس پُراسرار مُعمّے کے حل میں کسی اشارے کی کمی ضرور ہے، لینگڈن نے سوچا۔

گاڑی کے انجن کی آہستہ ہوتی آواز نے اُن دونوں کو خیالات سے نکال دیا۔گاڑی کسی کچے راستے پر چلتی محسوس ہو رہی تھی۔ورنٹ نے تو کہا تھا کہ وہ اُنہیں شہر سے باہر لے جائے گا۔سوفی نے لینگڈن کو بے چین نظروں سے دیکھا اور جلدی سے سائلنڈر کو ڈبے میں ڈال کے اُسے اپنے سینے سے لگا لیا۔لینگڈن نے اپنی جیکٹ پہن لی۔ٹرک رُک گیا مگر اُس کے چلتے ہوئے انجن کی آواز آ رہی تھی۔اچانک ٹرک کا عقبی دروازہ کھُلا۔شاید وہ درختوں کے کسی جھُنڈ میں تھے اور یہ جگہ سڑک سے بھی کافی دور تھی۔اِسی لمحے ورنٹ نمودار ہوا۔اُس کی آنکھوں اور چہرے سے اُس کی سوچ میں موجود کھچاؤ کا اظہار ہو رہا تھا۔اُس کے ہاتھ میں پستول تھا۔

''تُم دونوں قاتل ہو''۔اُس کا لہجہ سرد تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ورنٹ پستول کے ساتھ عجیب دکھائی دے رہا تھا۔اُس کی آنکھوں میں عجیب و غریب چمک تھی جو لینگڈن کو اچھی محسوس نہ ہوئی۔

''یہ ڈبہ نیچے رکھ دو''۔ورنٹ نے پستول لہرایا۔''جلدی کرو''۔

سوفی نے ابھی تک ڈبہ اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔''تُم تو بتا رہے تھے کہ میرا نانا تُمہارا دوست تھا''۔

''سانئرَ کی چھوڑی ہوئی اشیاء کی حفاظت میرا فرض ہے'' ورنٹ بولا۔''اِسی لئے میں تُمہیں یہ حُکم دے رہا ہوں کہ ڈبہ نیچے رکھ دو''۔

''میرا نانا یہ ڈبہ مُجھ تک پہنچانا چاہتا تھا''۔سوفی نے کہا۔

''جلدی کرو'' ورنٹ نے پستول لہرایا۔لیگنڈن نے دیکھا کہ اب پستول کا رُخ اُس کی طرف ہے۔

''لینگڈن'' ورنٹ بولا۔''تُم یہ ڈبہ میری طرف لاؤ۔اور خبردار رہنا میں تُم پر گولی چلاتے ہوئے نہیں ہچکچاؤں گا''۔

لینگڈن نے بے یقینی سے ادھیڑ عُمر بنکر کو دیکھا۔''تُم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟''

''تُمہارا کیا خیال ہے؟'' ورنٹ نے ترش انگریزی لہجے میں کہا۔''اپنے گاہکوں کی اشیاء کی حفاظت کیلئے''

''ہم تُمہارے گاہک ہیں''۔سوفی نے کہا۔

ورنٹ کے تاثُرات بالکُل سرد تھے۔''مادام نیویو! مُجھے یہ نہیں معلوم کہ آپ کو یہ چابی اور اکاؤنٹ نمبر کہاں سے ملا، لیکن مُجھے اِس بات کا یقین ہے کہ اِس واقعے میں کُچھ لوگوں کی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں، اگر مُجھے معلوم ہوتا تو میں تُمہیں بینک سے باہر نکالتا''۔

''میں تُمہیں سب بتا چُکی ہوں''۔سوفی نے کہا۔''میرے نانا کے قتل سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے''۔

ورنٹ نے لینگڈن کو دیکھا۔''ریڈیو پر یہ بتایا جا رہا ہے کہ تُم پر صرف یاک سانئر ہی نہیں، بلکہ تین اور آدمیوں کے قتل کا الزام بھی ہے''

''کیا؟؟؟؟''لینگڈن یکدم ساکت ہو گیا۔تین اور قتل؟؟ اُسے اِس بات کی کم حیرت تھی کہ الزام اُس پر ہے، حیران تو وہ اِس بات پر زیادہ تھا کہ مقتول بھی تین تھے۔لینگڈن کی آنکھیں ڈبے پر مرکوز ہو گئیں۔اگر تمام نائب بھی قتل ہو گئے تھے تو سانئر کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔اُسے یہ پتھر کسی نہ کسی کو تو دینا ہی تھا۔

''تُم لوگوں نے قتل کئے یا نہیں یہ پتہ چلانا پولیس کا کام ہے'' ورنٹ نے کہا۔''میں اپنے بینک کی بدنامی کا خطرہ مول لے نہیں سکتا''۔

سوفی نے ورنٹ کو گھورا۔''تُم ہمیں پولیس کے حوالے نہیں کرنا چاہتے اگر ایسا ہوتا تو تُم ہمیں یہاں تک لے کر نہ آتے''۔

''اِسی لئے تُمہارے نانا نے میری خدمات حاصل کی تھیں۔۔۔اپنی اشیاء کی حفاظت کیلئے۔۔اِس ڈبے میں جو کُچھ بھی ہے، میں اِس چیز کو پولیس کی تفتیش کا حصہ نہیں بننے دوں گا۔لینگڈن! ڈبہ میرے حوالے کر دو''۔

''ایسا مت کرو'' سوفی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔پستول گرجا اور ایک گولی اُن کے سروں پر سے ہوتی ہوئی ٹرک کی فولادی چادر کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ٹرک کا پچھلا حصہ دھماکے سے کانپ گیا تھا۔گولی کا خالی کھوکھا فرش پر آ کر گرا تھا۔

لینگڈن اپنی جگہ جم سا گیا۔

ورنٹ اب مزید اعتماد سے بول رہا تھا۔''لینگڈن، ڈبہ اُٹھاؤ''۔

لینگڈن نے ڈبہ اُٹھالیا۔

''اب اِسے میرے پاس لے کر آؤ'' ورنٹ اُس پر پستول تانے ہوئے تھا۔وہ ٹرک کے بمپر کے ساتھ ہی کھڑا تھا اور اُس کا پستول والا ہاتھ ٹرک کے عقبی حصے کے اندر تھا۔لینگڈن ڈبہ ہاتھ میں لئے دروازے کی طرف بڑھا۔

مُجھے کُچھ کرنا چاہیئے۔اُس نے سوچا۔میں پریوری کا قیمتی پتھر اِس کے حوالے کرنے جا رہا ہوں۔لینگڈن دروازے سے مزید قریب ہو گیا تھا۔اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے اُسے فائدہ حاصل تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ اِس فائدے کو کِس طرح استعمال کرے۔ورنٹ نے اُس پر پستول تانا ہوا تھا مگر پستول کی نال لینگڈن کے گھٹنوں کی سیدھ میں تھی۔شاید اِس کو نپی تُلی لات مارنی پڑے۔لیکن جب لینگڈن نزدیک پہنچا تو ورنٹ چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔شاید اُسے بھی اِس خطرے کا احساس تھا۔

''ڈبہ دروازے کے سامنے رکھو'' ورنٹ نے حُکم جاری کیا۔

لینگڈن جانتا تھا کہ اب اُس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے، وہ گھٹنوں کے بل جھُکا اور ڈبہ دروازے کے بالکُل سامنے رکھ دیا۔

''اب کھڑے ہو جاؤ''

لینگڈن سیدھا ہونا شُروع ہوا مگر وہ یکدم رُک گیا، اُس کی نظروں کے سامنے پستول کی گولی کا چھوٹا سا کھوکھا پڑا ہوا تھا۔وہ چند لمحے رُکا اور اُٹھتے ہوئے اُس نے گویا نادانستگی سے اپنا ہاتھ بڑھا کر گولی کے کھوکھے کو چوکھٹ کی طرف دھکیل دیا۔اور آہستگی سے کھڑا ہو کر پیچھے ہٹا۔

''اب پیچھے جاؤ اور دونوں اپنے مُنہ دیوار سے لگا لو''۔

لینگڈن نے حُکم کی تعمیل کی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ورنٹ کو اپنے دل کی دھڑکن میں تیزی محسوس ہوئی۔اُس نے دائیں ہاتھ سے اُن دونوں کو نشانے پر لیا ہوا تھا۔وہ ڈبے کے پاس پہنچا اور بائیں ہاتھ سے اُسے اٹھانے کی کوشش کی۔تب اُسے احساس ہوا کہ ڈبہ کافی بھاری ہے۔اُس نے دونوں پر نگاہ ڈالی اور خطرہ مول لینے کے بارے میں سوچنے لگا۔اُن کے درمیان قریباً پندرہ فُٹ کا فاصلہ تھا اور وہ بالکُل آخری سرے پر تھے۔ورنٹ نے جلدی سے پستول بمپر پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے ڈبہ اُٹھا کر باہر رکھا اور پھر تیزی پستول اُٹھا کر ایک بار پھر اُن دونوں کو نشانے پر لے لیا۔وہ دونوں ساکت تھے۔

زبردست۔اب صرف دروازہ بند کرنا باقی تھا۔ڈبہ زمین پر ہی پڑا ہوا تھا۔ورنٹ نے دروازے دھکیلا۔اور اُس کی چٹخنی پکڑ لی تا کہ اُسے بند کر سکے۔دروازہ ایک ہلکے دھماکے کے ساتھ بند ہو گیا۔اُس نے چٹخنی کو پکڑا اور اُسے بند کرنے کی کوشش کی۔لیکن کُنڈا تھوڑا آگے جا کر رُک گیا۔ورنٹ نے دوبارہ کوشش کی مگر کنڈا ذرا آگے جا کر رُک جاتا تھا۔کیا بکواس ہے؟ لگتا ہے دروازہ مُکمل طور پر بند نہیں ہوا۔اب وہ پریشان ہو گیا تھا۔اُس نے اپنے جسم سے دروازے کو دبایا مگر اِس دفعہ دروازہ ایک دم باہر کی طرف کھُلا اور ورنٹ کو محسوس ہوا کہ اُس کے چہرے پر کسی نے ہتھوڑا مار ڈالا ہے۔وہ کمر کے بل زمین پر گر پڑا۔پستول اُس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔اُسے اپنی ناک سے خُون نکلتا محسوس ہو رہا تھا جس کی گرمی اُسے اپنے ہونٹوں پر محسوس ہوئی۔اُسی وقت لینگڈن نے باہر چھلانگ لگائی۔ورنٹ نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا اور وہ دوبارہ گر

پڑا۔ سوفی چلّا رہی تھی۔ کُچھ دیر بعد ورنٹ کو اپنے آس پاس گرد کے بگولے اُٹھتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اُس نے ٹرک کے ٹائروں کے گھومنے کی آواز سُنی اور ساتھ ہی ہلکے سے دھماکے کی آواز بھی سُنائی دی۔ اُس نے دیکھا کہ ٹرک آگے جا کر ایک درخت سے جا ٹکرایا ہے۔ ٹرک کا انجن چنگھاڑ رہا تھا۔ آخر کار ٹرک کا بمپر درخت کی گرفت سے آزاد ہوا اور ٹرک مُڑ کر سڑک کی طرف جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر رواں دواں تھا۔

ورنٹ بے بس ولاچار زمین پر پڑا تھا، اُس نے اپنے اردگرد نگاہ دوڑائی مگر اُسے کُچھ بھی پڑا نظر نہ آیا۔

لینگڈن اور سوفی وہ ڈبہ ساتھ لے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

بغیر نمبر کے فیئٹ سیڈان گاڑی، کاسل گانڈولفو سے نکل کر البن کی پہاڑیوں سے نیچے وادی کی طرف رواں دواں تھی۔ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے ارنگروسا کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ تھی۔ اُسے گود میں رکھے بریف کیس کا وزن محسوس ہو رہا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ مُعلّم سے مل کر بریف کیس اُس کے حوالے کر دے۔

بیس ملین یورو۔ اگر چہ یہ ایک بہت بڑی رقم تھی مگر ارنگروسا اِس رقم سے جو فائدہ حاصل کرنے والا تھا وہ اِس سے کہیں زیادہ تھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ مُعلّم کو اب تک رابطہ کر لینا چاہئیے تھا۔ اُس نے اپنی پوشاک سے موبائل فون نکالا اور سگنل چیک کرنے لگا جو کہ کافی کم تھے۔

''یہاں موبائل کی سروس بہت خراب ہوتی ہے'' ڈرائیور نے عقبی شیشے میں ارنگروسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تقریباً پانچ منٹ میں ہم پہاڑی علاقے سے باہر ہوں گے تو سروس ٹھیک ہو جائے گی''۔

''شُکریہ'' ارنگروسا مُتفکّر ہو رہا تھا۔ یہاں سگنل بہت کم آتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ مُعلّم اُس سے رابطے کی کوشش کرتا رہا ہو، یا پھر یہ بھی مُمکن تھا کہ اُن کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہو۔ ارنگروسا نے موبائل کا وائس میل باکس دیکھا۔ لیکن اُس میں بھی کوئی پیغام نہیں تھا۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ مُعلّم وائس میل پر کوئی پیغام نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہ کافی احتیاط پسند لگتا تھا۔ آج کل کے جدید دور میں موبائل فون اور ٹیلی فون کا استعمال خطرے سے خالی نہیں تھا۔ خود مُعلّم کا ذریعہ معلومات بھی یہی سلسلہ تھا۔ اِسی وجہ سے وہ بہت مُحتاط تھا۔ معلّم نے اِسی احتیاط پسندی کی بدولت ارنگروسا کو رابطے کیلئے کوئی نمبر بھی نہیں دیا تھا۔ اُس نے ارنگروسا سے کہا تھا کہ وہ خود ہی رابطہ کرے گا۔ ارنگروسا کو احساس ہوا کہ شاید کمزور سگنل کی وجہ سے معلم اُس سے رابطہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ ارنگروسا کو خدشہ تھا کہ معلّم اُسے غلط نہ سمجھ رہا ہو۔ اُس کے ماتھے پر پسینے بہنے لگے۔۔۔۔ کہیں وہ یہ نہ سمجھ بیٹھا ہو کہ میں رقم لے کر بھاگ گیا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

خالی سڑک پر ٹرک قریباً ساٹھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا تھا۔ ٹرک کا ٹُوٹا ہوا بمپر مُسلسل کھڑکھڑا رہا تھا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ اُنہیں مزید دُور چلے جانا چاہیے۔ اُسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس سمت کو سفر کر رہے ہیں۔ ٹرک کی ایک ہیڈ لائٹ

ٹُوٹ چکی تھی اور دوسری لائٹ بمپر کے ٹُوٹنے کی وجہ سے ٹرک کے درمیان میں آ گئی تھی۔ اِس کی روشنی سڑک کے اطراف میں درختوں پر پڑ رہی تھی۔ سوفی پسنجر سیٹ پر بیٹھی ہوئی اپنی گود میں رکھے ہوئے ڈبے کو خالی خالی آنکھوں سے گھُور رہی تھی۔

''تُم ٹھیک تو ہو نا؟'' لینگڈن نے کہا۔

سوفی لرز رہی تھی۔ ''کیا تُم اُس پر یقین رکھتے ہو؟''

''تین مزید افراد کا قتل اِس بات کو کافی واضح کر رہا ہے کہ تُمہارا نانا یہ چابی تُم تک پہنچانے کیلئے اِتنا بے چین کیوں تھا؟ اور اِس کے علاوہ یہ بھی کہ فاشے مُجھے گرفتار کرنے کیلئے اتنا زور کیوں لگا رہا ہے؟''

''نہیں میرا اشارہ ورنٹ کی طرف ہے کہ وہ اپنے بینک کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا''۔

''کیوں؟''

''قیمتی پتھر حاصل کر کے''۔

لینگڈن نے فی الحال اِس طرف توجہ نہیں دی تھی۔ ''اُسے تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ اس ڈبے میں کیا ہے؟''

''یہ ڈبہ اُس کے بینک میں تھا۔ اور وہ میرے نانا کا اچھا دوست بھی تھا۔ ہوسکتا ہے وہ خود ہولی گریل حاصل کرنے کا خواہشمند ہو''۔

لینگڈن ورنٹ کے بارے میں اِن خیالات سے مُتفق نہیں تھا۔ ''میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ لوگ دو ہی وجوہات کی بناء پر ہولی گریل ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا تو وہ اِتنے سیدھے سادے ہوتے ہیں کہ وہ صرف عیسیٰ کا پیالہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر''۔

''یا پھر؟'' سوفی نے پوچھا۔

''یا یہ کہ وہ سچ جانتے ہیں اور اِس سے خوفزدہ ہیں۔ تاریخ میں کئی ایسے لوگ بھی گُزرے ہیں جنھوں نے گریل تباہ کرنے کی کوشش بھی کی''۔

سوفی کُچھ نہ بولی۔ خاموشی میں ٹرک کے بمپر کی آواز آ رہی تھی۔ اُنہیں چلے ہوئے قریباً دس منٹ ہوئے تھے اور وہ چند کلومیٹر کا فاصلہ طے کر چکے تھے۔ لینگڈن کو ٹرک کے آگے والی چمکتی روشنی نظر آ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ خطرناک بات ہے۔ اگر سڑک پر کوئی اور گاڑی آئے گی تو ٹرک کی حالت اُن کی طرف توجہ مبذول کروائے گی۔ اُس نے ٹرک کو سڑک سے اُتار کر ایک طرف روک دیا۔

''میں دیکھتا ہوں کہ یہ بمپر سیدھا ہوسکتا ہے یا نہیں؟''۔

وہ ٹرک سے اُترا اور بمپر کی طرف بڑھا۔ آج کی رات اُس پر دو تین دفعہ پستول تانا گیا تھا۔ اُس نے ٹھنڈی ہوا میں سانس لیا اور اپنے آپ کو پُرسکون کرنے کی کوشش کی۔ اُسے احساس تھا کہ اب وہ ایک مفرور ہے، اور اُس کے پاس تاریخ کی سب سے زیادہ کھوجی جانے والی چیز کے مُتعلق کوئی نقشہ یا اشارہ ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ ڈبہ پریوری تک واپس پہنچانے کے راستے

بھی معدوم ہو چُکے ہیں۔ اُسے تین مزید افراد کے قتل کی خبر مل چُکی تھی۔ یقیناً وہ پریوری کے تین نائب ارکان تھے۔ اور اُن کا قتل نہایت خطرناک ثابت ہوسکتا تھا۔ کوئی انجانی طاقت تنظیم کے حفاظتی حصار کو توڑ چُکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ پریوری کی صفوں میں کوئی کالی بھیڑ موجود ہے۔ سنگِ کُلید پریوری تک واپس پہنچانا اب مُشکل ہی نہیں نا ممُکن لگ رہا تھا۔ اگر وہ پریوری سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے تو اِس بات کی کوئی ضمانت نہیں تھی کہ وہ کسی وفادار رُکن تک پہنچ سکتے ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی پریوری کا قیمتی راز سوفی اور لینگڈن کے پاس تھا۔ ٹرک کے اگلے حصے کی حالت لینگڈن کی توقع سے زیادہ خراب تھی۔ بائیں ہیڈ لائٹ تو ٹوٹ کر گر چُکی تھی اور دائیں بھی لٹکی ہوئی تھی۔ لینگڈن نے اِسے صحیح کرنے کی ناکام کوشش کی۔ ایک اچھی بات یہ تھی کہ اگلا بمپر بالکُل ٹوٹ چُکا تھا۔ لینگڈن نے اِسے زور سے لات مار کر بالکُل علحدہ کر دیا۔ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ سانئرَ نے اُس کیلئے ٹیلیفون پر پیغام چھوڑا تھا کہ وہ اُسے خاندان کے بارے میں کوئی اہم بات بتانا چاہتا ہے۔ اُس وقت لینگڈن کو یہ بات اتنی اہم نہیں لگی تھی مگر اب اِس کا تعلق پریوری آف سیون سے واضح ہو گیا تھا۔ اب لینگڈن کے دماغ میں قابلِ تحیّر مُمکنات کے بارے میں خیالات جنم لے رہے تھے۔ بمپر اب نیچے گر چُکا تھا۔ لینگڈن نے رُک کر اپنی سانس درست کی اور پھر بمپر گھسیٹ کر درختوں کے جھُنڈ کی طرف لے جانے لگا۔ اُس کے ذہن میں یہ سوال جنم لے رہا تھا کہ اب اُن کی منزل کہاں ہے؟۔ اُسے سائلنڈر کے بارے میں کُچھ معلوم نہیں تھا اور نہ ہی وہ یہ سمجھ پایا تھا کہ سانئرَ نے سائلنڈر تک اُن کی رہنمائی کیوں کی تھی؟۔ بدقسمتی سے وہ دونوں اب پولیس سے مفرور تھے اور اُن کے بچے رہنے کی صورت میں ہی تمام سوالوں کا جواب مل سکتا تھا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ اُنہیں پیشہ ورانہ مدد کی ضرورت ہے۔ ہولی گریل اور پریوری آف سیون کے معاملے میں اُسے صرف ایک ہی شخصیت نظر آ رہی تھی جو اُن کی مدد کر سکتی تھی مگر اُسے شک تھا کہ سوفی اِس بارے میں قائل نہیں ہوگی اور اب تک سوفی کو قائل کرنا اُسے نہایت مُشکل لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بکتر بند ٹرک کے اندر، سوفی لینگڈن کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔ اُسے اپنی گود میں رکھا ڈبہ کافی وزنی محسوس ہو رہا تھا۔ اُس کی سوچ میں بار بار یہ سوال اُٹھ رہے تھے کہ اُس کے نانا نے یہ ڈبہ اُس تک پُہنچانے کی کوشش کیوں کی؟ اُس نے غور کرنے کی کوشش کی کہ اِس بات کے کیا مُحرّکات ہو سکتے ہیں مگر وہ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر پا رہی تھی۔ اُس نے ڈبہ کھولا اور سائلنڈر رُنما کرپٹیکس کو بغور دیکھنا شُروع کیا۔ اُسے اِس پر اپنے نانا کے ہاتھوں کی احساس ہوا۔ یہ ایک نقشہ ہے جو کہ صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو کہ سمجھنے کے قابل ہے۔ اُس نے سائلنڈر کو اُٹھا لیا اور ڈائل پر ہاتھ پھیرے۔ پانچ الفاظ۔ اُس نے پانچوں ڈائل ایک ایک کر کے گھُمائے۔ سائلنڈر کے اندر حرکت شُروع ہوئی۔ اُس نے حروف کی اِس طرح سے ترتیب دیا کہ وہGRAIL کے لفظ کی صورت اختیار کر گئے۔ نرمی سے اُس نے سائلنڈر کے دونوں سروں پر دباؤ ڈالنا شُروع کر دیا۔ اُسے اندر سرکہ بہنے کی آواز سُنائی دی۔ اُس نے ہاتھ روک لئے۔

VINCI

پھر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

VOUTE

کُچھ بھی نہ ہوا۔ سائلنڈر اُسی طرح بند رہا۔

اُس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ اُس نے سائلنڈر ڈبے میں ڈال کر اُسے بند کر دیا اور لینگڈن کو دیکھنے لگی۔ وہ اُس کی شُکر گُزار تھی کہ اُس نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر اُس کا اِتنا ساتھ دیا تھا۔

پی۔ ایس۔ رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔

اب اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اُس کا نانا لینگڈن کو اِس معاملے میں کیوں مُلوّث کرنا چاہتا تھا۔ سوفی کو اپنے نانا کی اِن تمام باتوں، رازوں کی کوئی سمجھ نہیں تھی، اُس کے نانا کو بھی اِس بات کا احساس تھا اِس لئے اُس نے لینگڈن کا انتخاب کیا تھا۔ وہ ایک نہایت مُنجھا ہوا ماہرِ علامات تھا اور اُس کی رہنمائی صحیح سمت میں کر رہا تھا۔ بدقسمتی سے وہ فرانسیسی پولیس کی نظروں میں ایک قاتل اور مفرور بھی تھا۔ اِس کے علاوہ کوئی انجانی طاقت ہولی گریل حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ پتہ نہیں ہولی گریل کیا چیز ہو گی؟ سوفی کو کوئی اندازہ نہیں تھا۔

سوفی یہ سوچ کر رہ گئی کہ کیا یہ راز اُس کی زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے؟۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک اب دوبارہ سڑک پر رواں تھا۔ لینگڈن مُطمئن تھا کہ اب وہ بغیر کسی رُکاوٹ کے سڑک پر چل رہا تھا۔

’’کیا تُمہیں ورسیلز کا راستہ پتہ ہے؟‘‘

سوفی نے لینگڈن کو دیکھا۔ ’’گھومنے پھرنے کیلئے؟‘‘

’’نہیں، میں کُچھ اور سوچ رہا ہوں۔ ورسیلز کے نزدیک ہی ایک مذہبی مئورخ رہتا ہے جس کا نام لی ٹیبنگ ہے۔ مُجھے اُس کا مُکمل پتہ تو معلوم نہیں مگر ہم ڈھونڈ لیں گے۔ میں اُس کی جاگیر پر پہلے بھی جا چُکا ہوں۔ وہ برطانیہ کے شاہی خاندان کا مئورخ بھی رہ چُکا ہے‘‘۔

’’برطانوی مئورخ کا فرانس میں کیا کام؟‘‘

’’گریل کی تلاش ٹیبنگ کی زندگی کا سب سے بڑا مشغلہ ہے۔ پندرہ سال قبل جب سنگِ کُلید کے بارے میں باتیں مشہور ہونا شُروع ہوئیں تو وہ برطانیہ سے فرانس مُنتقل ہو گیا تھا تاکہ اِسے ڈھونڈ سکے۔ وہ اِس موضوع پر کئی کتابیں تصنیف کر چُکا ہے۔ وہ اِس معاملے میں ہمارے لئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے‘‘۔

’’سوفی کی آنکھوں میں شُبہ تھا۔ ’’کیا وہ قابلِ بھروسہ بھی ہے؟‘‘۔

’’بھروسہ؟ کہ وہ ہمیں دھوکہ نہیں دے گا؟‘‘

’’اور ہمیں گرفتار بھی نہیں کروائے گا‘‘ سوفی نے اضافہ کیا۔

''اُسے پولیس والے معاملے میں کُچھ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں''۔

''رابرٹ، کیا تُمھیں اندازہ نہیں کہ فرانس کے تمام ٹیلیویژن پر یہ مُعاملہ چل رہا ہے؟ بیزو فاشے میڈیا کو استعمال کرنا جانتا ہے۔ وہ ہمارے لئے یوں کُھلے عام گھومنا نامُمکن بنا رہا ہے''۔

زبردست۔ رابرٹ نے سوچا۔ فرانس میں میرے ٹیلیویژن کیریر کا آغاز ''پیرس کا سب سے بڑا مفرور۔ رابرٹ لینگڈن'' کے نام سے ہوگا۔ کم از کم میرا ایڈیٹر جوناس کاؤفمین تو بہت خوش ہوگا۔ جب بھی میں خبروں میں ہوتا ہوں اُس کی کتابیں بہت بکتی ہیں۔

''کیا یہ آدمی تُمہارا اچھا دوست ہے؟'' سوفی نے پوچھا۔

لینگڈن کو شک تھا کہ ٹیبنگ ٹیلیویژن بھی دیکھتا ہوگا۔ خاص کر اِس وقت، لیکن پھر بھی سوفی کا خیال دُرست تھا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ ٹیبنگ پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ حالات کو دیکھتے ہوئے ٹیبنگ اُن کی بھرپور مدد کرسکتا تھا۔ کُچھ عرصہ پہلے لینگڈن نے اُس کی مدد کی تھی اور گویا پُرانا اُدھار چُکانے کا وقت آ گیا تھا۔ اِس کے علاوہ ٹیبنگ گریل کا مُحقق بھی تھا اور سوفی کے دعوے کے مُطابق یا ک سانئر پریوری کا گرانڈ ماسٹر تھا۔ ٹیبنگ اُن کی داستان سُن کر ضرور اِس معاملے میں دلچسپی لے گا۔

''ٹیبنگ ایک اچھا مددگار ثابت ہوگا''۔ لینگڈن نے کہا۔ مگر وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اِس کا انحصار اِس بات پر ہے کہ وہ ٹیبنگ کو کِتنا بتاتے ہیں۔

''فاشے نے ہماری گرفتاری پر انعام بھی رکھا ہوگا''۔

لینگڈن ہنس پڑا۔ ''ٹیبنگ پیدائشی جاگیردار ہے، اُس کا تعلق ڈیوک آف لنکاسٹر کے خاندان سے ہے''۔ ٹیبنگ کے پاس اِتنی دولت اور جائداد تھی جتنی کہ ایک چھوٹے سے مُلک کی ہوسکتی ہے۔ پیرس کے باہر اُس کی جائداد ایک محل اور دو ذاتی جھیلوں پر مُشتمل تھی۔

لینگڈن سے ٹیبنگ کی پہلی مُلاقات چند سال پہلے کا واقعہ تھی۔ وہ برطانوی براڈ کاسٹنگ کمپنی کے حوالے سے ملے تھے۔ ٹیبنگ نے بی۔ بی۔ سی کو ایک دستاویزی فلم کے حوالے سے ایک منصوبے کا خاکہ دیا تھا جس میں وہ ہولی گریل کے تمام راز اور پُراسرار حقیقتیں دُنیا کے سامنے لانا چاہتا تھا۔ بی۔ بی۔ سی کو یہ منصوبہ پسند آیا تھا لیکن اُنہیں اِس بات کا ڈر تھا کہ یہ دستاویزی فلم مذہبی انتہا پسندوں کی طرف سے کافی ردِّعمل کا سبب بنے گی۔ ٹیبنگ کے مشورے پر بی۔ بی۔ سی نے اِس دستاویزی فلم کو دُنیا بھر کے جانے مانے تین مئورخوں سے منظور کروایا تھا جنہوں نے اِس دستاویزی فلم میں ٹیبنگ کی تحقیق کے علاوہ اپنی تحقیق بھی شامل کردی تھی۔

اُنہی میں سے ایک لینگڈن بھی تھا۔

لینگڈن بی۔ بی۔ سی کے جہاز پر ٹیبنگ کے محل میں آیا تھا۔ ریکارڈنگ کے دوران اُس نے بتایا تھا کہ پہلے پہل وہ بھی گریل کی اِس داستان پر یقین نہیں رکھتا تھا مگر برسوں کی تحقیق نے اُسے اِس میں موجود سچ کو ماننے پر مجبور کردیا تھا۔ آخر میں لینگڈن نے

علامات اور اُن سے گریل کے تعلقات کے حوالے سے اپنی تحقیق بھی پیش کی تھی۔

جب یہ پروگرام ٹی وی پر پیش کیا گیا تھا تو نہایت قابلِ یقین اور قابلِ تصدیق حوالوں کے باوجود عیسائیوں کی طرف سے اِسے شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اِسی وجہ سے یہ پروگرام امریکہ میں نہیں چلایا گیا تھا۔ لینگڈن کو اِس پروگرام کے کُچھ دن بعد اپنے ایک دوست جو کہ فلاڈیفیا کا کیتھولک بشپ تھا کی طرف سے کارڈ ملا تھا۔ جس پر لکھا تھا۔ 'رابرٹ۔۔ تُم بھی'۔

''رابرٹ'' سوفی بولی۔ ''کیا تُمھیں یقین ہے کہ وہ آدمی قابلِ اعتبار ہے؟''۔

''بالکُل۔ ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور اُسے دولت اور پیسے کی کوئی پرواہ نہیں ہے، اور مُجھے یہ بھی پتہ ہے کہ وہ فرانسیسی اداروں کو پسند نہیں کرتا کیونکہ فرانسیسی حکومت اُس سے اُس کی جاگیر کا بہت زیادہ ٹیکس لیتی ہے۔ وہ فاشے سے تعاون بالکُل نہیں کرے گا''۔

سوفی نے باہر تاریک سڑک پر دیکھا۔ ''ہم اُسے کیا بتائیں گے؟''۔

لینگڈن کو فی الحال اِس کی پرواہ نہیں تھی۔ ''مُجھ پر یقین کرو۔ لی ٹیبنگ کا پریوری اور گریل کے حوالے سے دُنیا کا سب سے بڑا محقق ہے''۔

سوفی نے اُسے دیکھا۔ ''کیا میرے نانا سے بھی زیادہ؟''

''میرا مطلب ایسے لوگوں سے ہے جو کہ پریوری سے کوئی تعلق نہیں رکھتے''

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کی وہ پریوری کا رُکن ہو؟''

''ٹیبنگ کی ساری زندگی لوگوں کو گریل کے بارے میں حقیقت بتاتے گُزری ہے۔ جبکہ پریوری اِس حقیقت کو راز رکھے ہوئے ہے''۔

''اچھا۔ یہ تو گویا دو مُتضاد چیزوں کا ٹکراؤ ہے''۔

لینگڈن کو اِس کی پریشانی کا اندازہ تھا۔ سانئر نے وہ ڈبہ سوفی کیلئے چھوڑا تھا۔ اگرچہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اِس میں کیا ہے مگر وہ ایک مُکمل اجنبی شخص کو اِس معاملے میں مُلوّث کرنے کے حوالے سے مُتفکّر تھی۔

''ہم ٹیبنگ کو فوراََ اِس سائلنڈر کے بارے میں نہیں بتائیں گے۔ بلکہ ہوسکا تو بالکُل بھی نہیں بتائیں گے۔ اُس کے پاس جانے سے ہمیں ایک پوشیدہ جگہ مِل جائے گی جہاں پر ہم آرام سے اِس معاملے پر سوچ سکیں۔ ضرورت پڑنے پر تُم یہ سامنے لے آنا''۔

''تُم نہیں ہم'' سوفی نے لینگڈن کو یاد دلایا۔

لینگڈن کو سوفی کی بات سے کُچھ فخر کا احساس ہوا، اُس کے ذہن میں پھر سوچوں کے دھارے بہہ نکلے، سانئر کا لینگڈن کو اِس معاملے میں گھسیٹنا کم از کم لینگڈن کی سمجھ سے باہر تھا۔

''کیا تُم ٹیبنگ کی رہائش کا تھوڑا بہت اندازہ ہے؟''

''اُس کی رہائش شاتیوولاتے کے نام سے مشہور ہے''۔

سوفی نے حیرت زدہ نظروں سے لینگڈن کو دیکھا۔''شاتیوولاتے؟''

''ہاں''۔

''گویا تُمہارا دوست تو بہت بڑا جاگیردار ہے''۔

''تُم اِس جاگیر کے بارے میں جانتی ہو؟''

''میں یہاں سے ایک بار گُزری تھی۔ یہ کاسل ڈسٹرکٹ میں ہے۔ یہاں سے بیس منٹ کے فاصلے پر''۔

لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔''ابھی مزید وقت بھی لگے گا کیا؟''

''ہاں اور وہاں پہنچنے تک تُم مُجھے ہولی گریل کے بارے میں تفصیلاً بتاؤ''

''بہتر ہوگا کہ یہ تفصیل ٹیبنگ کے ساتھ ہی بتائی جائے کیونکہ وہ اِس کا بہت بڑا محقق ہے''۔لینگڈن مُسکرایا۔''اِس کے علاوہ گریل کی داستان ٹیبنگ کیلئے زندگی کی حیثیت رکھتی ہے۔اور جب تُم اُس کے منہ سے یہ داستان سُنو گی تو تُمہیں ایسا لگے گا کہ تُم آئن سٹائن سے اُس کے نظریہ اضافت کے بارے میں سُن رہی ہو''۔

''اُمید کرتی ہوں کہ وہ اتنی رات کو ہماری دخل اندازی کا بُرا نہیں منائے گا''۔

''کاغذوں میں اُس کا نام سر لی ٹیبنگ ہے''لینگڈن نے بھی ایک بار اُسے صرف لی کے نام سے پُکارنے کی غلطی کی تھی۔''وہ ایک دلچسپ کردار ہے۔اُسے ملکہ کی طرف سے کئی اعزازات سے نوازا جاچُکا ہے اور وہ ہاؤس آف یارک کا بہترین مئورخ جانا جاتا ہے''۔

''کیا تُم مذاق کر رہے ہو؟ گویا ہم ایک نائٹ کو دیکھنے جارہے ہیں''۔

لینگڈن عجیب انداز سے مُسکرایا۔''ہم گریل کی جستجو میں ہیں اور ایک نائٹ سے زیادہ ہماری مدد اور کون کرسکتا ہے؟''

☆☆☆☆☆☆☆

شاتیوولاتے کی ایک سو پچاسی ایکڑ جاگیر، پیرس کے شمال مغرب میں، ورسیلز کے نواح میں واقع تھی۔ اِس کا محل فرانسوس منسارٹ نے ۱۶۶۸ میں کاونٹ آف افلے کیلئے تیار کیا تھا اور یہ محل پیرس کے تاریخی مقامات میں سے ایک تھا۔ اِس میں دو جھیلیں اور باغات بھی تھے جن کا خاکہ لی نوٹرے کا تیار کردہ تھا۔ دراصل شاتیوولاتے ایک قلعہ نما محل تھا۔اُن کا ٹرک جاگیر کے داخلی راستے پر آچُکا تھا جس کے داخلی دروازے پر، بہت بڑا اطلاعیہ بورڈ لگا ہوا تھا۔

ذاتی جاگیر۔بغیر اجازت داخلہ ممنوع ہے

اِس جاگیر کو برطانوی جاگیر کے طور پر نُمایاں کرنے کیلئے ٹیبنگ نے تمام اطلاعی بورڈ انگریزی میں لکھوائے تھے اور انگلستان کے مُروّجہ طریقہ کار کے مُطابق انٹرکام سسٹم بھی دائیں طرف تھا۔سوفی نے اِنٹرکام پر عجیب سی نگاہ ڈالی۔''اگر دائیں طرف کوئی آدمی نہ بیٹھا ہو تو؟''

لینگڈن کو سوفی کے سامنے سے انٹرکام پر جُھکتے ہوئے عجیب سی قُربت کا احساس ہوا۔اُسے سوفی کے پرفیوم کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔اُس نے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔سپیکر میں سے دوسری طرف گھنٹی بجنے لگی۔ چند لمحوں پر فرانسیسی لب و لہجے میں ایک تُند سی آواز سُنائی دی۔۔''شاتیوولاتے۔کون ہے؟''

''میں رابرٹ لینگڈن بول رہا ہوں'' لینگڈن نے کہا۔''میں سر لی ٹیبنگ کا دوست ہوں اور مُجھے اِس کی مدد چاہئیے''۔

''سر لی ٹیبنگ سو رہے ہیں۔اور میں بھی سو رہا تھا۔اِس وقت آپ کو کیا کام پڑ گیا ہے؟''

''یہ ایک ذاتی مسئلہ ہے مگر اُن سے گہرا تعلق رکھتا ہے''۔

''صُبح سے پہلے اُن سے ملنا مُمکن نہیں، اِس وقت وہ آرام کر رہے ہیں''۔

لینگڈن نے پہلو بدلا۔''یہ مسئلہ بہت اہم ہے''۔

''اگر آپ اُن کے دوست ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اُن کی صحت بھی اکثر خراب رہتی ہے''۔

لینگڈن جانتا تھا کہ ٹیبنگ بچپن میں پولیو کا شکار ہوگیا تھا۔ وہ مصنوعی ٹانگوں کے ساتھ، بیساکھیوں کی مدد سے چلتا تھا مگر وہ ایک زندہ دل انسان تھا اور اُس کے ساتھ مُلاقات میں لینگڈن کو کبھی یہ محسوس نہیں ہوا تھا کہ لی ٹیبنگ معذوری کو اپنی کمزوری سمجھتا ہے۔

''میں تُمہارا بہت شُکر گُزار ہوں گا اگر تُم سر لی ٹیبنگ کو ہماری آمد کے بارے میں بتادو کیونکہ یہ معاملہ صُبح پر نہیں چھوڑا جاسکتا، یہ گریل کا معاملہ ہے''۔

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔تقریباً ایک منٹ بعد دوسری طرف سے آواز سُنائی دی۔

''دوست۔کیا تُم ہارورڈ کے وقت پر یہاں آئے ہو؟'' آواز سادہ اور تیز تھی۔

لینگڈن مُسکرا دیا، اُس نے ٹیبنگ کا برطانوی لہجہ پہچان لیا تھا۔''لی۔ میں اِس وقت تُمہیں جگانے کی معافی چاہتا ہوں''۔

''میرے مُلازم نے یہ بتایا ہے کہ تُم گریل کے معاملے میں ملنا چاہتے ہو''۔

''میں نے سوچا کہ یہ چیز تُمہیں ملنے پر مجبور کردے گی''۔

''اور ایسا ہوگیا''۔

''کیا پُرانے دوست کیلئے تُمہارا دروازہ کھُل سکتا ہے؟''

''جو سچ کی تلاش میں ہوتے ہیں وہ دوستوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ وہ بھائی ہوتے ہیں''۔

لینگڈن نے چہرا موڑ کر سوفی کی طرف دیکھا۔

''ہاں بالکُل دروازہ کھُل جائے گا''۔ٹیبنگ بولا۔''لیکن پہلے یہ تو پتہ چلے کو تُمہاری نیّت صاف ہے۔تُمہاری عزت، قابلیت اور مہارت کا امتحان لینا پڑے گا۔میں تُم سے تین سوال پوچھوں گا''۔

لینگڈن کراہ دیا۔اُس نے سوفی سے سرگوشی کی۔''میں نے تُمہیں بتایا تھا نا کہ وہ ایک دلچسپ کردار ہے''۔

''پہلا سوال یہ ہے کہ۔'' ٹیبنگ کا لہجہ سخت تھا۔ ''میں تُم چائے لو گے یا کافی؟''

لینگڈن کو معلوم تھا کہ برطانوی لوگ چائے کو ترجیح دیتے ہیں۔

''چائے''۔ اُس نے جواب دیا۔ ''ارل گرے کی چائے''۔

''زبردست۔ دوسرا سوال ہے۔ دودھ یا چینی؟''

لینگڈن ہچکچا گیا۔

''دودھ'' سوفی نے دبے لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے برطانوی دودھ استعمال کرتے ہیں''۔

''دودھ'' لینگڈن نے جواب دیا۔

دوسری طرف خاموشی تھی۔ ٹیبنگ نے کوئی بات نہ کی۔ انتظار۔ لینگڈن کو یاد آیا کہ جب پہلی دفعہ وہ یہاں آیا تھا تو اُسے تُرش قہوہ پیش کیا گیا تھا، یہ سوال اُسے توجہ ہٹانے والا سوال لگا تھا۔

''لیموں''۔ وہ بولا۔ ''ارل گرے۔ لیموں کے ساتھ''۔

''بالکل'' ٹیبنگ کی آواز میں حیرت تھی۔ ''اور آخری سوال۔ سب سے اہم اور مُشکل''۔ ٹیبنگ رُکا اور سنجیدہ لہجے میں بولا۔ ''آخری دفعہ ہارورڈ کے کونسے کشتی ران نے آکسفورڈ کے آدمی کو ہینلے میں ہرایا تھا؟''

لینگڈن کو اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا مگر اُسے اس سوال کے پوچھے جانے کی وجہ معلوم تھی۔ ''ایسا تمسخرانہ واقعہ کبھی واقع نہیں ہوا''۔

یکدم دروازہ کُھل گیا۔ ''تُمہارا دل صاف ہے میرے دوست۔ تُم اندر آ سکتے ہو''۔

☆☆☆☆☆☆☆

''ورنٹ صاحب''۔ رات کی شفٹ کا مینیجر اپنے بینک کے صدر کی آواز سُن کر مُطمئن ہو گیا تھا۔ ''آپ کہاں گئے تھے جناب؟ پولیس یہاں آ چکی ہے، اور ہر کوئی آپ کا انتظار کر رہا ہے''۔

''میں ایک مسئلے میں پھنس گیا ہوں''۔ ورنٹ کے لہجے سے شدید پریشانی چھلک رہی تھی۔ ''مُجھے ابھی اسی وقت تُمہاری مدد چاہیئے''۔

مینیجر نے سوچا کہ ورنٹ آج واقعی شدید مسئلوں میں گھرا ہوا ہے۔ پولیس نے بینک کو گھیر رکھا تھا اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کا کیپٹن وارنٹ بھی لے آیا تھا۔ ''میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں جناب؟''

''بکتر بند ٹرک نمبر تین۔ اِسے ڈھونڈنا ہے''۔

حیران ہوتے ہوئے، مینیجر نے ٹرکوں کا شیڈول دیکھا۔ ''جناب وہ تو یہاں بینک میں ہے اور نیچے کھڑا ہے''۔

''دراصل وہ نیچے نہیں کھڑا۔ یہ ٹرک اُن دو مجرموں نے چُرا لیا ہے جنہیں پولیس ڈھونڈ رہی ہے''۔

''کیا؟ وہ ٹرک لے کر باہر چلے گئے ہیں؟''

''میں ٹیلیفون پر تفصیلات نہیں بتا سکتا، مگر یہ حالت بینک کیلئے کوئی بڑا مسئلہ کھڑا کر سکتے ہیں''۔

''مُجھے اب کیا کرنا ہے؟''

''تُم نے بینک کا ہنگامی ٹرانسپونڈر آن کرنا ہے''۔

مینیجر کی نظریں کمرے کی دوسری طرف نصب کنٹرول باکس پر چلی گئیں۔ بینک کی بکتر بند گاڑیوں میں جی۔ پی۔ ایس آلہ لگا ہوا ہوتا تھا جس کے ذریعے بکتر بند گاڑی کے مقام کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ مینیجر نے اِس سے پہلے یہ نظام صرف ایک دفعہ تب استعمال کیا تھا جب ایک بکتر بند گاڑی کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ اُس وقت بکتر بند گاڑی کے مقام کا پتہ چلا کر کاروائی کی گئی تھی۔ لیکن آج کی رات مُعاملہ کُچھ اور تھا۔

''کیا آپ اس بارے میں پُر یقین ہیں جناب؟ کیونکہ اگر یہ سسٹم آن کر دیا گیا تو اِس کی اطلاع پولیس کو بھی ہو جائے گی''۔

ورنٹ چند لمحے خاموش رہا۔ ''مُجھے معلوم ہے۔ بس یہ کام کر دو۔ بکتر بند گاڑی نمبر تین۔ میں ٹیلیفون ہولڈ کیئے ہوئے ہوں۔ مُجھے بتاؤ کہ ٹرک کہاں ہے؟''

''ابھی بتاتا ہوں جناب''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک شاتیو ولاتے کی جاگیر میں داخل ہو چُکا تھا اور اب اُس کا رُخ محل کی طرف تھا۔ سوفی کو اپنے اعصاب پُرسکون ہونے کا احساس ہوا۔ سڑک سے دور آ کر وہ مُطمئن ہو گئی تھی۔ ایک اچھی فطرت کے حامل برطانوی کی جاگیر میں آ کر وہ اپنے آپ کو کافی محفوظ سمجھنے لگی تھی۔

شاتیو ولاتے کا محل اب اُن کے دائیں طرف تھا۔ یہ تین منزلہ اونچی عمارت تھی جو تقریباً ساٹھ میٹر اونچی تھی۔ بھورے پتھر کی یہ عمارت بیرونی روشنیوں کی وجہ سے چمک رہی تھی اور اب اندر بھی روشنیاں ہو رہی تھیں۔

لینگڈن نے گاڑی دروازے کے سامنے روکنے کی بجائے درختوں کے درمیان کھڑی کر دی۔

''میں نہیں چاہتا کہ ٹرک کا پتہ چلے'' وہ بولا۔ ''اور لی کو فی الحال پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ ہم اِس میں یہاں آئے ہیں''۔

سوفی نے سر ہلایا۔ ''سائکنڈر کا کیا کریں؟ اِسے یہاں تو چھوڑ نہیں جا سکتا۔ اگر لی نے اِسے دیکھ لیا تو وہ سب جان جائے گا''۔

''فکر مت کرو''۔ لینگڈن نے گاڑی سے اُترتے ہوئے کہا۔ اُس نے اپنی جیکٹ اُتاری اور ڈبہ جیکٹ کے اندر ڈال کر جیکٹ کو لپیٹ لیا اب وہ ایک بچے کی طرح جیکٹ کو اپنے بازوؤں میں تھامے ہوئے تھا۔

سوفی نے مشکوک نظروں سے اُسے دیکھا۔ ''یہ سمجھ سے بالاتر ہے''۔

''ٹیبنگ دروازے پر خود نہیں آئے گا۔ اندر جاتے جاتے میں کوئی ایسی جگہ دیکھتا ہوں جہاں اِسے چھُپایا جا سکے''۔ لینگڈن کہتے کہتے رُکا۔ ''دراصل، میں تُمہیں خبردار کر دوں کہ اُس کی حسِ مزاح کے بارے میں لوگوں کی رائے بڑی عجیب ہے''۔

سوفی کو آج کی رات سب کُچھ ہی عجیب سا لگ رہا تھا۔

داخلے کا مرکزی راستہ بھی پتھر سے بنا ہوا تھا جو کہ شاہ بلوط کے بنے ہوئے داخلی دروازے کی طرف مُڑ رہا تھا۔ اِس کے اوپر دستک دینے کیلئے ایک کنڈا لگا ہوا تھا، ابھی سوفی نے کُنڈے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف نہایت نفیس سفید لباس میں ایک بٹلر کھڑا تھا۔ وہ پچاس کے لگ بھگ نظر آ رہا تھا۔

''سرلی کچھ دیر میں نیچے آتے ہیں'' اُس نے گہرے فرانسیسی لہجے میں کہا۔ ''وہ لباس تبدیل کر رہے ہیں، کیا میں آپ کا کوٹ لے لوں؟'' اُس نے لینگڈن کے کوٹ کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں میں یوں ٹھیک ہوں''۔

''اچھا ٹھیک ہے آپ میرے ساتھ آئیں''۔ وہ سنگِ مرمر کے فرش سے بنی راہداری سے ہوتے ہوئے مہمان خانے میں آ گئے جو کہ نہایت پُر تکلف طور پر مزین تھا۔ بٹلر دوسری دیوار میں بنے ایک بڑے سے آتشدان کی طرف بڑھا اور اُسے روشن کر دیا۔

''آپ پُرسکوں ہو جائیں'' اُس نے اپنا کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا اور پھر مہمان خانے سے نکل گیا۔

مہمان خانے کا فرنیچر بھی قدیم انداز کا تھا، سوفی کے خیال میں یہ چار پانچ سو سال پُرانا تھا اور ایسے لگ رہا تھا کہ کسی قدیم معبد سے لایا گیا ہو۔ لینگڈن نے کوٹ سے ڈبہ نکال لیا۔ اور صوفے پر بیٹھ کر ڈبہ صوفے کے نیچے رکھ دیا۔ اپنی جیکٹ پہن کر وہ سوفی کی طرف دیکھ کر مُسکرا دیا۔ آتش دان میں آگ پُوری طرح بھڑک اُٹھی تھی۔ سوفی نے سوچا کہ اگر اُس کا نانا اِس مہمان خانے میں آتا تو اِس کی آرائش سے کافی محظوظ ہوتا۔ دیواروں پر سیاہ لکڑی کا کام ہوا تھا اور کئی مشہور پینٹنگز دیوار و پر آویزاں تھیں۔ اُن میں سے ایک پینٹنگ کو سوفی نے پہچان لیا۔ یہ پوسین کی پینٹنگ تھی۔ اُسے یاد آیا کہ لیونارڈو کے بعد پوسین اُس کے نانا کا دوسرا پسندیدہ فنکار تھا۔ آتش دان کے اوپر بنے چوکھٹے پر اِسس کا سے بنا مُجسمہ پڑا ہوا تھا۔ آتش دان کے دونوں طرف دو پتھر کے مجسمے بنے ہوئے تھے جو کہ اپنا مُنہ کھولے ہوئے تھے اور یہ لگ رہا تھا کہ جیسے یہ آگ کے مُحافظ ہیں۔ ایسے مُجسمے بچپن میں سوفی کو خوفزدہ کر دیتے تھے اور اُس کے نانا نے اُس کا ڈر ختم کرنے کیلئے اُسے نوٹرے ڈیم کے گرجا گھر کی سیر کرائی تھی۔ وہ اُسے طوفانی بارش میں گرجے کی اوپر والی منزل پر لے گیا تھا۔ اور ویسے ہی بنے ہوئے مُجسمے نزدیک سے دِکھائے تھے، جس سے سوفی کا خوف کافی حد تک ختم ہو گیا تھا۔

پُرانی یادوں نے پھر اُسے نانا کی یاد دلا دی جو کہ اب اِس دُنیا میں نہیں رہا تھا۔ اُس نے صوفے کے نیچے پڑے ڈبے کے بارے میں سوچا کہ کیا لی ٹیبنگ اِسے کھولنے میں اُن کی مدد کر سکتا ہے؟ کیا ہمیں اُسے سب کُچھ بتا دینا چاہئیے؟ اُسے لینگڈن پر اعتماد تھا کہ وہ صورتحال کو سنبھال لے گا۔

''رابرٹ'' اُن کے پیچھے سے کہیں آواز گُونجی۔ ''کیا تُم ایک نوجوان خاتون کو ساتھ لئے پھر رہے ہو؟''۔

لینگڈن کھڑا ہو گیا۔ سوفی بھی اُچھل کر اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی تھی۔ آواز اُن کے عقبی طرف بنے زینے سے آئی تھی۔ اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا دوسری منزل سے نیچے اُتر رہا ہے مگر زینوں پر صرف اُس کا سایہ ہی نظر آ رہا تھا۔

''شب بخیر'' لینگڈن بولا۔ ''سرلی، یہ سوفی نیویو ہے''۔

''یہ میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے'' ٹیبنگ اب روشنی میں آ گیا تھا۔

''مُلاقات کا موقع دینے کا شُکریہ'' سوفی نے کہا، اب وہ دیکھ رہی تھی کہ سرلی ٹیبنگ نے ٹانگوں کے گرد دھاتی سانچے پہن رکھے تھے اور دونوں ہاتھوں میں بیساکھیاں تھامی ہوئی تھیں جن کی مدد سے وہ چل رہا تھا۔ ''مُجھے احساس ہے کہ رات بُہت بیت چُکی ہے''۔

''اِتنی بیت چُکی ہے کہ صُبح ہونے والی ہے'' وہ ہنسا۔ ''تُمہیں یہ امریکن کہاں ملا؟'' اُس نے شہادت کی اُنگلی سے لینگڈن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرانسیسی میں سوال کیا۔

''پیرس'' سوفی کا جواب بھی فرانسیسی میں ہی تھا۔

''فرانسیسی ہوتے ہوئے بھی تُم شاندار انگریزی بولتی ہو''

''تعریف کا شُکریہ۔ میں رائل ہالووے میں پڑھتی رہی ہوں''۔

''تب تو سمجھ آتی ہے'' ٹیبنگ اب مُکمل طور پر روشنی میں آ چُکا تھا۔ ''شاید رابرٹ نے تُمہیں بتایا ہو کہ میں آکسفورڈ کا پڑھا ہوا ہوں''۔ ٹیبنگ نے اپنی شرارتی مُسکراہٹ کے ساتھ رابرٹ کو دیکھا۔ ''البتہ میں نے ہارورڈ کے بارے میں بھی سوچا تھا''۔

اب وہ زینوں سے نیچے اُتر چُکا تھا، سوفی کو وہ کہیں سے بھی ایلٹن جان جیسا نائٹ نہیں لگ رہا تھا۔ اُس کے سر کے بال جھاڑ جھنکار نُما اور سُرخ تھے اور آنکھوں میں شرارتی چمک تھی۔ بولتے ہوئے اُس کی آنکھیں چمکتی تھیں۔ اُس نے پلیٹوں والی پینٹ اور ریشمی شرٹ پہن رکھی تھی جس کے اوپر کوٹ بھی تھا۔ معذوری کے باوجود وہ ایک تمکنت سے چل رہا تھا جو کہ ایک معزز خاندان کا فرد ہونے کی نشانی تھی۔

پاس پہنچ کر ٹیبنگ نے رابرٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ''رابرٹ تُم کافی کمزور ہو گئے ہو''۔

لینگڈن مُسکرایا۔ ''اور تُم صحت مند''۔

ٹیبنگ دل کھول کر ہنسنا شُروع ہو گیا۔ اُس نے اپنی توند پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ ''مُجھے کھانا پکانے سے بُہت لگاؤ ہے''۔ وہ سوفی کی طرف مُڑا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنے سر کو ہلکا سا خم دیا۔ اُسی وقت بٹلر اپنے ہاتھ میں ایک ٹرے لئے اندر داخل ہوا جس میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ اُس نے ٹرے آتش دان کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''یہ ریمی لیگالوڈیک ہے'' ٹیبنگ نے کہا۔ ''میرا مُلازم''۔

متخنی سے بٹلر نے سر کو ہلکا سا خم دیا اور واپس مُڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

''ریمی لیون کا رہنے والا ہے'' ٹیبنگ نے ایسے کہا جیسے لیون سے تعلق رکھنا کوئی جُرم ہے۔ ''مگر وہ چٹنی نہایت اچھی بناتا ہے''۔

لینگڈن حیران نظر آ رہا تھا۔ ''میں سوچ رہا تھا کہ تُمہارے مُلازم انگریز ہوں گے''۔

''نہیں نہیں مُجھے انگریزی مُلازم رکھنے کا بالکُل شوق نہیں ہے۔'' اُس نے سوفی کو دیکھا۔ ''مادام نیویو معاف کرنا۔ مُجھے فرانس کی سیاست اور فُٹ بال کے علاوہ کُچھ ناپسند نہیں ہے۔ تُمہاری حکومت ہمارے پیسے لوٹتی ہے اور ابھی کُچھ دِن پہلے ہی تُمہاری فُٹ

بال کی ٹیم نے ہمیں بُری طرح شکست دی ہے''۔

سوفی مُسکرا دی۔ ٹیبنگ نے چند لمحے اُس دیکھا اور پھر اپنی نظریں لینگڈن کی طرف موڑ لیں۔ ''لگتا ہے کوئی نہایت ہی اہم مسئلہ ہے کیونکہ تُم دونوں کافی پریشان نظر آ رہے ہو''۔

لینگڈن نے سر ہلایا۔ ''ہماری رات بُہت دلچسپ گُزری ہے لی''۔

''بلاشُبہ۔ تُم بغیر اطلاع کے اِس وقت گریل کا معاملہ لے کر میرے پاس آئے ہو۔ اب بتاؤ کہ کیا واقعی گریل کا معاملہ ہے یا تُم نے ملنے کے لئے بہانہ گھڑا ہے کیونکہ صرف یہی ایک موضوع ہے جس کیلئے میں آدھی رات کو نیند سے جاگ سکتا ہوں''۔

''لی''۔ لینگڈن بولا۔ ''ہم پریوری آف سیون کے موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں''۔

ٹیبنگ نے اپنی بھنویں سکیڑیں۔ ''گریل کے مُحافظ! تو واقعی گریل کا معاملہ ہے اور تُمہارے پاس کُچھ نئی معلومات بھی ہیں؟''

''ہمیں مُکمل یقین نہیں ہے اور تُمہاری رہنمائی کے بغیر مُکمل طور پر یقین ہو بھی نہیں سکتا''

''اچھا اب میری تعریف مت کرو، میں تُمہاری رہنمائی کرنے کو تیار ہوں۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟''

لینگڈن نے گہری سانس لی۔ ''مُجھے اُمید ہے کہ تُم مس نیویو کو گریل کی اصل حقیقت کے بارے میں آگاہ کر سکتے ہو''۔

ٹیبنگ حیران رہ گیا۔ ''کیا وہ نہیں جانتی؟''

لینگڈن نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

ٹیبنگ کے چہرے پر آنے والی مُسکراہٹ عجیب تاثر لئے ہوئے تھی۔ ''رابرٹ تُم میرے پاس ایک کنواری کو لے کر آئے ہو''۔

لینگڈن آنکھیں جھپک کر رہ گیا۔ ''کنواری۔ گریل کے حوالے سے یہ لفظ بالکُل انجان شخصیت کیلئے استعمال ہوتا ہے نا''۔

ٹیبنگ پُر جوش انداز میں سوفی کی طرف مُڑا۔ ''تُم کتنا جانتی ہو؟''

سوفی نے جلدی جلدی لینگڈن کی بتائی ہوئی باتیں دہرا دیں۔ پریوری آف سیون اور نائٹس ٹمپلرز کے مُتعلق کہانیاں، سانگریل کی دستاویزات اور ہولی گریل۔ اور یہ دعوے کے گریل دراصل کوئی پیالہ نہیں بلکہ کوئی اور طاقتور چیز ہے۔

''بس یہی کُچھ؟'' ٹیبنگ نے لینگڈن کو دیکھا۔ ''رابرٹ میں سوچ رہا تھا کہ تُم ایک شریف انسان ہو۔ تُم نے سوفی کو اِس لُطف سے محروم کر دیا ہے''۔

''میں جانتا ہوں اور شاید میں اور تُم۔۔۔''۔ لینگڈن نے سوچا کہ ذومعنی الفاظ کا استعمال شاید بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

ٹیبنگ اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے سوفی کو دیکھ رہا تھا۔ ''تُم گریل کے معاملے میں کنواری ہو میری دوست اور میرا یقین کرو تُمہیں بہت لُطف آئے گا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ صوفے پر بیٹھی چائے پی رہے تھے۔ چائے کے ساتھ سادہ کیک تھا اور سوفی کو ایک اچھا احساس ہو رہا تھا۔ گھنٹوں کی بھاگ دوڑ کے بعد یہ ایک اچھی تبدیلی تھی۔

''ہولی گریل'' ٹیبنگ نے مُدبرانہ انداز میں کہا۔ ''بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ کہاں ہے۔ مُجھے ڈر ہے کہ میں اِس سوال کا جواب شاید زندگی بھر نہ دے سکوں۔ بہرحال سوال یہ ہے کہ ہولی گریل آخر ہے کیا؟''

سوفی کو کمرے کی فضا میں ایک عالمانہ ماحول کا سا احساس ہوا۔

''گریل کو پوری طرح سمجھنے کیلئے۔۔۔'' ٹیبنگ نے بات جاری رکھی۔ ''ہمیں سب سے پہلے انجیل کو سمجھنا ہو گا۔ تُمہیں عہد نامہ جدید کے بارے میں کتنا پتہ ہے؟''۔

سوفی نے کندھے اُچکے۔ ''بالکُل نہیں، میری پرورش دراصل ایسے اِنسان نے کی جو کہ لیونارڈو ڈاونچی کا ماننے والا تھا''۔

ٹیبنگ کے چہرے خوشگوار سی حیرت چھا گئی۔ ''ایک روشن روح۔ زبردست۔ تب تو تُمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئیے کہ لیونارڈو ڈاونچی ہولی گریل کے راز کی رکھوالی کرنے والوں میں سے ایک تھا۔ اور اُس کے تمام اشارے اُس کے فن میں پوشیدہ ہیں''۔

''رابرٹ نے مُجھے اِس بارے میں کافی کُچھ بتایا ہے''۔

''اور ڈاونچی کے عہد نامہ جدید کے خیالات کے بارے میں؟''

''اِس کے بارے میں مُجھے کُچھ پتہ نہیں''۔

ٹیبنگ کی آنکھوں میں تضحیک کا تاثُر تھا۔ اُس نے کمرے کی ایک دیوار پر لگی شیلف میں کتابوں کی طرف اشارہ کیا۔ ''رابرٹ اگر تُم بُرا نہ مانو تو وہاں نچلی قطار سے La Storia di Leonardo (لیونارڈو کی کہانی) تو لا دو''۔

لینگڈن اُٹھا اور شیلف میں سے ایک بڑی سی کتاب اُٹھا کر لے آیا۔ اُس نے کتاب درمیان میں پڑے میز پر رکھ دی۔ ٹیبنگ نے وہیں بیٹھے بیٹھے کتاب کھولی اور اُس کا پچھلا حصہ کھول کر اشارہ کیا۔

''یہ اقوال لیونارڈو کی ڈائریوں سے لئے گئے ہیں جو کہ مباحثوں اور پیشن گوئیوں پر مُشتمل ہیں''۔ ٹیبنگ نے ایک قول کی طرف واضح اشارہ کیا۔ ''میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے موضوعِ بحث سے کافی تعلق رکھتا ہے''۔

سوفی نے قول پڑھا۔

'بہت سوں نے فریبوں اور جھوٹے معجزوں کی تجارت کی، بیوقوفوں کے جمگھٹے کو دھوکہ دینے کیلئے'

لیونارڈو ڈاونچی۔

☆☆☆☆☆☆☆

''یہ ایک اور بھی دیکھو'' ٹیبنگ نے ایک اور قول کی طرف اشارہ کیا۔

اندھوں کی سی جہالت ہمیں گُمراہ کرتی ہے

اوہ! خراب و لافانی انسانو، اپنی آنکھیں کھولو!

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی کو اپنی رگوں میں خون رُکتا محسوس ہوا۔ ''ڈاونچی نے انجیل کے بارے میں ایسا لکھا؟''

ٹیبنگ نے سر ہلا دیا۔ ''لیونارڈو کے انجیل کے بارے میں احساسات کا تعلق براہ راست گریل سے ہے۔ دراصل اُس نے گریل کی تصویر بھی بنائی تھی جو کہ میں تُمہیں دکھاؤں گا۔ مگر پہلے میں انجیل کی بات کروں گا۔'' ٹیبنگ مُسکرایا۔ ''انجیل کے بارے ایک بہت بڑے ماہر مارٹن پرسی کا کہنا ہے کہ۔۔۔'' ٹیبنگ نے اپنا گلا صاف کیا۔ ''انجیل، آسمان سے نہیں اُتری تھی''۔

''میں معافی چاہتی ہوں''۔

''جو انجیل ہم پڑھتے ہیں یہ خُدا کی نازل کردہ نہیں بلکہ انسانوں کی لکھی ہوئی ہے۔ انجیل آسمان سے معجزاتی طور پر نہیں اتری تھی۔ یہ ایک نہایت ہی پُر آشوب دور کی تاریخ ہے جو کہ کئی ترجموں، تحریفوں سے گُزری ہے۔ تاریخ ہمیں یہ نہیں بتا سکتی کہ سچی انجیل کونسی ہے؟''

''اچھا''۔

''یسوع مسیح تاریخ کی ایک نہایت بااثر شخصیت ہے، شاید تاریخ میں ایسی بااثر اور پُراسرار شخصیت کوئی اور نہ ہو۔ جیسا کہ پیشن گوئیاں کہ گئی تھیں، عیسیٰؑ نے بادشاہوں کو گرا دیا، لاکھوں لوگوں کو اپنا پیروکار بنایا اور کئی نئے عقائد کی بُنیاد رکھی۔ وہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سُلیمانؑ کی نسل سے تعلق رکھتے تھے اِس لئے اُن کا اسرائیل کے تخت پر جائز حق تھا۔ اُن کی زندگی کے بارے میں اُس سرزمین سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگوں نے لکھا ہے'' ٹیبنگ چائے کی چسکی لینے کو رُکا اور پیالی میز پر رکھ کر سلسلہ جوڑا۔

''عہد نامہ جدید کیلئے اسّی مُختلف انجیلوں میں سے صرف چار کا انتخاب کیا گیا تھا۔ متی (Matthew)، مرقس (Mark)، لوکا (Luke) اور یوحنّا (John)''۔

''اِن کا انتخاب کس نے کیا تھا؟'' سوفی نے پوچھا۔

''آہا!'' ٹیبنگ جوش سے پھٹ سا پڑا۔ ''یہ ایک مضحکہ خیز حقیقت ہے کہ وہ انجیل جو آج ہمارے درمیان موجود ہے، بے دین اور فطرت پرست بادشاہ قُسطنطین (Constantine) نے ترتیب دی تھی''۔

''مگر قسطنطین تو عیسائی تھا''۔ سوفی بولی۔

''عیسائی؟'' ٹیبنگ کا انداز مضحکہ خیز تھا۔ ''وہ ساری زندگی فطرست پرست رہا تھا اور بسترِ مرگ پر اُس کا بپتسمہ کیا گیا تھا، اُس وقت تو وہ احتجاج بھی نہیں کر سکتا تھا۔ قسطنطین کے زمانے میں رومی سلطنت کا سرکاری مذہب سورج پرستی تھا۔ سول انوکٹس (Sol Invictus) کا فرقہ۔ قُسطنطین اِس کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا تھا۔ بدقسمتی سے اُس وقت بڑھتے ہوئے مذہبی مسائل رومی سلطنت کو گھیرے ہوئے تھے۔ عیسیٰؑ کے تین صدیاں بعد عیسائیت کافی پھیل چُکی تھی اور عیسائیوں اور فطرت پرستوں کے مابین لڑائی جھگڑے ہوا کرتے تھے جو کہ ایسی خطرناک صورتحال اختیار کر چُکے تھے کہ رومی سُلطنت کے دو ٹکڑوں میں بٹ جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ قُسطنطین جانتا تھا کہ صورتحال کافی خراب ہو چُکی ہے اِس لئے۔ ۳۲۵ عیسوی میں اُس نے اپنی رعایا کو ایک مذہب پر متحد کرنے کا فیصلہ کیا یعنی عیسائیت''۔

سوفی کے چہرے پر حیرت تھی۔ ''مگر ایک فطرت پرست بادشاہ نے عیسائیت کا انتخاب کیوں کیا؟''۔

ٹیبنگ مُسکرایا۔ ''دراصل قسطنطین ایک نہایت ذہین انسان تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عسائیت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ مئورخ اب بھی اُس کے اِس فیصلے کو سراہتے ہیں۔ اُس نے عیسائیت کو ایک ایسا مذہب بنا ڈالا جو کہ عیسائیوں اور سورج پرستوں دونوں کیلئے قابلِ قبول تھا''۔

''مذہبی ہئیت کی تبدیلی''۔ لینگڈن نے کہا۔ ''عیسائی علامات ونشانات میں اب بھی فطرت پرستوں کے آثار نظر آتے ہیں۔ سورج کے وہ نشانات جو مصری بناتے تھے وہ ولیوں کی روشنیاں بن گئیں۔ اِسیس کی وہ تصاویر جس میں وہ اپنے نوزائدہ بچے ہورس کی دیکھ بھال کر رہی ہوتی ہے کو مریمؑ اور عیسیٰؑ کی تصاویر میں بدل دیا گیا۔ فطرت پرستوں کے تمام عقائد، علامات وتصاویر، اہم تواریخ، پوپ کا تاج، قُربان گاہ، گرجے میں کی جانے والی دُعائیں، گرجے میں دی جانے والی نیاز اور مشروب یہ تمام خیالات فطرت پرستوں سے ہی لی گئی تھیں''۔

ٹیبنگ کراہا۔ ''ایک علامات کے ماہر کو عیسائیت کے نشانات پر بحث نہیں کرنی چاہیئے۔ عیسائیت میں کُچھ بھی نیا نہیں ہے۔ عیسائیت سے پہلے متھرا، جسے خُدا کا بیٹا اور دُنیا کی روشنی کہا جاتا تھا، اُس کی تاریخِ پیدائش ۲۵ دسمبر تھی، مرنے کے بعد وہ ایک چٹان میں دفنایا گیا تھا اور فطرت پرستوں کی روایات کے مُطابق وہ تین دن بعد زندہ ہو گیا تھا۔ ۲۵ دسمبر کو مصری اوسیریس کا تاریخِ پیدائش مناتے تھے۔ اِس کے علاوہ یہی تاریخ آدونس اور ڈیونیسیس کی تاریخِ پیدائش بھی تھی۔ ہندوؤں کی روایات کے مُطابق جب کرشنا پیدا ہوا تو اُس کی پیدائش پر سونے، پھولوں کے ہار اور نذر نیاز پیش کی گئی تھی۔ عیسیٰؑ کے یومِ پیدائش پر یہی کُچھ کیا جاتا ہے''۔

''تُمہارا مطلب کیا ہے؟''

''دراصل۔۔'' لینگڈن نے کہا۔ ''یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت کا دِن ایک ہی تھا، یومِ السّبت، ہفتے کا دِن مگر قُسطنطین نے اتوار کو عبادت کا دِن مقرّر کیا جو کہ فطرت پرستوں کی عبادت کا دِن تھا۔ وہ اتوار کو سورج دیوتا کی پُوجا کرتے تھے اِسی وجہ سے اِسے SUNDAY کہا جاتا ہے'' لینگڈن رُکا اور پھر بولنا شُروع کر دیا۔ ''آج بھی بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے کہ اتوار کے دِن وہ گرجا گھر کر دراصل وہ فطرت پرستوں کے سورج دیوتا کو خراجِ تحسین پیش کر رہے ہوتے ہیں''۔

سوفی کا سر گھوم رہا تھا۔ ''اِن تمام باتوں کا تعلق گریل سے ہے؟''۔

''بالکُل''۔ ٹیبنگ بولا۔ ''مذاہب کے اِس مَلاپ سے قسطنطین نے عیسائیت کی نئی روایات کو فروغ دیا اور اِسی مقصد کیلئے اُس نے نائسیا کا اجلاس (Council of Nicaea) مُنعقد کیا''۔

سوفی اِس بارے میں اتنا ہی جانتی تھی کہ یہ نائسیا کے عقیدے کا آغاز تھا۔

''اِس اجلاس میں''۔ ٹیبنگ بولا۔ ''عیسائیت کے کئی پہلوؤں پر مباحثے ہوئے اور ووٹنگ بھی ہوئی۔ ایسٹر کی تاریخ، پادریوں کا کردار، گرجاؤں کی تنظیم، اور سب سے اہم فیصلہ عیسیٰؑ کی تقدّیس کے بارے میں تھا''۔

''میں سمجھ نہیں سکی، تقدیس سے کیا مطلب؟''